سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
مارچ 2024ء / رمضانُ المبارک 1445ھ
فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ
الله
یادِ رمضان
”ماہِ رمضان کے آنے پر خوش اور جانے پر غمزدہ ہونا خوش نصیبوں کا حصہ ہے۔“
خصوصیاتِ رمضان 07
روزے میں میڈیکل کے مسائل 20
حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورے 34
افریقہ میں دینی کاموں کی دھومیں 44
معزز مہمان کو خوش آمدید 57

Spiritual Treatment For Cough

کھانسی سے نجات کا روحانی علاج

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

Recite 66 times daily and blow onto the patient, they will recover. اِنْ شَآءَ اللّٰہ

Duration: till cure

Recite Salat upon the Holy Prophet صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم once before and one after it.

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

66 بار روزانہ پڑھ کر مریض پر دَم کیجئے، اِن شآءَ اللہ شفا ملے گی۔ (بیمار عابد، ص36)

مدت: تاحصولِ شفا

نوٹ: وظیفہ کے اول آخر میں ایک ایک بار درود شریف پڑھنا ہے۔

سوشل میڈیا پر شعبہ روحانی علاج اور استخارہ کی پوسٹیں اور ویڈیوز روزانہ کی بنیاد پر حاصل کرنے کے لئے درج ذیل QR-Codes کو اسکین کر کے ہمارے آفیشل اکاؤنٹس فالو کیجئے اور دوسروں کے ساتھ بھی شیئر کیجئے!

Scan me for Rohani ilaj & Istikhara (Facebook Page)

Scan me for Rohani ilaj & Istikhara (Youtube channel)

Scan me for Rohani ilaj & Istikhara (Whatsapp Channel)

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

مارچ 2024ء / رمضانُ المبارک 1445ھ

جلد: 8 | شمارہ: 03

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی
گرافکس ڈیزائنر	یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت: رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات: رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبرشپ کارڈ (Membership Card): رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

نفس کی تباہ کاریاں

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَاۙ(۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَاۙ(۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَاۙ(۹) وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَاؕ(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور جان کی اور اُس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا۔ پھر اس کی نافرمانی اور اس کی پرہیز گاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی۔ بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔ (پ30، الشمس: 7تا10)

تفسیر: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا، جسم و جان کا مجموعہ بنایا، ظاہری و باطنی اوصاف عطا کیے، حق و باطل قبول کرنے کا ملکہ دیا، اُس کے وجود میں خیر وشر کی آویزش قائم کی اور اچھائی برائی سمجھنے اور اپنانے کا اختیار دیا، اس تمام حقیقت کو مذکورہ آیات میں فرمایا گیا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جان کی اور اس خدا کی قسم جس نے اُسے ٹھیک بنایا اور اسے کثیر قوتیں عطا فرمائیں، جیسے بولنے، سننے، دیکھنے کی قوت نیز فکر و خیال اور علم و فہم کی صلاحیت عطا فرمائی، پھر اُس کے دل میں نافرمانی اور پرہیز گاری کی صلاحیت و بنیاد ڈالی، اچھائی برائی، نیکی اور گناہ سے اُسے باخبر کردیا۔ اس صلاحیت واختیار کے بعد وہ شخص جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرلیا، وہ یقیناً کامیاب ہوگیا، جبکہ جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں مشغول کرکے معاصی کی ظلمتوں میں چھپا دیا، وہ ناکام ہوگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (تلاوت کرتے ہوئے) ان آیات پر پہنچتے تو رک جاتے، پھر فرماتے "اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا" یعنی اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما، اس کو پاکیزہ کر، تو سب سے بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا ولی اور مولیٰ ہے۔ (معجم کبیر، 11/87، حدیث: 11191- مسند الشہاب، 2/338، حدیث: 1481)

نفس انسان کا وہ دشمن ہے، جس کا نقصان شیطان سے بھی بڑھ کر ہے، بلکہ خود شیطان کو گمراہ کرنے والی چیز اُس کا نفس تھا۔ نفس کی آرزوئیں بے لگام اور خواہشیں بے شمار ہیں۔ یہ خواہشات بڑھتے بڑھتے اس حد کو پہنچ جاتی ہیں کہ بندگانِ نفس کے لیے اُن کا نفس بمنزلہِ خدا بن جاتا ہے اور بندہ اس کی ہر خواہش پر عمل کرکے خود کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ ایسے لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ ان کے کانوں اور دلوں پر مہر لگ جاتی اور آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہدایت و

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

نصیحت انہیں سنائی نہیں دیتی اور حق کا راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اسی صورتِ حال کو قرآن مجید میں یوں بیان فرمایا گیا: ﴿اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةًؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ(۲۳)﴾ ترجمہ: بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ (پ25، الجاثیۃ:23)

نفس کی اِن ہلاکت خیز کارستانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار اِس کی طرف سے متنبہ کیا ہے، چنانچہ حضرت یوسف علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی زبانِ مبارک سے یہ حقیقت یوں تعلیم فرمائی: ﴿وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفْسِیْۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(۵۳)﴾ ترجمہ: اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا، بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے، بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ13، یوسف:53)

برائیوں کی طرف دعوت دینے والے نفس کو "نفسِ اَمّارہ" کہتے ہیں۔ نفس اَمّارہ کا سب سے بڑا ہتھیار "خواہشات کا جال" ہے، جس میں الجھا کر انسان کو لذتوں کا ایسا اَسیر بناتا ہے کہ بندہ اُس سے نکلنے کی کوشش ہی نہیں کرتا، اسے نہ خدا یاد رہتا ہے اور نہ آخرت۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خواہشِ نفس کی تباہ کاریاں بکثرت بیان فرمائیں اور نفس کے پیچھے چلنے سے بار بار منع کیا، جیسا کہ ایک جگہ فرمایا: ﴿وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ(۲۶)﴾ ترجمہ: اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی، بیشک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں، ان کے لیے سخت عذاب ہے اس بنا پر کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا ہے۔ (پ23، ص:26) بلکہ ایسے لوگوں سے بھی دور رہنے کا حکم دیا جو نفسانی خواہشات کا شکار اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں، چنانچہ فرمایا: ﴿وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا(۲۸)﴾ ترجمہ: اور اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔ (پ15، الکھف:28)

نبیِّ رحمت، صاحبِ کتاب و حکمت، شفیعِ امت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہلاک کرنے والی چیزوں میں نفس کو شمار کیا، چنانچہ فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں (1) وہ بخل جس کی اطاعت کی جائے (2) وہ نفسانی خواہشات جن کی پیروی کی جائے (3) آدمی کا اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔

(شعب الایمان، 1/471، حدیث:745)

ایک حدیث مبارک میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نفسانی خواہشات اور انسان کی کیفیات کو اس قدر کھول کر بیان فرمایا کہ سمجھ دار کے لیے وہ ایک حدیث ہی نفس کی شرارتوں سے بچنے کے لیے کافی ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو حضرت جبریل علیہ السّلام سے فرمایا: "جاؤ اسے دیکھو۔" وہ گئے اور جنت اور جو نعمتیں اس میں جنتیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہیں، اُنہیں دیکھا، پھر آئے اور عرض کی: "یارب! تیری عزت کی قسم، جو (اس کے بارے میں) سنے گا، وہ اس میں داخل ہو گا (یعنی اس میں داخل ہونے کی ضرور کوشش کرے گا)۔" پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو مَشَقَّتوں سے ڈھانپ دیا (یعنی جنت میں جانے کے لیے شریعت کے احکام کی مشقتیں برداشت کرنی ہوں گی) اور (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: "اے جبریل! جاؤ اسے دیکھ کر آؤ۔" وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے

اور عرض کی: ”یارب! تیری عزت کی قسم، مجھے خطرہ ہے کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔“ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آگ (جہنم) پیدا کی تو فرمایا: ”اے جبریل! جاؤ اور اسے دیکھو۔“ وہ گئے اور اسے دیکھا، پھر آئے اور عرض کی: ”یارب! تیری عزت کی قسم، جو اس کے بارے میں سنے گا، وہ اس میں داخل نہ ہو گا (یعنی اس سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے گا)۔“ اللہ تعالیٰ نے اسے لذّتوں سے گھیر دیا (یعنی جو نفس کی ناجائز لذتوں میں پڑے گا، وہ جہنم میں جائے گا)، پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے جبریل! اسے دیکھو۔“ وہ گئے اور اسے دیکھ کر عرض کی: ”یارب! تیری عزت کی قسم، مجھے خطرہ ہے کہ اس میں داخل ہوئے بغیر کوئی نہ بچے گا۔“

(ابوداؤد، 4/312، حدیث:4744)

درسِ حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت جیسی عظیم جگہ میں داخلہ خواہشات نفسانی سے بچنے پر موقوف کیا ہے اور جہنم میں داخل ہونے سے نجات بھی خواہشات سے بچنے ہی پر موقوف رکھی ہے، لہٰذا خدا کی بارگاہ میں کامیابی کا حصول نفس کو برائیوں سے پاک کرنے میں ہے، جبکہ نفس کو گناہوں میں چھپا دینا، خواہشات کو بے لگام چھوڑ دینا، ہلاکت اور ناکامی کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مقام پر اسے یوں بیان فرمایا: ﴿فَاَمَّا مَنْ طَغٰىۙ(۳۷) وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاۙ(۳۸) فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۳۹) وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ(۴۰) فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ(۴۱)﴾ ترجمہ: تو بہرحال وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بیشک جہنم ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے۔ (پ30، النّٰزعٰت:37تا41) یعنی جس شخص نے سرکشی اختیار کی، نافرمانی میں حد سے گزرا، دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دی اور اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بنا، تو بیشک جہنم ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے، جبکہ وہ شخص جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور قیامت کی پیشی سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو حرام چیزوں کی خواہش سے روکا، تو بیشک جنت ہی اس شخص کا ٹھکانہ ہے۔

نفس کو برائیوں سے پاک کرنے کا طریقہ:

اوپر کی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نفس کو برائیوں سے پاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ **”مجاہدہ“** ہے، یعنی نفس کی من مانی کے خلاف کرنا۔ نفس کی اکثر خواہشات بری ہوتی ہیں، اُن سے نفس کو روکنا اور اتنا روکنا کہ نفس گناہ سے رُکنے کا عادی ہو جائے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و اتباع کرنا زندگی کا ترجیحی عمل بن جائے۔ اِسی سے ایمان کامل ہوتا ہے اور اسی سے آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے (دین) کے تابع نہ ہو جائے۔“ (شرح السنہ، 1/85، حدیث:104) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَخْشَ اللّٰهَ وَ یَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ(۵۲)﴾ ترجمہ: اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔ (پ18، النور:52)

عبادات کی پابندی، نفس کے دبانے اور اسے مغلوب کرنے ہی کی صورتیں ہیں کہ نفس نماز، روزے، زکوٰۃ وغیرہا سے بھاگتا ہے اور قوتِ ارادی استعمال کر کے جب عبادات کی پابندی کی جائے تو نفس مغلوب ہو کر مطیع بن جاتا ہے۔ اس لئے نفس پر قابو پانے کا ایک مفید طریقہ عبادات کی کثرت بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے بچنے اور قرآن وحدیث کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں میں حدیثِ رسول لایا ہوں
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

خصوصیاتِ رمضان

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

انسان کی زندگی میں آنے والا ہر لمحہ، دن، مہینا اور سال عام نہیں ہوتا بلکہ جب بھی انسان کے ساتھ کچھ خاص ہوتا ہے وہ اس دن، مہینے اور سال کو یاد رکھتا ہے اور جب جب وہ وقت دوبارہ آتا ہے وہ پرانی یادیں تازہ کرتا ہے۔ اسی طرح ہر اسلامی مہینے کی ایک یا ایک سے زیادہ خصوصیات ہوتی ہیں، جیسے عید الفطر شوال شریف میں ہوتی ہے، ذوالحجہ شریف میں حجِ بیتُ اللہ ہوتا ہے اور عید قربان ہوتی ہے، محرم شریف کی دسویں تاریخ کو واقعہ کربلا ہوا تھا، صفر المظفر کی 25ویں تاریخ کو عُرسِ اعلیٰ حضرت ہوتا ہے، ربیعُ الاول کی بارہویں تاریخ کو عید میلادُ النبی منائی جاتی ہے، ربیعُ الآخر کی گیارہویں تاریخ کو غوثِ پاک کی سالانہ گیارہویں شریف منائی جاتی ہے، وغیرہ۔ انہی میں سے ایک اسلامی مہینا رمضانُ المبارک ہے جس کو کئی خصوصیات حاصل ہیں، قراٰن مجید فرقان حمید اور فرامینِ حبیبِ لبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں رمضانُ المبارک کی کئی خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک حدیثِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔[1]

ترجمہ جب رمضان کا مہینا آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

شرحِ حدیث اس فرمانِ عظیم میں تین خصوصیاتِ رمضان کا تذکرہ ہوا 1 رمضان شریف کے آنے پر جنت کے دروازے کھلنے کا 2 جہنم کے دروازے بند ہونے اور 3 شیاطین کو زنجیروں میں جکڑنے کا۔ ان تینوں کی وضاحت ترتیب وار جانئے:

1 جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں دروازے کھلنے کے دو معنی ہو سکتے ہیں: حقیقی اور مُرادی۔ حقیقی معانی یہ ہو سکتے ہیں کہ (۱) جو مؤمن رمضان شریف میں فوت ہوتا ہے وہ (جنتی دروازے کھلے ہونے کی وجہ سے) جنتیوں میں شامل ہو جاتا ہے اور اس کی روح ان لوگوں کی روحوں سے مختلف ہوتی ہے جو رمضان کے علاوہ فوت ہوتے ہیں۔[2] (۲) رمضان میں شب و روز مسلمان اعمالِ صالحہ بکثرت کرتے ہیں تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ انہیں عروج اور درجۂ قبول تک پہنچنے میں ادنیٰ سی بھی رکاوٹ نہ ہو نیز یہ کہ جب جنت اور آسمان کے دروازے کھلے ہوں گے تو رحمت و برکت کا تسلسل کے ساتھ نزول ہوتا رہے گا۔[3] (۳) جنتوں کے دروازے کھلنے کی وجہ سے جنت والے حور و غلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

میں رمضان آگیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔[4]

جنت کے دروازے کھلنے کا مُرادی معنیٰ یہ ہو سکتا ہے کہ جنت میں داخلے کے اسباب کھل جاتے ہیں یعنی رمضان میں نیکیاں اور بھلائیاں کرنے کا کثرت سے موقع ملتا ہے۔ دروازوں کے کھلنے میں یہ اشارہ ہے کہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور مغفرتیں کثرت سے تقسیم ہوتی ہیں۔[5]

2 جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اس کے بھی دو مطلب ہو سکتے ہیں: صراحۃً اور کنایۃً۔ صراحۃً مطلب یہ ہے کہ ماہِ رمضان میں واقعی دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینہ میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔[6] اور کنایۃً مطلب یہ ہے کہ روزہ دار گناہوں کی آلودگی سے پاک رہتے ہیں اور انہیں شہوات کے خاتمے کی وجہ سے گناہوں پر ابھارنے والے اسباب سے نجات مل جاتی ہے۔[7]

3 شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے

اس کا حقیقی معنی تو یہ ہے کہ رمضان میں ابلیس مع اپنی ذریتوں (اولادوں) کے قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینہ میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے وہ اپنے نفسِ امّارہ کی شرارت سے کرتا ہے نہ کہ شیطان کے بہکانے سے۔ اس سے یہ اعتراض دور ہو گیا کہ جب شیطان بند ہو گیا تو اس مہینہ میں گناہ کیسے ہوتے ہیں؟[8] اس اعتراض کا ایک جواب یہ ہے کہ سارے شیاطین کو نہیں بلکہ صرف سرکش شیطانوں کو قید کیا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رمضان کے مہینے میں دوسرے مہینوں کی نسبت نیکیاں زیادہ اور گناہ کم ہوتے ہیں (اس کا عام مشاہدہ ہے کہ رمضان شریف میں مسجدیں نمازیوں سے بھر جاتی ہیں کہ دیر سے پہنچنے والوں کو جگہ نہیں ملتی، لوگ کثرت سے نوافل پڑھتے ہیں، تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں، ذکر و درود کی کثرت کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بڑھا دیتے ہیں)، دوسری بات یہ کہ شیاطین کو جکڑنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ بُرائیاں اور گناہ بالکل ہی نہ ہوں کیونکہ شیطان کے بہکانے کے علاوہ بھی شر اور فساد کے کئی ذرائع ہیں جیسے نفسِ امّارہ، بُری عادتیں اور انسانی شیطان۔[9]

جب کہ شیاطین کو زنجیروں میں جکڑنے کا مجازی معنیٰ یہ ہے کہ رمضان میں شیاطین مسلمانوں کو ورغلا نہیں کر سکتے جیسا دوسرے مہینوں میں کرتے ہیں کیونکہ مسلمان روزے، تلاوتِ قراٰن اور دوسری نیکیوں میں مصروف ہوتے ہیں، اور اگر شیاطین فساد پھیلانے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو یہ دوسرے مہینوں کی نسبت بہت کم ہوتا ہے۔[10]

رمضان شریف کی مزید خصوصیات

1 رمضان ماہِ صیام ہے، ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳) ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔[11]

2 رمضان ماہِ نزولِ قراٰن ہے، ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِۚ ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لیے ہدایت اور رہنمائی اور فیصلہ کی روشن باتیں۔[12]

3 اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے، ﴿ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ﳔ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍؕ(۳) ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر۔[13]

4 ماہِ رمضان مغفرتِ ذنوب کا سبب ہے، اس شخص کو خسارے میں قرار دیا گیا جس نے رمضان کو پایا اور گناہوں کی معافی نہ پاسکا، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَرَغِمَ انفُ رَجُلٍ دَخَلَ عليهِ رَمضانُ ثمَّ انْسَلخَ قبلَ ان يُّغفرَ لَه ترجمہ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جسے ماہِ رمضان نصیب ہو لیکن اس کے بخشے جانے سے پہلے ہی ماہِ رمضان گزر

جائے۔[14]

5 رمضان کی سحری اور افطاری کو بھی برکت والا قرار دیا گیا ہے: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: تَسَحَّرُوا فَاِنَّ فِی السَّحُورِ بَرَکَۃً یعنی سحری کیا کرو کیونکہ اس میں برکت ہے۔[15] اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الفِطْرَ ترجمہ: جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے، بھلائی پر قائم رہیں گے۔[16]

6 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس مبارک مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 ستّر گُنا ہو جاتا ہے۔[17]

7 پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے نجات کا ہے۔[18]

رمضان درسِ مساوات بھی دیتا ہے، غریب ہو یا امیر! ہر ایک کے لئے روزے کا دورانیہ اور دیگر پابندیاں ایک جیسی ہوتی ہیں۔

مزید تفصیلات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہمُ العالیہ کی تاریخی کتاب **"فیضانِ رمضان"** پڑھ لیجئے۔ اللہ پاک ہمیں ماہِ رمضان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 2/399، حدیث: 3277 (2) فیض القدیر، 4/52، تحت الحدیث: 4479 (3) نزہۃ القاری، 3/291 (4) مراٰۃ المناجیح، 3/133 (5) فیض القدیر، 4/52، تحت الحدیث: 4479 (6) مراٰۃ المناجیح، 3/133 (7) معونۃ القاری، 4/250 (8) مراٰۃ المناجیح، 3/134 (9) عمدۃ القاری، 8/27 (10) معونۃ القاری، 4/250 (11) پ2، البقرۃ: 183 (12) پ2، البقرۃ: 185 (13) پ30، القدر: 3 (14) ترمذی، 5/320، حدیث: 3556 (15) بخاری، 1/633، حدیث: 1923 (16) بخاری، 1/645، حدیث: 1957 (17) دیکھئے: ابن خزیمہ، 3/191، حدیث: 1887 (18) دیکھئے: ابن خزیمہ، 3/191، حدیث: 1887۔

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنٰی اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنٰی	نسبت
محمد	عبدُ الخالق	پیدا کرنے والے کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظِ عبد کی اضافت کے ساتھ
محمد	ناصِر رضا	مدد کرنے والا	"ناصِر" سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام اور رضا اعلیٰ حضرت کی نسبت سے
محمد	صادِق	سچا	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام مبارک

بچیوں کے 3 نام

نام	معنٰی	نسبت
جُوَیرِیہ	چھوٹی لڑکی	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
اُیَیمَن	سیدھی طرف	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام
سُنبُل	ایک قسم کی خوشبودار گھاس	سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صحابیہ کا مبارک نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وفود کے ساتھ انداز (قسط:02)

مولانا شہروز علی عطّاری مَدَنی*

پچھلی قسط میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے چند وفود کے احوال آپ نے پڑھے، اس قسط میں بھی مزید چند وفود کے ساتھ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختلف انداز ملاحظہ کیجئے!

خوش اخلاقی سے ملنا

غزوۂ خندق کے سال قبیلۂ اَشجع کا ایک وفد صلح کا معاہدہ کرنے کے لئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ لوگ مدینہ آکر محلہ "شعبِ سلع" میں قیام پذیر ہوئے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب ان کی آمد کی اطلاع ملی تو آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے، کافی دیر ان سے گفتگو فرمانے کے بعد صحابۂ کرام رضوانُ اللہِ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ مہمانوں کی کھجوروں سے تواضع کرو۔ وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو آپ نے انہیں بڑی نرمی کے ساتھ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اسلام قبول کرنے نہیں آئے بلکہ آپ سے امن اور صلح کا معاہدہ کرنے آئے ہیں۔ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو تم کہتے ہو وہ ہمیں منظور ہے۔ چنانچہ صلح اور امن کا ایک معاہدہ لکھا گیا جس کو فریقین نے منظور کر لیا۔ اس دوران اہلِ وفد حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمانہ سے اتنے متأثر ہو چکے تھے کہ معاہدۂ صلح معرضِ تحریر میں آنے کے فوراً بعد وہ سب پکار اُٹھے: اے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ کا دین برحق ہے۔[1]

وفد کا استقبال کرنا اور انہیں خوشخبری سنانا

سن نو ہجری میں قبیلۂ "عُذْرَہ" کے افراد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم بنی عُذْرَہ ہیں قصی کے (ماں کی طرف سے) بھائی ہیں ہم نے "قصی" کے مددگار بن کر خزاعہ اور بنی بکر کو مکہ سے نکالا تھا اس لئے ہم آپ کے قرابت دار بھی ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے جواب میں فرمایا: مَرْحَباً بِكُمْ وَ اَهلاً۔ پھر انہیں غیب کی خبر دیتے ہوئے بشارت دی کہ اِن شآءَ اللہ جلد ہی ان کا علاقہ ہرقل کے چنگل سے آزاد ہو جائے گا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ
شعبہ فیضان حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

اہلِ وفد نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے چند سوالات پوچھے۔ تسلی بخش جواب ملنے پر سب حلقہ بگوشِ اسلام ہوگئے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں نصیحت فرمائی کہ 1 کاہنوں سے سوال نہ پوچھا کرو اور 2 جو قربانیاں تم اب دیتے ہو وہ سب منسوخ ہیں، صرف عیدُالاَضحیٰ کی قربانی باقی رہ گئی ہے اگر استطاعت ہو تو ضرور قربانی کیا کرو۔ یہ لوگ چند روز بطورِ مہمان حضور کے پاس ٹھہرے اور پھر انعام واکرام سے مشرف ہو کر رخصت ہوئے۔[2]

وفود کو تحفوں سے نوازنا

بنو حارث بن کعب نجران کا ایک نہایت معزز اور جنگجو قبیلہ تھا۔ سارے عرب میں شہرت تھی کہ اس نے کبھی دشمن سے شکست نہیں کھائی۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہُ عنہ کو تبلیغِ اسلام کے لئے اس قبیلہ میں بھیجا تھا۔ ان کی کوشش سے یہ قبیلہ مشرف بہ اسلام ہوگیا اور ان کا ایک وفد حضرت خالد رضی اللہُ عنہ کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے پوچھا کہ زمانۂ جاہلیت میں جو تم سے لڑا وہ ہمیشہ مغلوب رہا اس کا کیا سبب ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اس کے تین سبب تھے: 1 ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے تھے۔ 2 ہم خود کسی پر چڑھائی نہیں کرتے تھے۔ 3 جب کوئی ہم پر لڑائی مسلط کر دیتا تو ہم میدانِ جنگ میں سیسہ پلائی دیوار بن جاتے اور کبھی منتشر نہیں ہوتے تھے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک تم سچ کہتے ہو، جو فوج یا جماعت ان اصولوں پر لڑے گی وہ ہمیشہ غالب رہے گی۔

جب یہ لوگ رخصت ہونے لگے تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے سردار قیس بن حصین رضی اللہُ عنہ اور دیگر اراکین وفد کو انعامات سے نوازا۔[3]

نصیحت فرمانا

شعبان 10 ہجری میں خولان کے مسلمان بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہم خدا اور رسول کے اطاعت گزار ہیں اور طویل سفر کرکے محض آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ زَارَنِیْ بِالْمَدِیْنَةِ كَانَ فِیْ جَوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی جس نے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرا ہمسایہ ہوگا۔

اس قبیلہ کے لوگ ”عم انس“ نامی ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے۔ حضور نے پوچھا: تم نے عم انس کا کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کی پرستش ترک کر دی ہے البتہ چند بوڑھے لوگ ابھی تک اس کی پوجا کرتے ہیں۔ پھر انہوں نے جاہلیت کے زمانے کے چند واقعات سنائے کہ وہ کس طرح عم انس پر چڑھاوے چڑھاتے تھے اور خود بھوکے رہ کر ہر چیز سے اس کا حصہ نکالتے تھے۔ حضور نے ان لوگوں کو فرائضِ دین سکھائے اور بطورِ خاص یہ نصیحتیں فرمائیں:

1. عہد کو پورا کرو۔
2. امانت میں خیانت نہ کرو۔
3. پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرو۔
4. کسی پر ظلم نہ کرو کیونکہ ظلم قیامت کے دن ظالم کے لیے اندھیری رات ثابت ہوگا۔[4]

درسِ سیرت

محترم قارئین! حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ کے ان روشن گوشوں سے ہمیں سیکھنے کو بہت کچھ ملتا ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ آنے والے مہمانوں، دوستوں اور عزیزوں کا خوش دلی سے استقبال کریں۔ باہم خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ موقع کی مناسبت سے سامنے والے کو نصیحت کریں۔ اچھے مشورے دیں۔ وقتِ رخصت آسانی ہو تو تحائف بھی دیں۔

(بقیہ اگلے شمارے میں۔۔۔اِن شآءَ اللہ)

(1) طبقات ابن سعد، 1 / 233 مفہوماً (2) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 5 / 215 (3) طبقات ابن سعد، 1 / 256، شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 5 / 173 ملخصاً (4) شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ، 5 / 218۔

دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات (قسط:4)

مولانا عدنان چشتی عطّاری مدنی*

اللہ کریم کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرب شریف کے گاؤں دیہات میں رہنے والے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جو سوالات کیا کرتے تھے، ان میں سے 12 سوالات اور ان کے جوابات تین قسطوں میں بیان کئے جاچکے، یہاں مزید 3 سوالات اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں:

جنت کے پھل کیسے ہیں؟ حضرتِ عتبہ بن عبد سُلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک اَعرابی آیا اور سوال کیا: مَا حَوْضُكَ هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ یعنی وہ حوض کیسا ہے جس کے بارے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بتاتے ہیں؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جیسے (مقام) بیضاء سے بُصریٰ کا درمیانی فاصلہ ہے، (پھر) اللہ کریم اس میں میرے لیے ایک کُراع بڑھادے گا، کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کے کنارے کہاں ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی (یعنی اللہ اکبر کہا)۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حوضِ کوثر پر میرے پاس راہِ خدا میں جہاد کرنے والے فُقَرا آئیں گے، مجھے یقین ہے کہ اللہ کریم مجھے اس کراع تک پہنچا دے گا اور میں اس سے پیوں گا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ رَبِّي وَعَدَنِي اَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعِينَ اَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، یعنی اللہ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے ستّر ہزار امتیوں کو بغیر حساب جنت میں داخل کرے گا، ثُمَّ يَشْفَعَ كُلُّ اَلْفٍ لِسَبْعِينَ اَلْفًا پھر ہر ایک ہزار ستّر ستّر ہزار کی شفاعت کریں گے۔ پھر (ان جنتیوں میں) اللہ کریم اپنے تین چلو کے ذریعے میرے لئے اضافہ کر دے گا۔ (یہ سن کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا: بے شک اللہ کریم پہلے ستّر کی شفاعت ان کے آباءو اجداد اور خاندان والوں کے حق میں قبول فرمائے گا، اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھے ان آخر والی تین لپ میں سے کسی ایک میں کر دے۔ اعرابی نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ، فِيهَا فَاكِهَةٌ؟ یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا اس میں پھل بھی ہیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ ہاں! وَفِيهَا شَجَرَةٌ تُدْعَى طُوبَى هِيَ تُطَابِقُ الْفِرْدَوْسَ یعنی اُس میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہاجاتاہے وہ فردوس کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ اعرابی نے پوچھا: اَيُّ شَجَرِ اَرْضِنَا تُشْبِهُ؟ وہ ہماری زمین کے کس درخت کی طرح ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ شَجَرِ اَرْضِكَ، وہ تمہاری زمین کے کسی درخت کی طرح نہیں ہے، مگر کیا تم کبھی ملکِ شام گئے ہو؟ اعرابی نے کہا: نہیں! یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاِنَّهَا تُشْبِهُ شَجَرَةً بِالشَّامِ تُدْعَى الْجَوْزَةُ تَنْبُتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَنْتَشِرُ اَعْلَاهَا یعنی وہ

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

ملکِ شام کے ایک درخت کی طرح ہے جسے جوزہ یعنی اخروٹ کا درخت کہا جاتا ہے، وہ ایک ہی تنے پر اُگتا ہے پھر اس کی شاخیں پھیل جاتی ہیں۔ اس اعرابی نے سوال کیا: فَمَا عِظَمُ اَصْلِهَا؟ اس کی جڑ کتنی لمبی ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تمہارے پالتو اونٹوں میں سے چار سال کا اونٹ چلنا شروع کرے وہ درخت اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینے کی ہڈیاں نہ ٹوٹ جائیں۔ اعرابی نے پوچھا: فِيهَا عِنَبٌ؟ کیا اس میں انگور ہیں؟ فرمایا: ہاں! اُس نے پوچھا: فَمَا عِظَمُ الْعُنْقُودِ مِنْهَا؟ اس کے خوشے کی لمبائی کتنی ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غرابِ ابقع (مردار خور سیاہ و سفید دو رنگا کوے) کا مسلسل ایک مہینے تک یوں اُڑنے کا فاصلہ کہ جس میں وہ نہ تو گرے، نہ رکے اور نہ ہی سستی کرے۔ اعرابی نے پوچھا: وَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ؟ یعنی جنت کا ایک انگور کتنا بڑا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هَلْ ذَبَحَ اَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ عَظِيمًا؟ کیا تمہارے والد نے کبھی اپنے ریوڑ میں سے کوئی بڑا جنگلی بکرا ذبح کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا اُس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو دی ہو اور کہا ہو کہ اس کی صفائی کرکے رنگ لو پھر اسے پھاڑ کر ایک بڑا سا ڈول بناؤ جس کے ذریعے ہم اپنے جانوروں کو اپنی مرضی کے مطابق سیراب کر سکیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاِنَّهُ كَذٰلِكَ یعنی وہ انگور کا دانہ بھی ایسا ہی ہے۔ پھر اعرابی نے کہا: فَاِنَّ ذٰلِكَ يَسَعُنِي وَيَسَعُ اَهْلَ بَيْتِي؟ وہ دانہ تو مجھے اور میرے سارے گھر والوں کے لئے کافی ہو گا؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَعَامَّةَ عَشِيرَتِكَ یعنی تیرے سارے رشتہ داروں کو بھی۔[1]

بیماری اڑ کر نہیں لگتی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ یعنی کوئی بیماری اڑ کر لگنے والی نہیں، نہ ہی صفر کوئی چیز ہے اور نہ کوئی ھَامَّہ (نہ پرند نہ اُلّو) ہے۔ ایک اعرابی نے سوال کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فَمَا بَالُ اِبِلِي، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَاْتِي الْبَعِيرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا؟ یعنی پھر اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو ریگستان میں ہرن کی طرح ہوتا ہے پھر اسے خارشی اونٹ ملتا ہے تو اسے بھی خارش والا کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ؟ تو پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارش والا کر دیا؟[2]

”عدوٰی یعنی بیماری اڑ کر لگنا“ اہلِ عرب بہت سے اَمراض کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھتے تھے، ان میں سے ایک خارش بھی ہے، اسی لئے اعرابی نے صحیح اونٹوں کے بارے میں سوال کیا جو خارش زدہ اونٹ کے ساتھ ملنے کے بعد خارش زدہ ہوگئے۔ اس کے جواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی تھی؟ آپ کی مراد یہ تھی کہ پہلے اونٹ کو بھی اڑ کر نہیں لگی بلکہ اللہ پاک کے حکم اور تقدیر سے لگی، چنانچہ دوسرے اور بعد والے اونٹوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔

کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ حضرتِ عبدُاللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک دیہات کا رہنے والا آدمی آیا اور سوال کیا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ؟ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ یعنی اللہ پاک کے ساتھ شریک کرنا۔ اس نے پھر عرض کی: ثُمَّ مَاذَا؟ پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ یعنی ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اعرابی نے سوال کیا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْيَمِينُ الْغَمُوسُ یعنی جھوٹی قسم کھانا۔[3] (جاری ہے)

(1) معجم کبیر، 17/127، حدیث: 312۔ صفۃ الجنۃ لابی نعیم، 2/186، حدیث: 346۔ معجم اوسط، 1/146، حدیث: 402 (2) بخاری، 4/26، حدیث: 5717 (3) بخاری، 4/377، حدیث: 6920۔

حضرت سیّدنا شعیب علیہ السّلام (قسط:03)

مولانا ابو عبید عطّاری مدنی*

قوم کے طنزیہ جملے (قوم نے) کہا: اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔ واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو۔[1] یعنی حیران ہو کر کہا کہ آپ تو بڑے عقلمند اور نیک چلن ہیں، پھر آپ ہمیں کیسے یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہم نسل در نسل چلتے ہوئے اپنے معبود کی پوجا کے طریقے کو چھوڑ دیں۔ آپ علیہ السّلام نے اپنی قوم کو ان باتوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل یعنی علم، ہدایت، دین اور نبوت سے سرفراز کیا گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پاس سے بہت زیادہ حلال مال عطا فرمایا ہوا ہو تو پھر کیا میرے لئے یہ جائز ہے کہ میں اس کی وحی میں خیانت کروں اور اس کا پیغام تم لوگوں تک نہ پہنچاؤں۔ یہ میرے لئے کس طرح روا ہو سکتا ہے کہ اللہ مجھے اتنی کثیر نعمتیں عطا فرمائے اور میں اس کے حکم کی خلاف ورزی کروں۔[2]

قومِ مدین پر عذاب آگیا معجزہ دکھانے اور قوم کو بار بار سمجھانے کے بعد بھی قوم کی سرکشی اور نافرمانی بڑھتی رہی جب آپ مایوس ہو گئے کہ ان کی اصلاح نہیں ہو گی اور نہ ہی یہ ہدایت کی طرف آئیں گے تو آپ نے ان کے خلاف اللہ سے دُعا کی،[3] اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔[4] آخر کار اس نافرمان قوم پر عذاب آگیا اور وہ قوم ہلاکت و بربادی کا نشان یوں بن گئی کہ انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔[5]

مُردہ قوم سے خطاب قوم کی ہلاکت کے بعد جب آپ علیہ السّلام ان کی بے جان لاشوں پر گزرے تو ان سے فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم کسی طرح ایمان نہ لائے۔[6]

قومِ اَیکہ دوسری قوم جس کی جانب حضرت شعیب علیہ السّلام کو مبعوث فرمایا گیا وہ اہلِ اَیکہ تھے۔ اَیکہ جھاڑی کو کہتے ہیں، ان لوگوں کا شہر چونکہ سرسبز جنگلوں اور ہرے بھرے درختوں کے درمیان تھا اس لئے انہیں جھاڑی والا فرمایا گیا۔[7]

جھوٹے معبود اَیکہ کے بادشاہ کا نام "اَبو جَاد" تھا اس نے اپنی قوم کے لئے 30 باطل معبود بنائے، اپنے خاندان کے لئے سونے اور جواہرات کے 10 جھوٹے معبود جبکہ عوام کیلئے چاندی، تانبہ، پتھر، لوہے اور لکڑی کے 20 جھوٹے معبود بنائے۔[8]

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

نیکی کی دعوت آپ علیہ السَّلام نے اپنی قوم اَیکہ کو اللہ پاک پر ایمان لانے کی دعوت دی اور یوں سمجھایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ بیشک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔ (اے لوگو!) ناپ پورا کرو اور ناپ تول کو گھٹانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ اور بالکل درست ترازو سے تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔ اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا۔ (9)

بادشاہ نے انکار کر دیا اس دعوت کو سُن کر بادشاہ کہنے لگا: آپ نے اپنا پیغام پہنچا دیا اور ہم نے سُن لیا اب ہمارے پاس دوبارہ لوٹ کر نہ آیئے گا، آپ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، میں بار بار آتا رہوں گا اور دعوتِ دین دیتا رہوں گا یہاں تک کہ تم اللہ کی اطاعت کرلو۔ بادشاہ آپ کی بات سُن کر بہت غصہ ہوا یہ دیکھ کر آپ واپس لوٹ آئے اور تبلیغِ دین جاری رکھی اور کفار کو ایک اللہ کی طرف بلاتے رہے اور نصیحتیں کرتے رہے لیکن وہ قوم باز نہ آئی البتہ اس بادشاہ کا ایک وزیر ایمان لے آیا تھا لیکن اس نے آپ علیہ السَّلام سے اپنا ایمان چھپائے رکھنے کی گزارش کی تو آپ نے اس کے ایمان کو مخفی رہنے دیا۔ (10)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت شعیب علیہ السَّلام کے اس فرمان میں کہ ”میں بار بار آتا رہوں گا اور دعوتِ دین دیتا رہوں گا یہاں تک کہ تم اللہ کی اطاعت کرلو“ ہمارے لئے بڑا پیارا درس ہے کہ اگر سامنے والا ہماری نیکی کی دعوت قبول نہیں کرتا تو ہم دل برداشتہ ہو کر نیکی کی دعوت دینا نہ چھوڑیں اور کسی کو ایک آدھ مرتبہ نیکی کی دعوت دے کر یہ خیال نہ کریں کہ ہم نے اپنی ذمّہ داری پوری کردی اور اب اسے دوبارہ نیکی کی دعوت نہیں دینی، اے اللہ! اپنے پیارے نبی حضرت شعیب علیہ السَّلام کے صدقے ہمیں نیکی کی دعوت دینے کا عظیم جذبہ عطا فرما، اٰمین۔

قوم کی بدتمیزی آخر کار ان لوگوں نے حضرت شعیب علیہ السَّلام کی نصیحت سُن کر کہا: اے شعیب! تم تو ان لوگوں میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے اور تم کوئی فرشتے نہیں بلکہ ہمارے جیسے ایک آدمی ہی ہو اور تم نے جو نبوت کا دعویٰ کیا بے شک ہم تمہیں اس میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اگر تم نبوت کے دعوے میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ وہ عذاب کی صورت میں ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دے۔ (11) (اے اللہ! ہمیں ایسی بات کہنے سے محفوظ فرما اور ہمیں اپنے انبیا و اولیا کا ادب نصیب فرما، اٰمین)

قومِ اَیکہ پر عذاب حضرت شعیب علیہ السَّلام نے ان لوگوں کا جواب سُن کر ان سے فرمایا: میرا رب تمہارے اعمال کو اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اسے خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے گا تو آسمان کا کوئی ٹکڑا تم پر گرا دے گا یا تم پر کوئی اور عذاب نازِل کرنا اس کی مَشِیَّت میں ہو گا تو میرا رب وہ عذاب تم پر نازل فرما دے گا۔ (12) پھر ایک دن انہیں شامیانے کے دن کے عذاب نے پکڑ لیا، بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا جو کہ اس طرح ہوا کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات دن گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک بادل آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہو گئے تو اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (13)

مؤمن محفوظ رہے اس قوم میں سے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے تھے، حضرت شعیب علیہ السَّلام اور دیگر مؤمنین کفار پر عذاب نازل ہوتا دیکھتے رہے لیکن اللہ کی رحمت سے مؤمنوں پر کچھ بھی آنچ نہ آئی، پھر آپ نے کفار کے مال کو اپنی مسلمان قوم پر تقسیم فرما دیا اس کے بعد ایک مؤمنہ عورت سے نکاح کر لیا اور مسلسل سرزمینِ مَدین میں آباد رہے۔ (14)

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

---

(1) پ12، ھود: 87 (2) صراط الجنان، 4/483، 484 (3) شرح الشفا للعلی القاری، 1/335 (4) پ9، الاعراف: 89 (5) پ9، الاعراف: 91 (6) صراط الجنان، 3/382 (7) صراط الجنان، 5/257 (8) نہایۃ الارب، 13/145 (9) پ19، الشعراء: 177 تا 184 (10) نہایۃ الارب، 13/147 (11) صراط الجنان، 7/153 (12) صراط الجنان، 7/154 (13) صراط الجنان، 7/154 (14) نہایۃ الارب، 13/149۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 12 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 روزہ و تراویح

سُوال: جو روزہ نہیں رکھتا کیا وہ بھی تراویح پڑھے گا؟

جواب: جی ہاں! ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے تراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1 / 688) لیکن روزہ رکھنا فرض ہے، اگر کوئی جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھے گا تو سخت گنہگار ہوگا لیکن اس کے لئے بھی تراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ (مُ۔ اَکْ۔ کَدَہ) ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ پاتا تب بھی اس کے لئے تراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 4 رمضان شریف 1444ھ)

2 نمازِ تراویح میں سنّت کی نیت کریں گے یا نفل کی؟

سُوال: نمازِ تراویح میں سنت کی نیت کریں گے یا نفل کی؟

جواب: تراویح پڑھنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ (بہارِ شریعت، 1 / 688) لہٰذا اس میں سنّت کی نیّت کریں گے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 7 رمضان شریف 1444ھ)

3 تسبیحِ تراویح یاد نہ ہو تو کیا پڑھیں؟

سُوال: کیا چار رکعت تراویح کے بعد تسبیحِ تراویح پڑھنا ضَروری ہے؟ اگر کسی کو یاد نہ ہو تو کوئی اور دعا وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: یہی تسبیح پڑھنا ضروری نہیں ہے، کلمہ یا دُرود شریف وغیرہ بھی پڑھ سکتے ہیں، چُپ بھی رہے تو کوئی گناہ نہیں ہے، نیز چار رکعت تراویح کے بعد بیٹھنا مستحب ہے، اگر کوئی نہیں بیٹھے تو گناہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1 / 690 ملخصاً- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 4 رمضان شریف 1444ھ)

4 عشا کے فرض سے پہلے تراویح پڑھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی تراویح کے دوران آئے تو وہ پہلے عشا کے فرض پڑھے یا ڈائریکٹ تراویح کی جماعت میں شامل ہو جائے؟

جواب: پہلے عشا کے فرض اور دو سنّتیں پڑھ لیجئے اُس کے بعد تراویح پڑھئے۔ عشا کے فرضوں سے پہلے تراویح نہیں پڑھ سکتے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6 رمضان شریف 1444ھ)

5 عورتوں کا آٹھ یا دس رکعتیں تراویح پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا عورتیں آٹھ یا دس رکعت تراویح پڑھ سکتی ہیں؟

جواب: مرد و عورت دونوں کو 20 رکعتیں ہی تراویح پڑھنے کا حکم ہے۔ (بہارِ شریعت، 1 / 688- مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6 رمضان شریف 1444ھ)

6 بیٹی کو صدقۂ فطر دینا کیسا؟

سُوال: کیا باپ اپنی بیٹی کو صدقۂ فطر دے سکتا ہے؟

جواب: نہیں دے سکتا۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تروایح، 6 رمضان شریف 1444ھ)

7 معذور مرد کا مسجدِ بیت میں اعتکاف کرنا کیسا؟

سُوال: کیا معذور مرد حضرات مسجدِ بیت میں اعتکاف کرسکتے ہیں؟

جواب: نہیں۔ مرد حضرات مسجدِ بیت میں اعتکاف نہیں کرسکتے، مسجدِ بیت میں صِرف عورتیں ہی اعتکاف کریں گی۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6رمضان شریف 1444ھ)

8 ساس سے پردہ کرنا کیسا؟

سُوال: کیا داماد کا اپنی خوش دامن یعنی ساس سے بھی پردہ ہے؟

جواب: داماد اور ساس میں پردہ نہیں ہے، اسی طرح بہو اور سسر میں بھی پردہ نہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ ساس اپنے داماد سے اور بہو اپنے سُسَر سے پردہ کرے کہ پردے ہی میں عافیت ہے۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6رمضان شریف 1444ھ)

9 سِرّی نماز میں مقتدی آمین کب کہے؟

سُوال: بعض اوقات سِرّی نمازوں (یعنی وہ نمازیں جن میں امام صاحِب اونچی آواز میں تلاوت نہیں کرتے،) میں مائیک امام صاحب کے منہ کے قریب ہوتا ہے، جب وہ سورۂ فاتحہ پڑھ رہے ہوتے ہیں تو وہ سُنی جارہی ہوتی ہے، جب سورۂ فاتحہ ختم ہو تو اُس وقت مقتدی آمین کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: سِرّی نماز میں امام نے آمین کہی اور یہ (یعنی مقتدی) اس کے قریب تھا کہ امام کی آواز سُن لی تو یہ بھی (آمین) کہے۔ (بہارِ شریعت، 1/525)

مائیک کے ذریعے آمین کی آواز پہنچے یہ شرط نہیں ہے، مائیک ہو یا نہ ہو بس امام نے آمین کہی یہ (چاہے مائیک ہی سے) پتا چل گیا تو اب مقتدی کے لئے آمین کہنا سنّت ہے۔

(مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6رمضان شریف 1444ھ)

10 لکھ رہا ہوں نعتِ سرور سبز گنبد دیکھ کر

سُوال: آپ نے ایک کلام تحریر فرمایا ہے:

لکھ رہا ہوں نعتِ سرور سبز گنبد دیکھ کر
کیف طاری ہے قلم پر سبز گنبد دیکھ کر

یہ کلام کب تحریر فرمایا اور کیا اس وقت ظاہری طور پر سبز گنبد آپ کی نگاہوں کے سامنے تھا؟

جواب: بہت سال پہلے مدینہ شریف میں سیّدی قطبِ مدینہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے جانشین حضرت مولانا فضلُ الرّحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے کوئی شعر سنایا جس کا رَدِیف [1] تھا "سبز گنبد دیکھ کر"۔ اور فرمایا کہ میرے پاس پہلے فلاں کا [2] یہ کلام تھا اب گُم ہوگیا ہے، تم اسی شعر کے مطابق کوئی نیا کلام لکھو۔ اس پر میں نے اسی بَحْر (یعنی شعر کے وزن) پر مسجدِ نبوی شریف میں بیٹھ کر یہ کلام لکھنے کی کوشش کی تھی، ماہ وسِن یاد نہیں ہے پھر میں نے اپنے قلم سے لکھا ہوا کلام جاکر حضرت کی بارگاہ میں پیش کیا۔ اس موقع پر ایک چُٹکلا بھی ہوا تھا، وہ یہ کہ ایک اسلامی بھائی جو میرے ساتھ تھے وہ مجھ سے یہ کلام مانگ رہے تھے کہ یہ لکھا ہوا کلام مجھے دے دو، میں نے حضرت سے عرض کردیا کہ یہ کلام ان کو چاہئے، حضرت نے "کیوں دوں؟" فرماکر دینے سے انکار فرمادیا۔ (مدنی مذاکرہ، بعد نمازِ تراویح، 6رمضان شریف 1444)

11 صلوٰۃُ اللّیل پڑھنے کا وقت

سُوال: صلوٰۃُ اللّیل کے نوافل کب پڑھیں گے؟

جواب: نمازِ عشا کے بعد، بہارِ شریعت میں ہے: رات میں بعد نمازِ عشا جو نوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃُ اللّیل کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/677۔ مدنی مذاکرہ، 16شوال شریف 1444ھ)

12 قضا نماز بیٹھ کر پڑھنا کیسا؟

سُوال: کیا قضا نماز بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: فرض نمازوں اور وتر کی قضا بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے البتہ شرعی عذر ہے تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، 1/510، 703۔ مدنی مذاکرہ، 9شوال شریف 1444ھ)

---

(1) وہ لفظ جو غزل یا قصیدہ وغیرہ کے مصرعوں یا بیتوں کے اخیر میں قافئے کے پیچھے بار بار آئے۔ (فیروز اللغات اُردو، ص748)

(2) افسوس! سگِ مدینہ لکھنے والے کا نام بھول گیا ہے۔

مفتی محمد ہاشم خان عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 روزے مسلسل رکھنے کی منت مان کر انہیں الگ الگ رکھنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے اپنے والد صاحب کی صحت یابی کے لئے مسلسل گیارہ روزے رکھنے کی منت مانی تھی، اِس وقت الحمدللہ میرے والد صاحب صحت یاب ہو چکے ہیں، اب میں ان منت مانے ہوئے روزوں کو الگ الگ دنوں میں رکھنا چاہتا ہوں، کیا میرے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ازروئے شرع مسلسل روزے رکھنے کی منت مانی جائے تو ان کو متفرق یعنی الگ الگ طور پر رکھنا منت کی ادائیگی میں کفایت نہیں کرتا، کیونکہ اس میں منت کی ادائیگی ناقص طور پر ہوتی ہے، لہٰذا دریافت کی گئی صورت میں جب آپ نے مسلسل 11 روزے رکھنے کی منت مانی ہے تو آپ کے لئے ان روزوں کو متفرق طور پر رکھنا درست نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 سوشل پلیٹ فارمز پر ویڈیو وغیرہ لائک کرکے ہونے والی ارننگ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بعض کمپنیز / آن لائن ویب سائٹز مختلف پیکجز بیچتی ہیں، ہر پیکج کی قیمت اور ارننگ (Earning) مختلف ہے، پیکج خریدنے کے بعد وہ سوشل میڈیا ایپ پہ کوئی کام کرنے کو دیتی ہے جیسے یوٹیوب ویڈیو لائک کرنا، فیس بک پوسٹ لائک کرنا، انسٹاگرام پر پوسٹ لائک کرنا وغیرہ، اور وہ کام کے بدلے روزانہ کے طور پر ارننگ دیتی ہیں، اور دوسروں کو جوائن کروانے پر بھی بونس دیتی ہے، کیا اس طرح کی آن لائن ارننگ کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ ارننگ کرنا، ناجائز ہے کیونکہ یہ بہت سی شرعی خرابیوں اور ناجائز امور پر مشتمل ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

رشوت:

پیکج خریدنے کے لیے دی جانے والی رقم رشوت ہے کیونکہ اس رقم کے بدلے کوئی چیز نہیں ملتی، بلکہ صرف اس آن لائن کمپنی میں کام کرنے کا حق ملتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ رقم دینے والا صرف کمپنی میں نوکری حاصل کرنے کے لیے وہ رقم دے رہا ہوتا ہے، اور اپنا کام بنانے کے لیے صاحب اختیار کو کچھ رقم دینا، شرعی طور پر رشوت ہے۔ اور رشوت دینا ناجائز و حرام ہے۔

اجارہ فاسدہ (ناجائز اجارہ):

ویڈیوز اور پوسٹوں کو لائک کرنا، شرعی طور پر ایسا کام نہیں کہ جس پر اجارہ (یعنی پیسے لے کر کام کرنا) درست ہو بلکہ یہ ناجائز اجارہ ہے کیونکہ اجارہ صرف ایسی مقصود منفعت اور کام پر درست ہوتا ہے کہ جس کو پیسوں کے بدلے حاصل کرنے پر لوگوں کا تعامل (رواج) ہو جبکہ ویڈیوز اور پوسٹوں کو لائک کرنے کے اجارے پر لوگوں کا تعامل نہیں ہے

* شیخ الحدیث ومفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

کیونکہ شرعی طور پر تعامل تب ثابت ہوتا ہے، جب کثیر بلاد کے کثیر لوگ اس میں مشغول ہوں۔

گناہ کے کام کی ترغیب دینا:

جب یہ کام، ناجائز ہے، تو اس میں دوسرے کو جوائن کروانا اور اس پر بونس حاصل کرنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کو ناجائز کام کی ترغیب دلانا اور اُس کی طرف اُس کی راہنمائی کرنا، ناجائز و گناہ ہے، اور گناہ کے کام پر بونس کے نام پر اجرت لینا بھی ناجائز ہے کیونکہ گناہ کے کام پر اجارہ جائز نہیں۔ بلکہ اگر اس کمپنی میں کام کرنا جائز بھی ہوتا، تب بھی کسی کو صرف جوائن کروانے پر یہ اجرت لینا جائز نہ ہوتا کیونکہ اجرت محنت والے کام کے بدلے جائز ہوتی ہے، نہ کہ صرف کسی کو مشورہ اور ترغیب دینے کے بدلے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 روزے کے کفارے کا کھانا مدرسے میں دینا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ روزے کے کفّارے میں اگر کھانا کھلایا جائے، تو کیا وہ کھانا 60 شرعی فقیروں کو کھلانا لازمی ہے یا کسی سنی مدرسے میں بھی دے سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزے کے کفّارے میں جب کھانا کھلایا جائے تو 60 مسکینوں (یعنی شرعی فقیروں) کو دو وقت کا کھانا پیٹ بھر کر کھلانا لازم ہے۔ اب چاہے وہ کھانا مدرسے کے علاوہ 60 شرعی فقیروں کو کھلایا جائے یا مدرسے میں 60 شرعی فقیروں کو کھلایا جائے، بہر دو صورت کفارہ ادا ہو جائے گا۔

البتہ یہاں ایک بات واضح رہے کہ زکوٰۃ و فطرہ کے برعکس روزے کے کفارے کے کھانے میں تملیکِ فقیر ضروری نہیں ہے، لہٰذا اس کے لیے حیلہ کی حاجت بھی نہیں ہو گی، بلکہ اگر کسی مدرسے میں دو وقت کھانا دیا اور وہاں 60 شرعی فقرا اس کھانے سے سیر ہو گئے، تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 بطور قرض دی گئی رقم زکوٰۃ کی نیت سے معاف کرنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے عمرو کو بطور قرض 2 لاکھ دیئے ہوئے ہیں لیکن وہ اسے ادا کرنے سے قاصر ہے، اور عمرو شرعی فقیر بھی ہے، سید یا ہاشمی بھی نہیں تو زید اگر اسے اپنا قرض معاف کر دے تو زید کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زید نے عمرو کو اپنا قرض معاف کر دیا تو قرض کی معافی تو درست ہو جائے گی مگر اس سے زید کے دیگر اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی۔ کیونکہ دَین کی معافی، ایک اعتبار سے اِسقاط (اپنا حق ساقط کرنا) ہے اور ایک اعتبار سے تملیک ہے۔ جبکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کامل و مطلق طور پر تملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک بنانا) شرط ہے۔

البتہ زید اگر چاہتا ہے کہ زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے اور عمرو کا قرض بھی معاف ہو جائے اور وہ مستحقِ زکوٰۃ بھی ہے تو درست طریقہ یہ ہے کہ اپنے پاس سے زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت سے اسے رقم دے دے پھر اپنے قرض میں اس سے واپس لے لے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 نابالغ بچوں کو رمضان کے روزے رکھوانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ بچوں کو رمضان المبارک کے روزے رکھوانے کے متعلق کیا حکم شرع ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ پر روزہ فرض نہیں، البتہ اگر نابالغ بچہ پانچ سات سال کے ہو جائیں اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں، روزہ انہیں ضرر نہ دیتا ہو، تو ان کے ولی پر لازم ہے کہ انہیں روزہ رکھوائے۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں اور روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں، تو ولی پر واجب ہے کہ روزہ رکھنے کے معاملے میں ان پر سختی کرے اور نہ رکھنے کی صورت میں انہیں سزا دے۔

جیسے سات سال کے بچے کو نماز کا حکم دینا اور دس سال کا ہو جانے پر نماز کے معاملے میں سختی کرنا، نہ پڑھنے کی صورت میں سزا دینا ولی پر واجب ہے، اسی طرح روزے کا حکم ہے کہ صحیح قول کے مطابق روزے کا حکم نماز کی طرح ہی ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روزے میں میڈیکل کے مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 انہیلر لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

2 آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

3 حمل والی عورت کا اندرونی چیک اپ ہوتا ہے اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

4 بواسیر والے کو پیچھے کے مقام سے بسا اوقات دوا لینا پڑتی ہے اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

5 روزے کی حالت میں بھاپ (Steam) لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

6 اگر روزے کی حالت میں ڈائیلائسز ہوئے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ ڈائیلائسز کے دن طاقت نہ ہونے اور ڈاکٹر کے کہنے پر روزہ چھوڑتا ہے تو اس کا اختیار ہے۔

7 واضح رہے کہ ہلکی پھلکی تکلیف یا مرض میں روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں، حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت روزہ رکھنے پر قادر ہے تو روزہ رکھے گی، یونہی سر درد یا کوئی ایسا مرض جس میں روزہ رکھنے کی استطاعت ہو تو روزہ رکھیں گے، صرف شدید مرض والے ہی ماہر ڈاکٹر کے کہنے یا ذاتی تجربہ کی بنیاد پر روزہ چھوڑ سکتے ہیں۔

8 خون نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

9 ڈرپ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

10 زخم ہو جانے یا پٹی بینڈیج چڑھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

11 کان میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ بعض علماء کان میں دوا ڈالنے پر روزہ ٹوٹنے کے قائل ہیں۔ (کان کے پردے میں اگر سوراخ ہو تو دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔)

12 انجیکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

13 انسولین کا انجیکشن عام طور سے گوشت میں لگتا ہے اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

کسی کا مذاق مت اڑائیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو اپنے اپنے اعتبار سے سوسائٹی کو پُرامن بنانے کے لئے بڑی ڈیبیٹس کرتے ہیں، اس ٹاپک پر بہت اسپیچز ہوتی ہیں اور آرٹیکلز بھی لکھے جاتے ہیں۔ مگر دینِ اسلام نے معاشرے کو پیس فُل بنانے کے جو احکامات اور قوانین عطا فرمائے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ لہٰذا اگر آپ آپس کی نفرتوں کو مٹانا اور لڑائی جھگڑوں سے بچنا چاہتے ہیں، اپنے گھر اور باہر کے ماحول کو پُرامن دیکھنا چاہتے ہیں، معاشرے کو پیار بھرا بنانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے دینِ اسلام نے جو تربیت کے مدنی پھول عطا فرمائے ہیں ان پر اچھے طریقے سے عمل کریں۔ ہمارے معاشرے کا ایک کمزور پہلو "کسی کا مذاق اڑانا" بھی ہے۔

کسی پر ہنسنے اور اس کا مذاق اڑانے کی اس بُری حرکت سے منع کرتے ہوئے اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔[1]

یعنی مال دار غریبوں کا، بلند نسب والے دوسرے نسب والوں کا، تندرست اپاہج کا اور آنکھ والے اس کا مذاق نہ اُڑائیں جس کی آنکھ میں عیب ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے صدق اور اخلاص میں بہتر ہوں۔[2] کسی کے ساتھ ایسا مذاق کرنا کہ جس سے اس کو تکلیف پہنچے، اس سے اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی روکا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: "لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ یعنی اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو اور نہ ہی اس کا مذاق اڑاؤ۔"[3] حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کسی کا مذاق اڑانا جس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچے بہر حال حرام ہے وہ ہی یہاں مراد ہے کیونکہ مسلمان کو ایذاء دینا حرام ہے۔[4]

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ یاد رکھئے! کتابوں میں جس طرح "ناحق قتل"، "بدکاری" اور "شراب پینے" کو شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ کہا گیا ہے[5] اسی طرح لوگوں کا مذاق اڑانے کو بھی کہا گیا ہے، چنانچہ حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے نزدیک شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ لوگوں کا مذاق اڑانا ہے۔[6]

مذاق اُڑانے کا شرعی حکم مذاق اُڑانے کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اِہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اِشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے کیونکہ اس سے ایک مسلمان کی تحقیر اور اس کی ایذاء رسانی ہوتی ہے اور

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

کسی مسلمان کی تحقیر کرنا اور دکھ دینا سخت حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔"[7] امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: شرعی حدود میں رہتے ہوئے مذاق کرنا جائز ہے، لیکن اس میں کسی کی دل آزاری، نقصان اور جھوٹ نہیں ہونا چاہئے۔ بعض لوگ مذاق میں کسی کا دل دُکھا رہے ہوتے ہیں اور سامنے والا جھینپ مٹانے کے لئے ہنس رہا ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بھی خوش طبعی کرنا ثابت ہے، لیکن آپ کا خوش طبعی کرنا دل آزاری، نقصان اور جھوٹ سے پاک تھا۔ مذاق میں ان چیزوں سے بچنا بہت مشکل ہے، لہٰذا ہمارے لئے اس سے بچنا ہی بہتر ہے۔ نیز مذہبی شخص کو زیادہ مذاق کرنے سے بچنا چاہئے خصوصاً عوام کے سامنے، کیونکہ اس وجہ سے لوگ اس سے دور ہو جائیں گے اور اس کی علمی خوبیوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔[8]

کسی شخص میں پائی جانے والی عارضی خرابی مثلاً اس کے بالوں یا لباس وغیرہ کے انداز کا بے ڈھکا ہونا یا پھر اس کی عارضی کمزوری مثلاً محتاجی اور غریبی کے آثار کو دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا۔ اسی طرح کسی شخص میں پائی جانے والی مستقل اور فطری خرابی یا کمزوری کہ جس کے پیچھے خود اس بندے کا کوئی عمل دخل نہ ہو مثلاً وہ "بہرا یا کم سنتا ہو، بھینگا، کانا، توتلا، لنگڑا، چھوٹے قَد کا یا پھر کالے رنگ کا ہو، ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے اس کا مذاق اڑانا۔ یہ ایسی بُری عادت ہے جو لوگوں کے دلوں کو توڑتی اور انہیں دُکھاتی ہے، محبت کی جگہ نفرت کے بیج بو کر لوگوں کو ہمارے خلاف کر دیتی، اپنوں کو پرایا بنا دیتی اور ساتھ ہی دِلی عزّت اور احترام والی سوچ کو بھی مار دیتی ہے۔

جس کا ہم مذاق اڑاتے ہیں وہ ہم سے کم مرتبے کا ہوتا ہے یا برابر کا یا پھر زیادہ مرتبے کا۔ اگر وہ ہم سے کم مرتبے کا یا ہمارا ماتحت ہے کہ مذاق اڑانے پر نہ تو ہمارے سامنے وہ کچھ بول پا رہا اور نہ ہی ہمارے خلاف کچھ کر پا رہا ہے اور مجبوراً بظاہر ہماری عزت اور ہمارا احترام بھی کر رہا ہے، جب ایسے کسی شخص کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوتا ہے تو وہ کیا کچھ کر گزرتا ہے ملاحظہ کیجئے: امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہم العالیہ نے ارشاد فرمایا: کھارادر (کراچی) کا ایک واقعہ مجھے وہاں کے ایک رہائشی نے سنایا تھا کہ علاقے کا ایک بد مَعاش لوگوں کے سامنے ایک لڑکے کا مذاق اُڑاتا رہتا تھا، وہ بے چارہ ڈر کی وجہ سے اس کے سامنے کچھ بول نہیں سکتا تھا اور اندر ہی اندر گھلتا رہتا تھا، ایک بار اسی بد مَعاش نے جب اس کا نام بگاڑا یا مذاق اُڑایا تو اس لڑکے کا دماغ گھوم گیا اور اس نے اس بات کو بہت زیادہ دِل پہ لے لیا کہ یہ بد معاش کب تک مجھے ستاتا رہے گا؟ آخرِکار اس لڑکے نے کہیں سے پستول لیا اور موقع پا کر اس بد معاش کو قتل کر کے کہیں بھاگ گیا۔[9]

اُس لڑکے کا یوں قتل کرنا نہ تو شرعاً جائز تھا اور نہ ہی قانوناً درست تھا البتہ یہ اقدام مذاق اڑانے سے شروع ہوا۔

نیز اپنے سے زیادہ مرتبے والے کا مذاق ہم عام طور پر اس کی پیٹھ پیچھے ہی اڑاتے ہیں جو کہ عام طور پر غیبت شمار ہوتا ہے، بعد میں اگر اس شخص کو ہماری ایسی کوئی بات پتا چلتی ہے تو اس کا دل دُکھ جانے کی صورت میں غیبت کے علاوہ اس کی دل آزاری کا گناہ بھی ہمارے نامۂ اعمال میں شامل ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ہماری ایسی حرکت دنیاوی اعتبار سے بھی ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے! اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے زبان، اشارے یا کسی اور طریقے سے کسی کا مذاق مت اڑائیے، اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کے احکامات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ26، الحجرات: 11 (2) صراط الجنان، 9/425 (3) ترمذی، 3/400، حدیث: 2002 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/501 (5) الزواجر، 2/188، فیض القدیر، 6/524، تحت الحدیث: 9803 (6) حلیۃ الاولیاء، 4/54، رقم: 4721 (7) جہنم کے خطرات، ص173 (8) مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاول 1442ھ مطابق 27 اکتوبر 2020ء (9) مدنی مذاکرہ 2 رَمَضان شریف 1441ھ، بعد نمازِ تراویح، مطابق 25 اپریل 2020ء۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات کیسے؟

مفتی محمد قاسم عطّاری*

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ ہمارا ایمان ہے اور دعویٰ بھی۔ ضابطہ حیات کا مطلب "زندگی گزارنے کے طریقوں کا جامع قانون، دستور العمل"۔ اسلام کے مکمل ضابطہ حیات ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب جب حیات پائی جائے گی، تب تب اسلام کے احکام پائے جائیں گے اور جہاں جہاں حیات ہوگی وہاں وہاں اسلام کے احکام ہوں گے۔ انسانی حیات کی ابتدا اس کی پیدائش سے ہوتی ہے، بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی زندگی کا دورانیہ شروع ہو جاتا ہے، پھر اس وقت سے لے کر موت تک دنیا کی زندگی جاری رہتی ہے اور اس پورے دورانیے میں اسلام کی رہنمائی قدم بقدم ساتھ رہتی ہے۔

اسلامی ضابطہ حیات کا آدمی کی پیدائش سے پہلے ظہور:

اسلام کی رہنمائی بچے کی پیدائش سے نہیں، بلکہ اس سے بہت پہلے شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بچے کے ماں باپ کی شادی سے بھی پہلے اسلامی رہنمائی کا آغاز ہو جاتا ہے، مثلاً دینِ اسلام نے سکھایا کہ شادی کا خواہشمند یہ دیکھے کہ کس طرح کی لڑکی سے شادی کر رہا ہے؟ اس لڑکی کا خاندانی پسِ منظر کیسا ہے؟ لڑکی کا اخلاق، کردار اور حسن و جمال کیسا ہے؟ اور اس میں کردار سب سے مقدم رہے۔ مزید یہ تعلیم ہے کہ شادی ایسے خاندان میں کرے جن کے اخلاق و اطوار اچھے ہوں اور اپنی شرافت سے پہچانے جاتے ہوں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ بچہ جب پیدا ہوگا تو یقیناً اس کا میل جول ننھیال کے ساتھ ہوگا۔ ننھیال کے جو اوصاف ہوں گے، بچہ وہ اپنائے گا۔ یہی معاملہ شادی کرنے والی لڑکی کی طرف سے بھی ہے کہ وہ بھی لڑکے اور اس کے خاندان کے متعلق مذکورہ بالا چیزیں دیکھے کہ ننھیال سے زیادہ تو لڑکے نے ددھیال میں رہنا ہے۔ اب اندازہ لگائیے کہ بچے نے جو اوصاف، اخلاق چند سالوں بعد اپنانے ہیں، اس کے اتنا عرصہ پہلے ہی اس کے بارے میں اسلامی ہدایات شروع ہو چکی ہیں۔

اسلامی ضابطہ حیات کی رہنمائی، پیدائش سے جوانی کی ابتدا تک:

جب بچہ پیدا ہو، تو پہلا حکم یہ ہے کہ کسی نیک اور بااخلاق آدمی سے بچے کو گھُٹّی دلائی جائے اور بچے کے کان میں اذان دی جائے، پھر سات دن کا ہونے پر اس کا عقیقہ کیا جائے اور اچھا سا نام رکھا جائے پھر بچے کے ختنے کا حکم ہے۔ اس کے ساتھ بچے کو دودھ پلانے کے احکام ہیں کہ ماں اسے کتنے عرصہ تک دودھ پلائے، بچے کی پرورش کے اخراجات کس کے ذمہ ہیں؟

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اگر ماں باپ میں علیحدگی ہو جائے تو بچہ کتنا عرصہ ماں کے پاس رہے گا اور کب باپ کے حوالے کیا جائے گا؟ اسی طرح جب بچہ کچھ بولنے، الفاظ ادا کرنے کی عمر تک پہنچے تو سب سے پہلے اس کے سامنے بار بار لفظِ "اللہ" کہا جائے تاکہ پہلا لفظ جو بچہ سیکھ کر زبان سے ادا کرے وہ اپنے خالق و مالک اور پروردگار کا نامِ مبارک "اللہ" ہو۔

جب بچہ پانچ سات سال کا ہو جائے، تو اسے دین کی بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلانی شروع کر دی جائے، سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی ترغیب دی جائے، دس سال کا ہو جائے تو سختی سے نماز کی پابندی کروائی جائے۔ اسی عمر میں عبادت کے ساتھ اس کے اخلاق پر بھرپور توجہ دی جائے۔ بچے کو عملی طور پر سخاوت، حسنِ اخلاق، ملنساری، مسکراہٹ، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، مخلوقِ خدا سے حسن سلوک اور پڑوسیوں سے اچھے رویے کی تعلیم دی جائے۔ اسلام کا فرمان یہ ہے کہ والدین کی طرف سے اولاد کے لیے سب سے بڑا تحفہ یہ ہے کہ وہ اس کی اچھی تربیت کریں اور اچھے آداب سکھائیں کیونکہ اچھی تربیت ہی سے بچہ اچھا مسلمان اور معاشرے کے لئے بہتر انسان بنے گا۔

اسلامی ضابطہ حیات زندگی کے مختلف شعبوں میں:

بچے کے بالغ ہونے کے بعد جملہ احکامِ اسلام اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں اور زندگی کے جملہ شعبوں میں اسلامی تعلیمات پوری تفصیل کے ساتھ اُس پر نافذ ہو جاتی ہیں اور اب وہ خود اُن کا جواب دہ ہوتا ہے۔

اسلامی ضابطہ حیات معاشرتی زندگی میں:

ایک انسان اپنے ماں باپ کے لیے بیٹا ہے، بہن بھائیوں کے لیے بھائی ہے، دادا نانا کے لیے پوتا، نواسہ ہے۔ اس کی ہر حیثیت پر اسلام کی تعلیمات جدا جدا ہیں، جن میں دوسروں سے تعلق کی نوعیت بھی پیش نظر ہے اور اُس تعلق کا قرب و بعد بھی یعنی جو رشتہ جتنا قریب ہے اس کے متعلق اتنے زیادہ احکام ہیں۔ اسی لئے ماں باپ کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے الگ احکام ہیں، بہن بھائیوں، چچا، ماموں، پھوپھی خالہ کے اعتبار سے جدا احکام ہیں، پھر کہیں محرم ہونے کا رشتہ ہے تو کہیں صرف قرابت کا۔ الغرض ایک بہت معقول اور جامع تفصیل ہے۔ رشتے داروں کے علاوہ معاشرتی زندگی میں دیگر بھی بہت سے تعلقات ہوتے ہیں جیسے انسان جس جگہ رہتا ہے، وہاں اس کے پڑوسی بھی ہوتے ہیں، اسلامی ضابطہ حیات میں پڑوسیوں کے حقوق بھی بہت وضاحت و صراحت سے بیان کئے گئے ہیں۔ یونہی زندگی کا نہایت اہم رشتہ میاں بیوی کا ہے، اسلامی قانون میں میاں بیوی کے حقوق و فرائض اور عدل و احسان کو اس قدر تفصیل سے بیان کیا ہے کہ وہ پوری پوری کتابوں میں سماتے ہیں۔

اسلامی ضابطہ حیات معاشی زندگی میں:

انسانی زندگی بہت سی ضرورتوں کا تقاضا کرتی ہے جن کی تکمیل کے لیے انسان کوئی ذریعہ معاش اختیار کرتا ہے۔ کمانے کی عام طور پر دو صورتیں ہیں: نوکری یا کاروبار۔ اگر نوکری ہو تو اسلام نے نوکری، ملازمت، اجارہ، اجیر، مستاجر وغیرہا کے الفاظ سے احکام کا ایک پورا مجموعہ عطا کیا ہے، مثلاً اجرت کی تعیین، عمل کی مقدار، مدت کا طے کرنا وغیرہا، یونہی ملازموں کے اپنے سینئر اور جونیئر کے حوالے سے احکام۔

دوسری طرف اگر کمائی کا ذریعہ کاروبار ہے تو اس کے اپنے مفصل احکام ہیں بلکہ کاروبار میں دیگر شعبہ ہائے زندگی سے زیادہ تفصیل ہے کیونکہ کاروبار کی اقسام بہت سی ہیں، کپڑے کا، سونے کا، گندم کا، جانوروں کا وغیرہا۔ اس میں سونے چاندی کے احکام جدا ہیں، جانور بیچنے کے جدا، کپڑا بیچنے کے جدا۔ الغرض کاروبار کے متعلق تفصیلات قرآن و حدیث میں بہت متنوع انداز میں بیان کی گئی ہیں۔

اسلامی ضابطہ حیات، وقتِ موت اور اس کے بعد کے متعلق:

انسان کی موت سے متعلق بھی دینِ اسلام کی مکمل ہدایات موجود ہیں مثلاً، موت کے وقت کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے، آدمی کا خاتمہ ایمان پر ہو، موت کے بعد میت کے غسل، کفن، دفن، جنازہ کے احکام ہیں، قبر کی کھدائی، لمبائی، چوڑائی اور اس کے بعد کے متعلق کئی احکام ہیں یہاں تک کہ حکم ہے کہ قبر کو دوبارہ نہ کھولا جائے، میت کی حالت کو ظاہر نہ کیا جائے، قبر پر چلنا، پھرنا، بیٹھنا حرام ہے، قبر اور میت کی بے حرمتی ناجائز ہے وغیرہا۔

اسی کے ساتھ میت کے چھوڑے ہوئے مال کے مفصل احکام ہیں، مثلاً: میت کا قرض ادا کر کے اسے سبکدوش کیا جائے، پھر اس کی وصیت پر عمل کیا جائے، پھر اس کے ورثا میں مالِ وراثت تقسیم کیا جائے۔

اسلامی ضابطہ حیات، زندگی کے جدید اُمور میں:

انسانی زندگی ہر دم رواں ہے، ترقیوں کا سفر جاری ہے، نت نئی ایجادات کی کثرت ہے، ہر نیا دن نئے انکشافات کے ساتھ طلوع ہوتا ہے، مفید کے ساتھ مضر اور نفع بخش کے ساتھ ہلاکت خیز چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں، زندگی کشادگی کے باوجود تنگی کا شکار ہے، ایک دوڑ کا سماں ہے جس میں مادیت اور مادہ پرستی سب سے آگے ہے۔ ایسے بے شمار، لاتعداد معاملاتِ حیات میں اسلامی ضابطہ حیات کی جامعیت زیادہ کھل کر سامنے آتی ہے کہ کثیر جزوی اُمور پر صریح ہدایات کے ساتھ اسلام نے ایسے جامع قواعد و ضوابط اور قوانین عطا کئے ہیں، جن کی روشنی میں نئے نئے معاملات میں مقصودِ شریعت اور روحِ دین کو سمجھ کر بآسانی عمل کیا جاسکتا ہے۔ ان اصولوں میں بہت سے وہ ہیں جن کا تعلق اجتہاد و تدبر سے ہے اور بہت سے وہ ہیں جن کا انطباق عام سا فہم رکھنے والا آدمی بھی بآسانی کر سکتا ہے جیسے یہ بنیادی تعلیم ہے کہ مخلوقِ خدا کو ہلاک و تباہ کرنے کے لئے کسی بھی چیز کا استعمال نہ کیا جائے، اس اُصول میں تمام مہلک ایجادات کا استعمال داخل ہے۔ یونہی عام اخلاقی تعلیم ہے کہ دوسروں کی خیر خواہی کو بنیادی ترجیح کے طور پر اختیار کیا جائے لہٰذا ڈاکٹر ہو یا انجینئر، حکمران ہو یا افسر، سب اس اُصول کو پیشِ نظر رکھیں۔ ڈاکٹر، معالج رہے، کمائی کا حریص اور ہسپتالوں کی لوٹ مار کا معاون نہیں۔ انجینئر، نفع رساں رہے، مہلک ایجادات کے گناہ کا شریک کار نہیں۔ حاکم، لوگوں کے بوجھ اٹھانے والا اور حکومتی خزانہ عوام پر خرچ کرنے والا بنے، دولت سمیٹنے، کرپشن کرنے، لوگوں کو بوجھ تلے دبانے والا نہیں۔

الغرض انسانی زندگی کے جملہ پہلو خواہ محض کسی ایک شخص کی ذات سے متعلق ہوں یا وہ دوسرے لوگوں سے، اس کے جسم و جان کے بارے میں ہوں یا مال کے متعلق، گھریلو زندگی ہو یا خارجی، ہر پہلو کے اعتبار سے اسلامی تعلیمات موجود ہیں، اور یہی امر اس بات کی کامل دلیل ہے کہ دینِ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔

(چوتھی اور آخری قسط)

جنت واجب کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اے عاشقانِ رسول! جنّت واجب کروانے والی کچھ نیکیاں گزشتہ قسطوں میں بیان ہو چکیں، مزید چند نیکیوں کے متعلق 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے۔

1 جو شخص ایک دن میں بیس مسلمانوں کو سلام کرے چاہے اکٹھے بیس ہی کو سلام کرے یا پھر ایک ایک کر کے بیس کو، پھر اس دن اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور رات میں سلام کرے اور رات ہی میں اس کا انتقال ہو جائے تو بھی اسی کی مثل (بشارت) ہے۔[(1)]

2 جس کے ہاتھ پر کوئی شخص اسلام لائے تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔[(2)]

3 جو مسجدِ اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھے (اس طرح کہ پہلے بیت المقدس کی زیارت کرے، پھر وہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ حاضر ہو کر حج یا عمرہ کرے) تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[(3)] یہ شک راوی کا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغفرت کا وعدہ فرمایا یا جنت کی عطاء کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس قدر دور سے احرام بندھے گا اسی قدر زیادہ ثواب ملے گا۔[(4)]

4 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے چند صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: میں تم پر "سورۃُ الزّمر" کی آخری آیات پڑھتا ہوں، تم میں سے جو روئے گا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی، پھر سرکار دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے سامنے "وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ" سے لے کر سورت کے آخر تک پڑھا، صحابۂ کرام کا کہنا ہے کہ ہم میں سے کچھ تو روئے مگر کچھ کو رونا نہ آیا، تو جو لوگ رو نہ سکے تھے انہوں نے عرض کی کہ ہم نے رونے کی کوشش تو کی مگر رو نہ سکے، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں ان آیات کو تم پر دوبارہ پڑھتا ہوں، تو جسے رونا نہ آئے وہ رونے جیسی صورت بنالے۔[(5)]

5 جس شخص نے رات یا دن میں سورۂ حشر کی آخری (تین) آیتیں پڑھیں اور اسی دن یا رات میں اس کا انتقال ہو گیا تو اس نے جنت کو واجب کر لیا۔[(6)]

قارئینِ کرام! رضائے الٰہی کے لئے اللہ پاک سے جنت ملنے کی امید رکھتے ہوئے جنت واجب کرنے والی نیکیوں پر عمل کیجئے مگر ساتھ ہی اس بات کو بھی لازمی ذہن میں رکھئے کہ حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نیک اعمال جنت حاصل ہونے کے اسباب میں علتِ تامہ نہیں بڑے بڑے نیک لوگ پھسل جاتے ہیں۔[(7)]

اللہ پاک ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور بلاحساب جنت الفردوس میں داخلہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم کبیر، 13 / 321، حدیث: 14117 (2) مسند شہاب، 1 / 288، حدیث: 472 (3) ابوداؤد، 2 / 201، حدیث: 1741 (4) مراٰۃ المناجیح، 4 / 99 (5) معجم کبیر، 2 / 348، حدیث: 2459 (6) شعب الایمان، 2 / 492، حدیث: 2501 (7) مراٰۃ المناجیح، 3 / 385۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

دَرسِ کتابِ زندگی

1 جلدی جان چھڑا لیجئے
2 Saving مگر کس چیز کی؟
3 بچھڑنے کو بھی سلیقہ چاہئے
4 فیصلہ آپ کا اور غلطی کسی کی؟

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

1 غلطی مان کر جلدی جان چھڑا لیجئے

غلطی کس سے نہیں ہوتی؟مشہور ہے: ”انسان خطا اور نسیان کا مرکب ہے“ جب غلطی ہو جائے تو معافی مانگ لینی چاہئے، اس سے ہماری جان بھی جلدی چھوٹ جائے گی اور ہم مزید شرمندگی سے بھی بچ جائیں گے، اِن شآءَ اللہ۔ لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ غلطی ہو جائے تو اپنی غلطی جلدی مانتے نہیں ہیں بلکہ خود کو درست قرار دینے کے لئے دلائل دینا شروع کر دیتے ہیں کہ جناب ہماری تو غلطی ہی نہیں تھی۔ بالآخر انہیں اپنی غلطی تسلیم کر کے اس پر معذرت کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایسے لوگ اسی وقت Sorry کر لیں جب غلطی کی نشاندہی ہو تو بات چند سیکنڈز میں ختم ہو سکتی ہے۔ اِن شآءَ اللہ

2 Saving مگر کس چیز کی؟

Saving کا لفظ آپ نے بہت مرتبہ سنا ہو گا اور لوگ ایک دوسرے سے بچت کے طریقے پوچھتے ہیں پھر ان طریقوں کو استعمال بھی کرتے ہیں اور بعض تو ایسے ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں کہ سن کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ مگر بچت کا تصور صرف مال، رقم اور روپے پیسے کے ساتھ سمجھا جاتا ہے کہ بچت کا لفظ جب بھی آئے گا لوگوں کے ذہن میں رقم اور روپے پیسے کی بچت کا خیال آئے گا کہ بچت کرنے کے بعد جو رقم ملے گی وہ ہماری ضروریات میں استعمال ہو گی۔ مال کی بچت اگر شرعی حدود میں رہے تو اس میں حرج نہیں ہے لیکن ایک بچت اور بھی ہے جس طرف ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت ہے، وہ ہے وقت کی بچت! یہ حقیقت ہے کہ وقت کو ایک طرف اور روپے پیسے کو دوسری طرف رکھ لیجئے تو سمجھ دار شخص یقیناً یہی جواب دے گا کہ وقت زیادہ قیمتی ہے۔ ایک طرف ہمارا رویہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہمارا مال چھین کر لے جائے، ہماری جیب کٹ جائے یا ڈکیتی ہو جائے تو ہمیں بڑا صدمہ اور افسوس ہوتا ہے اور کئی دن تک ہم سوچتے رہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ اور دوسری طرف اگر ہمارا وقت کوئی چھین کر لے جائے تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوتا کیونکہ ہمیں شعور ہی نہیں کہ لُوٹنے والا ہماری کون سی دولت چھین کر لے گیا!

اب رہا یہ سوال کہ کوئی ہمارا وقت کیسے لُوٹ کر لے گیا؟ تو غور کیجئے کہ ایک فالتو شخص فضول میں ایک یا دو یا تین گھنٹے ضائع کر کے چلا گیا، یہ وقت لُوٹنا ہی تو ہے۔ ہماری دماغی حالت دیکھئے کہ وقت لُوٹنے والا دوبارہ ملے گا تو ہم دوستی کا دَم بھی بھریں گے اور ایک مرتبہ پھر سے اس سے ملنے اور لُٹنے کے لئے تیار رہیں گے اور دوسری جانب جو رقم چھین کر لے جائے وہ ہمارا دشمن نمبر 1 ! اگر وہ ہمیں دوبارہ مل جائے تو ہم جلدی سے اس کا پیچھا کریں گے بلکہ دیکھتے ہی شور مچا دیں گے کہ یہی شخص ہے جس نے مجھے فلاں جگہ لوٹا تھا، یہی شخص ہے جو میرا مال لے کر بھاگا تھا، پکڑو اس کو! اس سے میرا مال وصول کرو۔

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

اور جو وقت چھین کر لے گیا اس کو ہم اپنا دوست قرار دے رہے ہیں حالانکہ وقت ایسی انمول دولت ہے جس کو خرچ کرکے ہم مال سمیت دنیا کی ہزاروں نعمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں مال کی سیونگ سے زیادہ وقت کی سیونگ کرنی چاہئے۔

3 بچھڑنے کو بھی سلیقہ چاہئے

ہم اپنی زندگی میں کسی آفس یا دینی جامعہ یا اسکول کالج یا کسی فیکٹری یا دکان وغیرہ میں ملازمت کرتے ہیں اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ ہمیں وہ جاب مجبوراً چھوڑنی پڑتی ہے یا ہمیں نوکری سے نکال دیا جاتا ہے، اس طرح بعض اوقات کسی سے ہمارے گھریلو تعلقات بن جاتے ہیں پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ تعلقات ختم ہو جاتے ہیں جس سے ہمیں خوشی نہیں ہوتی۔ ہمیں اس سے جدا ہونا پڑتا ہے لیکن اس جدائی کو ہم بھیانک طور پر یادگار بناتے ہیں، وہ یوں کہ الوداعی ملاقات میں اس قسم کے ناراضی والے جملے کہتے ہیں: ❁ میں پتے کھالوں گا کبھی تمہارے پاس نوکری کے لئے نہیں آؤں گا ❁ میں تمہارے آفس پر تھوکتا بھی نہیں ہوں ❁ تم نے میری قدر نہیں پہچانی میں کبھی تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا ❁ تم اس لائق ہی نہیں ہو کہ تمہارے پاس کوئی ٹیلنٹ والا شخص کام کرے ❁ مجھے بیسیوں نوکریاں مل جائیں گی لیکن تمہیں میرے جیسا ماہر آدمی ڈھونڈنے سے نہیں ملے گا۔ وغیرہ

کوئی بھی سمجھدار شخص اس انداز کو اچھا نہیں کہے گا، لیکن زندگی میں Ups and downs آتے رہتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ملازمت کی تلاش کرنے والا انجانے میں اسی کے پاس جا پہنچتا ہے جس کو بڑی غصیلی باتیں کرکے رخصت ہوا تھا۔ اس وقت کتنی ندامت اور شرمندگی ہوتی ہے یہ تو وہی بتا سکتا ہے جس پر یہ گزری ہو، خاص کر اس وقت جب اس کے جملوں کے تیروں کا نشانہ بننے والا اسے ماضی کے طنزیہ انداز میں یاد دلا دے۔ اس سچویشن سے بچنے کے لئے یہ یاد رکھئے کہ آج بچھڑنے والے کل مل بھی سکتے ہیں، کسی نے سوشل میڈیا پر بڑی پیاری حقیقت بیان کی کہ مچھلی کانٹے میں اسی وقت پھنستی ہے جب وہ اپنا منہ کھولتی ہے، انسان کو بھی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنا منہ کھولے تاکہ سلامت رہے۔

4 فیصلہ آپ کا اور غلطی کسی اور کی؟

کام کوئی بھی ہو اس کے لئے کسی سے مشورہ کرلینا بہت مفید ہے۔ جس سے مشورہ کیا جائے وہ امین ہوتا ہے کہ اپنے معلومات و تجربات کی روشنی میں بہترین رائے دے۔ پھر اگر کام بگڑ جائے یا کوئی نقصان ہو جائے تو مشورہ قبول کرکے کام کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرنے والے کو چاہئے کہ اسے نصیب کا لکھا سمجھ کر صبر کرے لیکن کئی لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ اگر فیصلہ فائدہ مند ثابت ہوا تو کامیابی کا سہرا اپنے سر باندھتے ہیں اور اگر نقصان ہو جائے تو غلطی کا ہار مشورہ دینے والے کے گلے میں ڈال دیتے ہیں اور یہ سنا سنا کر اس کے کان پکا دیتے ہیں کہ تمہارے کہنے پر چلنے کی وجہ سے مجھے نقصان ہو گیا، گویا میٹھا میرا کڑوا تیرا۔ اس روئیے کا اسے ڈبل نقصان ہوتا ہے وہ یوں کہ ایک تو اس کا کام بگڑ گیا اور دوسرا اسے آئندہ کوئی مشورہ دینے کو تیار نہیں ہوگا کہ اس کا نقصان ہو گیا تو یہ اس کا ذمہ دار مجھے ٹھہرائے گا۔

لہٰذا! اس قسم کا رویہ رکھنے والے کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس نے تو مشورہ دیا، کام کرنے یا نہ کرنے پھر اس انداز میں کرنے کا فیصلہ آپ کا ہے، اس کے بعد نتائج اچھے ہوں تو وہ بھی آپ کے اور اگر برے نتائج ہوں تو وہ بھی آپ ہی کو فیس کرنے ہوں گے۔ آپ اپنے رویے کو جلدی درست کر لیجئے۔

اللہ پاک ہمیں سمجھداری نصیب کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلام اور تعلیم (قسط:03)

مولانا عبدالعزیز عطّاری*

5 تعلیم سب کے لئے

ابتدا میں نظامِ تعلیم کسی مخصوص جگہ اور محدود پیمانے پر ہوتا ہے، تعلیمی و تربیتی کارکردگی اور بہترین ماحول کی وجہ سے اس میں نکھار پیدا ہوتا ہے اس کو مزید پھیلانے اور مختلف لوگوں کو اس سسٹم کا حصہ بنانے کے لئے مشاورتی کمیٹی اور انتظامی معاملات ترتیب پاتے ہیں جس کے لئے بہترین نصاب، ماہر اساتذۂ کرام اور اس نظام کو اچھے طریقے سے چلانے اور سنبھالنے کے لئے مختلف لوگوں کی ضرورت پڑتی ہے جن کا انتخاب ان کی قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، نظام کی مضبوطی کے لئے کسی شخص کو زیادہ ذمہ داریاں بھی دی جاسکتی ہیں، تعلیمی اور تربیتی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے طلبۂ کرام کو مختلف کلاسوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور ہر قسم کے ریکارڈ تیار کئے جاتے ہیں اور دستاویزات محفوظ کی جاتی ہیں۔

شخصی تعلیم: حضرت شہاب قرشی رضی اللہ عنہ کو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پورا قراٰن مجید پڑھایا تھا، بعد میں حمص کے عام لوگ اُن سے قراٰن مجید پڑھتے تھے۔[1] حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصّلوۃ والسّلام سے سورۂ بقرہ کی تفسیر بارہ سال میں پڑھی۔[2]

اجتماعی تعلیم: ایک بار حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السّلام کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوکر اصحابِ صفّہ کو قراٰنِ مجید پڑھارہے ہیں اور بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھا ہوا تھا تاکہ کمر سیدھی رہے۔[3]

تعلیم سب کے لئے: انسان کو ہر وقت علم کا متلاشی رہنا چاہئے اور ساری زندگی علم کے حصول کے لئے کوشاں رہے یہ کسی وقت، جگہ اور عمر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بچے بوڑھے مرد و خواتین اور معذور سب حاصل کرسکتے ہیں البتہ بچپن میں علم، ذہن میں نقش ہوجاتا ہے اور بڑی عمر میں حاصل کیا ہوا علم بسا اوقات بھول جاتا ہے لیکن علم سب کو حاصل کرنا چاہئے۔

بچّوں کی تعلیم: کسی والد نے اپنے بچے کو اچھے آداب سکھانے سے بہترین کوئی تحفہ نہیں دیا۔[4] نوعمری میں تعلیم حاصل کرنا ایسے ہے جیسے پتھر پر نقش اور بڑھاپے میں تعلیم حاصل کرنا جیسے پانی پر نقش ہو۔[5]

خواتین کی تعلیم: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہفتہ میں خواتین کے لئے دن اور جگہ مقرر فرمائی اور ان کو تعلیم دیتے تھے۔[6] آپ علیہ السّلام نے سورۂ بقرہ کی آخری آیات خواتین کو سکھانے کا حکم دیا۔[7]

تعلیمِ بالغان: بوڑھا آدمی جوان سے علم حاصل کرنے میں نہ شرمائے۔[8]

6 تعلیم مفت بلکہ وظائف بھی

علم حاصل کرنے کے لئے مسلسل محنت، کوشش اور اخراجات کی ضرورت ہوتی ہے، بہت کم افراد اپنے علمی مقاصد میں کامیاب ہوتے ہیں جس کی ایک بنیادی وجہ تعلیمی اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے نادار اور غریب طلبۂ کرام کا محروم رہ جانا ہے، ان کے تمام سنہری خواب اور امنگیں چکنا چور ہوجاتی ہیں

* شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ، کراچی

لٰہٰذا تعلیم مفت ہونی چاہئے یا معمولی قیمت میں ہو تاکہ ہر شخص اس سے مستفید ہو سکے بلکہ غریب طلبۂ کرام کے لئے تو وظائف کا اہتمام بھی ہونا چاہئے تاکہ دوسرے لوگوں کی طرح یہ بھی خوشی سے تعلیم حاصل کر سکیں۔

طلبہ کے اخراجات بھی برداشت کئے جائیں: حضرت سیدنا وَردان رضی اللہ عنہ طائف سے آئے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو حضرت ابان بن سعید رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا کہ ان کے مصارف کا بار اٹھائیں اور ان کو قراٰن مجید کی تعلیم بھی دیں۔ [9]

لوگوں میں علم کی جستجو پیدا کیجئے: حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض گورنروں کو لکھا کہ لوگوں کو قراٰن پاک سیکھنے پر وظائف دیں چنانچہ انہوں نے ایسا کیا اور پھر آپ کو لکھا کہ اب قراٰن مجید سیکھنے میں ایسے لوگوں کی رغبت بھی بڑھ گئی ہے جنہیں پہلے کبھی ایسی جستجو نہ تھی۔ [10]

7 صلاحیت کے موافق سیکھنے کی ترغیب

پوشیدہ صلاحیتیں اجاگر کیجئے: ہر شخص اپنی فطرت کے اعتبار سے تعلیم، فن، ہنر یا کاروبار وغیرہ میں دلچسپی رکھتا ہے اور اس کی طرف اس کا قلبی میلان بھی زیادہ ہوتا ہے، اگر اسی فن میں اس کو آگے بڑھنے کا موقع دیا جائے تو وہ بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن اگر کسی دوسرے کام میں مصروف ہو جائے تو وہ قلبی طور پر مطمئن نہیں ہو گا اور نہ ہی اس کے زیادہ فوائد حاصل ہوں گے تو ان کی فطرت تلاشی کرنا ضروری ہے کہ کس کو کیا پڑھانا اور کیا سکھانا ہے۔

تعلیم سے کس کو آراستہ کریں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حق داروں سے علم روک کر ان پر ظلم نہ کرو اور نااہلوں کو حکمت سکھا کر ان پر ظلم نہ کرو۔ [11] نااہلوں کو علم دینا، خنزیروں کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونے کے ہار لٹکانے کی طرح ہے۔ [12]

مختلف زبانیں سیکھئے: دنیا میں مختلف لب و لہجے اور زبانوں کے لوگ آباد ہیں۔ اس لئے اُن کو علم سے آراستہ کرنے کے لئے ان کی زبان کا سیکھنا ضروری ہے چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سُریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا تو انہوں نے آدھے مہینے سے بھی پہلے سیکھ لی، آپ فرماتے ہیں جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہود کی طرف خط لکھنا ہوتا تو میں لکھتا اور جب یہود کچھ لکھتے تو میں اُن کے خطوط پڑھتا۔ [13]

8 نظامِ تعلیم کی بہتری و مضبوطی کے اقدامات

اہل افراد کا تقرر: حضرت سیدنا عبد اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کو حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ وہ مدینہ طیبہ میں لوگوں کو لکھنا سکھائیں کہ وہ بہترین کاتب تھے۔ [14]

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صُفّہ کے بعض افراد کو قراٰن مجید پڑھنا اور لکھنا سکھایا۔ [15]

باصلاحیت افراد کو ذمہ داری دینا: حضرت مسعود بن وائل رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السّلام کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ میری قوم کی طرف کسی آدمی کو روانہ کریں جو ان میں اسلام کی تبلیغ کرے تو حضور علیہ السّلام نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ خود اپنے قبیلے میں نیکی کی دعوت کا کام کریں۔ [16]

نوعمر لیکن باصلاحیت استاذ کا تقرر: حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السّلام نے نجران کے لئے مقرر فرمایا تاکہ وہ اہلِ نجران کو دین سکھائیں قراٰن مجید کی تعلیم دیں اور صدقات وصول کریں اس وقت آپ کی عمر مبارک سترہ سال تھی۔ [17]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

---

(1) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، 3/19 (2) شعب الایمان، 2/331، رقم: 1957 (3) حلیۃ الاولیاء، 1/419، رقم: 1208 (4) ترمذی، 3/383، حدیث: 1959 (5) جامع بیان العلم وفضلہ، ص115، حدیث: 378 (6) بخاری، 4/511، حدیث: 7310 ملخصاً (7) دیکھئے: دارمی، 2/542، حدیث: 3390 (8) جامع بیان العلم وفضلہ، ص121، حدیث: 396 (9) کتاب المغازی، 3/932 ملتقطاً (10) کنز العمال، جز2، 1/146، حدیث: 4175 مختصراً (11) تفسیر قرطبی، 1/141 (12) ابنِ ماجہ، 1/146، حدیث: 224 (13) ترمذی، 4/328، حدیث: 2724 ملخصاً (14) الاستیعاب، 3/52 (15) ابو داؤد، 3/362، حدیث: 3416 (16) معرفۃ الصحابۃ، لابی نعیم 4/248، ماخوذاً (17) الاستیعاب، 3/257۔

روزے کا علمی، عملی اور فکری پیغام

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

حدیث پاک کے مطابق تمام مہینوں کا سردار رَمضان ہے۔[1] اِسی مہینے میں چاروں آسمانی کتابیں (توریت، زبور، انجیل اور قراٰنِ مجید) نازل ہوئیں۔[2]

اللہ کریم نے دیگر عبادتوں کی طرح روزے میں بھی بہت ساری علمی، عملی اور فکری جہتیں رکھی ہیں جن میں غور و فکر کرتے ہیں تو وہ جہتیں ایک پیغام کی صورت میں ہمارے سامنے آتی ہیں جنہیں سمجھنے کے بعد بندہ مزید رغبت کے ساتھ روزہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ آیئے! ماہِ رمضان میں موجود علمی، عملی اور فکری پیغام کے خزانے تلاش کرتے ہیں تاکہ ہم رمضان کے فرض روزوں کو مزید اخلاص کے ساتھ رکھ سکیں اور شوقِ روزہ اتنا بڑھے کہ فرض کے ساتھ ساتھ نفلی روزے رکھنے میں بھی شیطان کی جعلی رکاوٹیں ہمیں ڈگمگانہ سکیں۔

1 "روزہ" رکھنے کے رولز ہیں، اُن میں ایک ٹائم مینجمنٹ بھی ہے کہ ہم سحری کیلئے مخصوص ٹائم پر اُٹھتے ہیں، مخصوص ٹائم پر افطاری کرنی ہوتی ہے، یوں ہی روزے کے دوران کھانے پینے اور ازدواجی تعلق قائم کرنے سے رُکنا، روزے کو کامل بنانے کے لئے ٹائم پر فرائض واجبات پر عمل کرنا اور گناہوں سے بچنا بھی اِس کے رولز میں شامل ہے، پورا ایک مہینا اِن رولز پر عمل کرنا ہمیں مقررہ ٹائم کو طے شدہ اصولوں کے مطابق گزارنے کا پیغام دیتا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ٹائم مینجمنٹ اور رولز پر عمل کرنا ایک کامل مسلمان کے لئے زیادہ آسان ہے۔ اگر ہم اِس پیغام کو سمجھ جائیں تو ہم اپنے ٹاسک کو وقت پر پورا کرسکتے ہیں، رولز پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے زندگی مشکلات کا شکار رہتی جبکہ رولز پر عمل کرکے زندگی آسان بنائی جاسکتی ہے۔

2 روزہ ہمیں دِکھاوے کے بغیر اللہ کی رضا کو حاصل کرنے پر فوکس رکھنا سکھاتا ہے چنانچہ شارحِ بخاری حضرت علّامہ شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: نماز مخصوص شرائط کے ساتھ، مخصوص ہیئت کے ساتھ، مخصوص ارکان کی ادائیگی کا نام ہے جسے دیکھ کر ہر شخص جان سکتا ہے کہ یہ شخص نماز پڑھ رہا ہے اور حج کا بھی یہی حال ہے بلکہ اس کے لیے سفر، گھر سے باہر رہنا اور مجمعِ عام میں اس کی ادائیگی سے ہر شخص جان سکتا ہے کہ یہ حج کرنے جارہا ہے، حج ادا کر رہا ہے۔ زکوٰۃ فقرا و مساکین کو دی جاتی ہے اس پر بھی دوسرے کا مطلع ہو جانا لازم ہے مگر روزہ ایسی عبادت ہے جس میں کوئی ایسا فعل نہیں جس کی وجہ سے لوگ اس پر مطلع ہوں۔ پھر تنہائی میں بہت سے ایسے مواقع ملتے ہیں کہ اگر آدمی کھاپی لے تو کسی کو خبر نہیں ہوگی اس لیے بہ نسبت اور عبادتوں کے روزے میں ریا (دِکھاوا) کے شائبہ کا دخل نہیں۔ بندہ روزہ رکھتا ہے تو خاص اللہ پاک کی رضا کے لئے رکھتا ہے، اسی کو فرمایا: روزہ میرے لیے ہے میں اس کی جزا دوں گا۔ بادشاہ جب کسی کو کچھ دیتا ہے تو اپنی شان کے مطابق دیتا ہے وہ بھی جب کسی پسندیدہ کام پر خوش ہو کر

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

دیتا ہے تو پھر اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔[3]

روزے کا پیغام ہے کہ اپنے ہر کام کو صرف اللہ کی رضا اور اُس کے احکام پر فوکس رکھ کر کرتے چلے جاؤ پھر دیکھنا کہ تمہارے سامنے پہاڑ جیسی مشکلات تنکے جیسی بے حقیقت چیز بن جائیں گی۔

3 روزے کا پورا ٹائم ٹیبل ہمیں صبر کرنا سکھاتا ہے۔ ہم غور کریں تو ہمارے بہت سے ایسے معمولات ہیں کہ جہاں ہم بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اگر روزے سے حاصل ہونے والے صبر کے پیغام کو ہم اپنے ذہن میں رکھیں اور قدم قدم پر صبر کرنا سیکھ لیں تو زندگی ہی آسان ہو جائے۔

4 روزہ ہمیں تقویٰ اختیار کرنے کے بہترین مواقع فراہم کرتا ہے۔ شارحِ بخاری علامہ محمود احمد رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: رمضانُ المبارک کا روزہ رکھنے کے ساتھ ہر روزہ دار پر یہ بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ صرف کھانے پینے اور مباشرت ہی سے اجتناب نہ کرے بلکہ قول و فعل، لین دین اور دیگر معاملات میں بھی پرہیز گاری اختیار کرے جیسا کہ "لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ" سے ظاہر ہے۔ روزہ کی حالت میں آدمی ہاتھ پاؤں کو کسی بھی بُرے کام کے لئے حرکت نہ دے۔ گالی گلوچ غیبت جیسی خرافات زبان پر نہ لائے نہ کان میں پڑنے دے۔ اس کی آنکھ بھی غیر شرعی کام کی طرف نہ اُٹھے بلکہ انسان تقویٰ کا عملی نمونہ بن جائے۔ اگر رمضانُ المبارک کے روزے اِن قیود و شرائط کو مدِّ نظر رکھ کر پورے کیے جائیں تو اختتامِ رمضان پر تقویٰ و پرہیز گاری کا پیدا ہونا لازمی امر (بات) ہے۔[4]

5 گناہ کا بنیادی سبب عموماً لذت کا حصول ہوتا ہے اور روزے کے ذریعے ہم جائز اور ناجائز لذت چھوڑنے کی تربیت پاتے ہیں، اگر اِسے ہم دل و جان سے اپنا لیں تو گناہوں کی بیماری سے جان چھوٹ سکتی ہے۔

اگر ہم اپنے روزے سے یہ فائدے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں احکامِ روزہ، فوائدِ روزہ اور نتائجِ روزہ کا علم حاصل کرنا ہو گا۔ اللہ کریم ہمیں روزے کی برکتوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم کبیر، 9/205، حدیث: 9000 (2) مسند احمد، 6/44، حدیث: 16981- مصنف ابن شیبہ، 15/528، حدیث: 30817 (3) نزہۃ القاری، 3/284 (4) دینِ مصطفٰی، ص 311۔

تاجروں کے لیے

رمضانُ المبارک میں ملازمین کے ساتھ رعایت کیجئے!

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار شعبان کے آخری دن لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پہلے تو رمضان المبارک کی عظمت و برکت بیان کی اور پھر فرمایا کہ اللہ پاک نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور رات کا قیام نفل قرار دیا، پھر آپ نے ماہِ رمضان میں نفل کا ثواب فرض ادا کرنے کے برابر اور ایک فرض کا ثواب 70 فرائض ادا کرنے کے برابر قرار دیا، اسی خطاب میں آپ نے ماہِ رمضان کو صبر کرنے کا اور ایک دوسرے کی غم خواری کرنے کا مہینا فرمایا اور آخر میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مالکان کو غلاموں کے لئے تخفیف و سہولت پیدا کرنے کی ترغیب دینے کے لئے فرمایا کہ جو اپنے غلاموں پر تخفیف

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

کرے گا اللہ پاک اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزادی عطا فرمائے گا۔[1]

حدیثِ پاک میں فرمائی گئی مذکورہ نصیحتوں کی روشنی میں ملازمین و مالکان کے لئے چند باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں:

1 رَمضان شریف کے روزے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہیں۔[2] چنانچہ اگر کوئی کمزور ہو یا نوکر و مزدور ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے عملی جوش اور ایمانی حرارت کو ٹھنڈا نہ ہونے دے اور یہ بات ذہن میں رکھے کہ سچا مومن نہ کاہل ہوتا ہے اور نہ ہی سُست، بلکہ وہ رمضان میں روحانی اور جسمانی طور پر غیرِ رمضان سے زیادہ چاق و چوبند ہوتا ہے، مومن نہ تو روزہ و نماز وغیرہ عبادات کو اپنے دنیوی معاملات کے لئے رکاوٹ سمجھتا ہے اور نہ ہی معاشی بھاگ دوڑ کی وجہ سے عبادات کو نظر انداز کرتا ہے، لہٰذا وہ کام کاج کی تھکاوٹ کے باوجود بھی اس وجہ سے روزوں کا پابند رہتا ہے کہ میرے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ رمضان کو صبر کرنے کا مہینا فرمایا ہے اور اس ماہِ مبارک میں عبادات کا ثواب بھی بہت زیادہ بتایا ہے، کمزور یا مزدور ہونے کی وجہ سے اگرچہ روزہ میرے لئے دُشوار ہے مگر اس کا اجر بھی تو زیادہ ہے۔

2 اس حدیثِ پاک میں بالعموم سبھی کے لئے اور بالخصوص مالکان کے لئے یہ ہدایت موجود ہے کہ ماہِ رمضان غم خواری کا بھی مہینا ہے اور رمضان المبارک کی مناسبت ہی سے غم خواری کی ایک بہت زبردست صورت اسی حدیث میں موجود ہے کہ مالکان اپنے غلاموں پر تخفیف کریں، فی زمانہ اگرچہ غلام نہیں ہیں مگر مزدور، کاریگر، ڈرائیور، مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین وغیرہ مُتعدّد ایسے لوگ آج بھی موجود ہیں جو کسی نہ کسی مالک، افسر اور سربراہ کے تحت رہ کر ان کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں، یہ ماتحت لوگ سردی، گرمی، خزاں، بہار، خوشی، غمی، صحت و بیماری حتی کہ ماہِ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں بھی کام کاج کی مشقت جھیلنے میں مصروف رہتے ہیں، کیا واقعی کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ان بے چاروں کو تھکاوٹ محسوس نہیں ہوتی اور یہ آرام نہیں کرنا چاہتے؟ ہر گز نہیں!! یہ بیچارے تھکتے بھی ہیں اور سہولت بھی چاہتے ہیں مگر ان کی گھریلو اور معاشی ضرورتیں انہیں دُشواریاں سہنے پر مجبور رکھتی ہیں خواہ صحت یاب ہوں یا بیمار، عام دنوں میں بغیر روزے کے ہوں یا رمضان میں روزے سے ہوں۔ لہٰذا مالکان و سربراہان و افسران کو چاہئے کہ اسلامی تعلیمات و انسانیت کے ناطے عام دنوں میں بھی ان کا احساس کریں اور خاص طور پر ماہِ رمضان میں تو ان پر خصوصی نوازشات کریں، نرمی برتیں، ماہِ غم خواری میں ان کے ساتھ غم خواری کریں، خود بھی روزے کے پابند رہیں اور ان بیچاروں کے روزے کا بھی لحاظ کریں، کام میں یا کام کی نوعیت میں یا پھر کام کے مجموعی وقت و دورانیہ میں کمی کرکے ان کی دُعائیں بھی لیں اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کام میں تخفیف کرنے والوں کو جہنم کی آگ سے آزادی اور مغفرت کی جو بشارت دی ہے اس کے بھی حق دار بن جائیں اور خود کو اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ بھی بنالیں، حدیثِ پاک میں ہے: تمام مخلوق اللہ پاک کی عیال ہے اور اللہ پاک کا سب سے زیادہ پسندیدہ بندہ وہ ہے جو اس کی عیال کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔[3]

ماں باپ اپنے بیٹوں سے، شوہر اپنی بیوی سے اور گھر کے افراد اپنی ماں اور بہنوں سے کام کاج کروانے اور مختلف خدمات لینے کے معاملے میں بھی جہاں تک ممکن ہو ان باتوں کا لحاظ رکھیں اور کام میں کمی کریں۔

اللہ پاک ہم کو رمضان المبارک کی برکتوں سے مالا مال فرمائے اور ملازمین و ماتحتوں کو آسانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) دیکھئے: صحیح ابن خزیمہ، 3/191، حدیث: 1887 (2) در مختار و رد المحتار، 3/383 (3) معجم کبیر، 10/86، حدیث: 10033۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ
حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مشورے

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں ایسے مشکل معاملے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جس کے حل کرنے میں ابوحسن (یعنی حضرت علیُّ المرتضیٰ کے مشورے) موجود نہ ہوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کا ایک بہت ہی اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے پہلے تینوں خلفائے راشدین کے دورِ خلافت میں اہم امور میں مشورے دیئے، جنہیں بڑی اہمیت دی گئی۔ آیئے! آپ بھی چند اہم مشورے ملاحظہ کیجئے:

سپہ سالار بنانے کا مشورہ حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مصر اور اسکندریہ کو فتح کرنے کے بعد مزید فتوحات کی اجازت لینے کے لئے فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا اور سالم کندی نامی ایک قاصد کے حوالے کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچانے کا حکم دیا، قاصد نمازِ عصر کے بعد مدینے پہنچا، اپنے اونٹ کو مسجدِ نبوی کے دروازے کے پاس بٹھایا پھر مسجد میں داخل ہوا۔ قبرِ انور اور منبر کے درمیان نماز ادا کی، پھر آگے بڑھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی انہیں سلام کیا، آپ نے سلام کا جواب دیا اور قاصد سے مصافحہ کیا، قاصد کہتے ہیں: جب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے خوش دیکھا اور فرمایا: مرحبا! سالم مصر سے خط لایا ہے، میں نے توجہ کی تو وہاں دائیں جانب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بائیں جانب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے اور آس پاس کئی معزز صحابہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ میں نے خط فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں دے دیا، آپ نے فرمایا: اے سالم! اگر اللہ نے چاہا تو تم دنیا اور آخرت میں محفوظ و سلامت رہوگے، تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! خوشخبری، سلامتی اور امن ہے، جب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے خط پڑھا تو بہت خوش ہوئے کہ مالِ غنیمت کئی دن پہلے مدینہ پہنچ چکا تھا اور صحابہ میں تقسیم بھی ہوگیا تھا، پھر (مزید فتوحات کی اجازت دینے نہ دینے کے بارے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود حاضرین اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ مانگا۔ حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا: حضرت عَمرو بن عاص (فوج لے کر) خود آگے کوچ نہ کریں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دشمن کے دلوں میں ان کا خوف رہے گا۔ ہاں! دس ہزار سپاہیوں کا لشکر تیار کریں اور اس کا سپہ سالار حضرت خالد بن ولید کو بنا کر (مزید فتوحات کے لئے) روانہ کردیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خالد اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: بیشک خالد ایک ایسی تلوار ہیں جو اپنے دشمنوں کے مقابلے میں نیام میں نہیں رہتی۔[2]

فاروقِ اعظم کی حیثیت ہار میں ڈوری کی طرح ہے ایک مرتبہ کوفہ میں اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی طرف سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خط پہنچا جس میں لکھا تھا، دشمن اپنے ڈیڑھ لاکھ سپاہی جمع کرچکا ہے اگر اس نے ہم پر پہلے حملہ کردیا تو بہادری اور ہمت کے ساتھ حملہ کرے گا، اگر ہم نے حملہ کرنے میں جلدی

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کی تو یہ فائدہ مند ہو گا، فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابۂ کرام سے مشورہ کیا: (میں آپ حضرات کے درمیان موجود ہوں اور) یہ ایسا دن ہے اس طرح کے دن اور بھی آئیں گے آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ میں یہاں سے کچھ لوگوں کو ساتھ لے جاؤں اور وہاں قریب کسی مقام پر ٹھہر کر اسلامی لشکر جمع کروں اور مسلمانوں کی مدد کروں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمادے۔ اکثر صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: ہماری رائے یہ نہیں ہے (کہ آپ ان کے پاس چلے جائیں) ہاں! آپ کے مشورے اور رائے ان سے دور نہیں ہیں (یعنی ان کے کام آئیں گے) لڑنے کے لئے عرب کے شہ سوار اور جنگجو اور بہادر کافی ہیں ان ہی لوگوں نے دشمن کے لشکروں کو شکست فاش دی ہے، خط میں (پہلے) حملہ کرنے کی اجازت طلب کی ہے آپ اجازت دے دیں۔ بعض صحابہ نے اس رائے پر تنقید کی، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اکثر حضرات نے جو رائے دی ہے وہ درست ہے جو تحریر آپ کے پاس آئی ہے اس کا یہی مطلب ہے۔ جنگ میں کامیابی اور ناکامی کا دارومدار تعداد کے کم یا زیادہ ہونے پر نہیں ہے، یہ تو اللہ کا دین ہے جس کو اس نے غالب کردیا ہے اور اسی کا لشکر ہے جسے اس نے فرشتوں کے ذریعے مضبوط کیا یہاں تک کہ اسلامی لشکر اس مقام تک پہنچ گیا ہے، ہم تو اللہ کے وعدے پر بھروسا کرتے ہیں وہی اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے اور اپنے لشکر کی مدد کرنے والا ہے، آپ کی حیثیت موتیوں والے ہار میں دھاگے کی ہے جو موتیوں کو اکٹھا اور روکے رکھتا ہے اگر خود ٹوٹ جائے تو موتی بکھر جاتے ہیں، اہلِ عرب تعداد میں اگرچہ کم ہیں لیکن اسلام لانے کے سبب معزز ہو کر بکثرت ہوگئے ہیں لہٰذا آپ یہاں سے نہ جائیں اور اہلِ کوفہ عرب کے سردار اور معززین ہیں ان کو خط لکھ دیں کہ فوج کے دو حصے دشمن سے ٹکرائیں اور ایک حصہ وہیں ٹھہر جائے، بصرہ والوں کو لکھ کر بھیج دیجئے کہ وہ اسلامی فوج کی مدد کے لئے فوج کا ایک حصہ روانہ کردیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان معززین کی رائے اور مشورہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ (3)

ہم اللہ کی مدد سے دشمن سے ٹکراتے ہیں مزید ایک مشورہ یہ آیا: شام اور یمن سے بھی فوج منگوالیں اور خود فوج لے کر جائیں گے تو دشمن کی کثیر تعداد بھی آپ کی نگاہ میں کم ہوگی اور آپ ہی غالب رہیں گے، یہ سُن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آج میں آپ حضرات کے درمیان موجود ہوں اور) یہ ایک ایسا دن ہے اس طرح کے کئی دن اور بھی آئیں گے، اس پر پھر کئی آراء سامنے آئیں، یہ سُن کر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور عرض کرنے لگے: اے امیر المؤمنین! اگر آپ شام والوں سے شامی فوج روانہ کریں گے تو رومی اَفواج اہلِ شام کے گھر والوں پر حملہ کردے گی، اگر آپ یمن والوں سے یمنی سپاہیوں کو روانہ کریں گے تو حبشہ والے ان کے بال بچوں پر حملہ کردیں گے، اور اگر آپ بنفسِ نفیس یہاں سے کوچ کریں گے تو عرب کے آس پاس والے اس سرزمین پر ٹوٹ پڑیں گے یہاں تک کہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنا بیرونی معاملات سے زیادہ اہم ہوجائے گا لہٰذا آپ سب اسلامی افواج کو اپنے شہروں میں ہی رہنے دیں اور اہلِ بصرہ کو خط بھیج دیجئے کہ وہ فوج کو تین حصوں میں تقسیم کرلیں ایک حصہ اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرے دوسرا حصہ وہاں مقامی ذمیوں کو بغاوت اور عہد شکنی سے روکنے کے لئے وہیں ٹھہرے اور تیسرا حصہ کوفہ میں اپنے بھائیوں کی مدد کیلئے پہنچ جائے۔ آپ کے جانے کے سبب عجمیوں نے اگر آپ کو وہاں دیکھا تو کہیں گے: یہ اہلِ عرب کے حاکم اور عرب کے ستون ہیں، لہٰذا یہ چیز ان میں شدید سختی لاسکتی ہے۔ اور بہر حال آپ نے یہ بھی بتایا تھا کہ دشمن کی فوجیں روانہ ہوچکی ہیں، (تو گزارش یہ ہے کہ) بے شک اللہ ناپسند کرتا ہے کہ دشمن کی فوجیں روانہ ہوں اور وہ اسے بدلنے پر زیادہ قدرت رکھتا ہے (یعنی اللہ اگر چاہے تو مسلمانوں کا رعب و دبدبہ دشمن پر طاری کردے اور وہ ڈر کر واپس پلٹ جائے)۔ اور رہی بات ان کی تعداد کی تو (آپ جانتے ہی ہیں کہ) ہم گزشتہ زمانے میں بھی کثرتِ تعداد کے بل بوتے پر دشمن سے نہیں ٹکراتے رہے بلکہ ہم تو اللہ کریم کی مدد و نصرت کے ساتھ دشمن سے ٹکراتے رہے ہیں۔ (4)

شہادت 40ھ ماہِ رمضان کی 21 تاریخ کو مولا علی رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (5)

(1) البدایۃ والنہایۃ، 5/476 (2) فتوح الشام، 2/205 ملخصاً (3) تاریخ طبری، 4/123 تا 124 ملخصاً (4) تاریخ طبری، 4/124 تا 125 ملخصاً (5) تاریخ ابن عساکر، 42/587۔

نواسۂ رسول حضرت سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

مولانا اویس یامین عطّاری مدنی*

سردارِ امّت، نواسۂ رسول، شہزادۂ مولائے علی، جگر گوشہ بی بی فاطمۃ الزہراء سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ 15 رمضانُ المبارک 3 ہجری کو مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔[1] آپ کو بھی کم سِنی میں شرفِ صحابیت ملا۔

بعدِ ولادت کرم نوازی جب امام حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے کان میں اذان دی۔[2] گھٹی دی، آپ کا نام "حسن" رکھا اور آپ کو اپنا بیٹا فرمایا۔[3] دو دنبوں کے ذریعے آپ رضی اللہ عنہ کا عقیقہ کیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ کا سَر مونڈنے اور سَر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرنے کا حکم دیا۔[4]

حضور نے بوسہ لیا ایک موقع پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام حسن رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، اس وقت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس اَقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ میرے 10 بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اُس پر رحم نہیں کیا جاتا۔[5]

کندھے پر سوار فرمایا حضرت بَرَاء بن عازِب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر سوار فرمایا ہوا تھا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے تھے: اے اللہ! میں اس (یعنی امام حسن رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما اور جو اس سے محبت کرے اس سے محبت فرما۔[6]

حضور کی شفقت و محبت حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سجدے میں گئے تو امام حسن رضی اللہ عنہ جو ابھی چھوٹے بچے تھے آئے اور حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک پیٹھ اور گردن شریف پر بیٹھ گئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح آہستہ سے سجدے سے سَرِ مبارک اُٹھایا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ اُتر گئے، (نماز مکمل ہونے کے بعد) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! امام حسن سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سلوک نہیں فرماتے؟ تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔[7]

فضائل و مناقب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہُ عنہ کو اپنی گود میں بٹھایا، سونگھا، اپنے سینے سے لگایا، اپنی مبارک چادر میں لیا اور آپ کو جنّتی جوانوں کا سردار فرمایا۔[8]

❁ حضرت ابو بکرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور امامِ حسن رضی اللہُ عنہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے برابر میں بیٹھے ہوئے ہیں، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی امام حسن کی طرف دیکھتے، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میرا یہ بیٹا سیّد (یعنی سردار) ہے، اللہ پاک اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔[9]

❁ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا کے عرض کرنے پر امامِ حسن رضی اللہُ عنہ کو اپنی وراثت سے ہیبت و سرداری عطا فرمائی۔[10]

امام حسن مجتبیٰ کی بچپن کی مرویات آپ رضی اللہُ عنہ سے احادیثِ مبارکہ بھی مروی ہیں۔[11]

چنانچہ ایک روایت میں آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ ایک بات یاد کی ہے کہ جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اُسے چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اُسے کرلو، کیونکہ سچ اطمینان ہے اور جھوٹ تَرَدُّد ہے۔[12]

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی جو کام یا کلام تمہارے دل میں کھٹکے کہ نہ معلوم حرام ہے یا حلال اسے چھوڑ دو اور جس پر دل گواہی دے کہ یہ ٹھیک ہے اسے اختیار کرو مگر یہ اُن حضرات کے لئے ہے جو حضرت (امام) حسن (رضی اللہُ عنہ) جیسی قوتِ قُدسیہ و علمِ لَدُنّی والے ہوں جن کا فیصلۂ قلب کتاب و سنّت کے مطابق ہو، عام لوگ یا جو نفسانی و شیطانی وہمیات میں پھنسے ہوں ان کے لئے یہ قاعدہ نہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مؤمنِ کامل کا دل سچے کام و سچے کلام سے مطمئن ہوتا ہے اور مشکوک اشیاء سے قدرتی طور پر متردد ہوتا ہے۔[13]

وصالِ خالقِ حقیقی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ 7 سال 6 ماہ کے تھے، آپ رضی اللہُ عنہ نے 47 سال کی عمر میں 5 ربیعُ الاوّل 50ھ کو وفات پائی اور آپ رضی اللہُ عنہ کی تدفین جنتُ البقیع میں کی گئی۔[14]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الطبقات الکبیر لابن سعد، 6/352 (2) معجم کبیر، 1/313، حدیث:926 (3) مسند بزار، 2/315، حدیث:743- مستدرک، 4/154، 155، حدیث: 4826، 4829 (4) نسائی، ص688، حدیث: 4225- ترمذی، 3/175، حدیث: 1524 (5) بخاری، 4/100، حدیث: 5997 (6) بخاری، 2/547، حدیث: 3749- مسلم، ص1013، حدیث: 6256 (7) مسند بزار، 9/111، حدیث: 3657 (8) مسند احمد، 10/184، حدیث: 26602- ترمذی، 5/426، 428، 433، حدیث: 3793، 3797، 3812 (9) بخاری، 2/214، حدیث: 2704 (10) معجم کبیر، 22/423، حدیث:1041 (11) تھذیب الاسمآء واللغات، 1/162 (12) ترمذی، 2/232، حدیث:2526 (13) مراٰۃ المناجیح، 4/234، 235 (14) صفوۃ الصفوۃ، 1/386۔
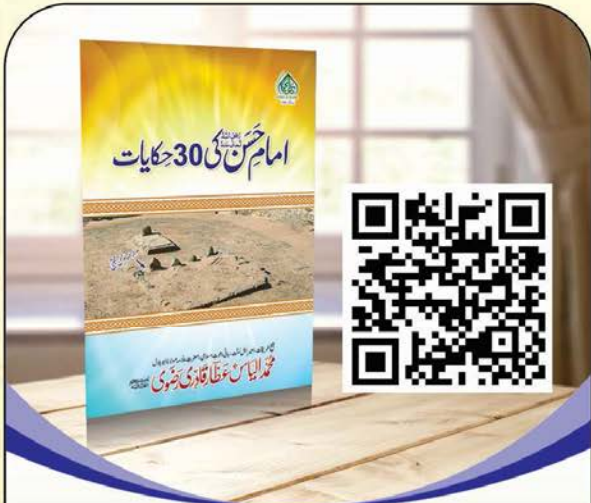
بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

تفسیرِ نورُ العرفان، تفسیرِ نعیمی، مراٰۃ المناجیح اور جاء الحق جیسی شاہکار، مشہور و معروف اور مقبولِ عام کتابوں کے مصنف حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شوّالُ المکرّم 1314 سن ہجری کو بدایوں شریف (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پہلے ہند اور پھر پاکستان میں درس و تدریس، فتویٰ نویسی اور تصنیف وغیرہ مختلف خدماتِ دینیہ میں آپ نے اپنی زندگی گزاری۔ بدایوں شریف میں طلوع ہونے والا یہ آفتاب **3 رمضان 1391ھ** مطابق 24 اکتوبر 1971ء کو پاکستان کے علاقے گجرات میں غروب ہوا، گجرات ہی میں آپ کا مزارِ پُرانوار ہے۔

اس مضمون میں آپ کی کتاب ”اسلامی زندگی“ سے چند نصیحتوں کا انتخاب کیا گیا ہے، خود بھی پڑھئے اور دیگر احباب کے ساتھ بھی شئیر کیجئے۔

1 (رمضان شریف) میں دن کو سب کے سامنے کھانا پینا سخت گناہ اور بے حیائی ہے پہلے زمانہ میں ہندو اور دوسرے کفار بھی رمضان میں بازاروں میں کھانے پینے سے بچتے تھے کہ یہ مسلمانوں کے روزے کا زمانہ ہے مگر جب مسلمانوں نے خود ہی اس مہینہ کا ادب چھوڑ دیا تو دوسروں کی شکایت کیا ہے۔

2 (عید، بقر عید) بھی عبادت کے دن ہیں ان میں بھی مسلمان گناہ اور بے حیائی کرتے ہیں اگر مسلمان قوم حساب لگائے تو ہزار ہا روپیہ روزانہ سینماؤں، تھیٹروں اور دوسری عیاشی میں خرچ ہورہا ہے۔ اگر قوم کا یہ روپیہ بچ جائے اور کسی قومی کام میں خرچ ہو تو قوم کے غریب لوگ پَل جائیں اور مسلمانوں کے دن بدل جائیں غرضیکہ ان دنوں میں یہ کام سخت گناہ ہیں۔

3 فضول خرچیوں کو بند کرو! اور اس سے جو پیسہ بچے اس سے اپنے قرابت داروں اور محلے والوں، یتیم خانوں اور دینی مدرسوں کی مدد کرنا چاہئے، یقین جانو کہ مسلمان قوم کی عید جب ہی ہوگی جب ساری قوم خوش حال، ہنر مند اور پرہیز گار ہو، اگر تم نے اپنے بچّوں کو عید کے دن کپڑوں سے لاد دیا لیکن تمہاری مسلم قوم کے غریب بچے اس دن دربدر بھیک مانگتے پھرے تو سمجھ لو کہ یہ عید قوم کی نہیں۔ حق تعالیٰ مسلم قوم کو سچی عید نصیب فرماوے۔ اٰمین

4 مسلمان کامل ایمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صورت میں بھی مسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے، دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کا جذبہ موجیں مار رہا ہو، اس میں ایمان کی شمع جل رہی ہو اور صورت ایسی ہو جو اللہ عزوجل کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

محبوب صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کو پسند تھی۔

5 بڑی مونچھیں حضور صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم کو ناپسند تھیں۔ دنیا میں ہزاروں پیغمبر تشریف لائے مگر کسی نبی نے نہ داڑھی منڈائی اور نہ مونچھیں رکھائیں، لہٰذا داڑھی فطرت یعنی سنتِ انبیاء ہے۔

6 غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک ثابت ہو گی اس لئے حدیث پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ ان میں سے ہے۔

7 ہم بھی محکمہ اسلام اور سلطنتِ مصطفوی اور حکومتِ الٰہیہ کے نوکر ہیں، ہمارے لئے علیٰحدہ شکل مقرر کر دی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفٰے علیہ السّلام کا غلام وہ کھڑا ہے۔

8 داڑھی کے بھی بہت فائدے ہیں سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہے کہ داڑھی مرد کے چہرے کی زینت ہے اور منہ کا نور جیسے عورت کیلئے سر کے بال یا انسان کیلئے آنکھوں کے پلک اور بھَویں زینت ہیں۔ اسی طرح مرد کیلئے داڑھی۔ اگر عورت اپنے سر کے بال منڈا دے تو بری معلوم ہو گی یا کوئی آدمی اپنی بھویں اور پلکیں صاف کرا دے وہ بُرا معلوم ہو گا۔ اسی طرح مرد داڑھی منڈانے سے بُرا معلوم ہوتا ہے۔

9 آدمی کی عزت لباس سے نہیں بلکہ لباس کی عزت آدمی سے ہے اگر تمہارے اندر کوئی جوہر ہے یا اگر تم عزت اور ترقی والی قوم کے فرد ہو تو تمہاری ہر طرح عزت ہو گی کوئی بھی لباس پہنو اگر ان چیزوں سے خالی ہو تو کوئی لباس پہنو عزت نہیں ہو گی۔

10 جیسے جسم پر جان حکومت کرتی ہے کہ ہر عضو اس کی مرضی سے حرکت کرتا ہے اس طرح اس جان پر اس سلطانِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو حاکم بناؤ کہ جو حرکت ہو ان ہی کی رضا سے ہو اسی کا نام تصوّف ہے اور یہ ہی حقیقت، معرفت اور طریقت کا مغز ہے۔

11 ڈوم میراثی (گانے باجے سے کمائی کرنے والے) لوگوں کو (صدقہ و خیرات) دینا ہر گز جائز نہیں کیوں کہ ان سے ہمدردی کرنا دراصل ان کو گناہ پر دلیر کرنا ہے۔

12 مسلمانوں کو برباد کرنے والے اسباب میں سے بڑا سبب ان کے جوانوں کی بیکاری اور بچوں کی آوار گی ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں پر اخراجات زیادہ اور آمدنی کے ذریعہ محدود بلکہ قریباً نابود ہیں، یقین کرو، بیکاری کا نتیجہ ناداری ہے۔ ناداری کا انجام قرضداری اور قرضداری کا انجام ذلت و خواری ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ناداری و مفلسی صدہا عیبوں کی جڑ ہے۔ چوری، ڈکیتی، بھیک بدمعاشی، جعلسازی اس کی شاخیں ہیں اور جیل پھانسی اس کے پھل، مفلس کی بات کا وزن ہی نہیں ہوتا۔

13 مسلمانوں کو چاہئے کہ بیکاری سے بچیں، اپنے بچوں کو آوارہ نہ ہونے دیں اور جوانوں کو کام پر لگائیں، دوسری قوموں سے سبق لیں، دیکھو غیر مسلموں کے چھوٹے بچے یا سکول و کالج میں نظر آئیں گے یا خوانچہ بیچتے۔ مسلمانوں کے بچے یا پتنگ اڑاتے دکھائی دیں گے یا گیند بلّا کھیلتے دیگر قوموں کے جوان کچہریوں، دفتروں اور عمدہ عمدہ عہدوں کی کرسیوں پر دکھائی دیں گے یا تجارت میں مشغول نظر آئیں گے مگر مسلمانوں کے جوان یا فیشن ایبل اور عیش پرست ملیں گے یا بھیک مانگتے دکھائی دیں گے یا بدمعاشی کرتے نظر آئیں گے۔

14 صحابۂ کرام صرف نمازی ہی نہ تھے وہ مسجدوں میں نمازی تھے۔ میدان جنگ میں بہادر غازی، کچہری میں قاضی اور بازار میں اعلیٰ درجہ کے کاروباری، غرضیکہ مدرسۂ نبوی میں ان کی ایسی اعلیٰ تعلیم ہوئی تھی کہ وہ مسجدوں میں ملائکہ مقربین کا نمونہ ہوتے تھے مسجدوں سے باہر مُدَبِّرَاتِ اَمْر کا نقشہ پیش کرتے تھے۔

15 ہر شخص اپنے مناسب طاقت تجارت کرے، قدرت نے ہر ایک کو علیٰحدہ علیٰحدہ کام کے لئے بنایا ہے کسی کو غلہ کی تجارت پھلتی ہے، کسی کو کپڑے، کسی کو لکڑی کی، کسی کو کتابوں کی، غرضیکہ تجارت سے پہلے یہ خوب سوچ لو کہ میں کس قسم کی تجارت میں کامیاب ہو سکتا ہوں۔
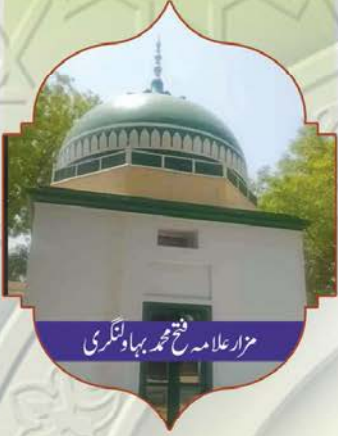
مزار علامہ فتح محمد بہاولنگری
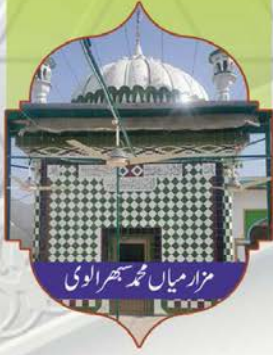
مزار میاں محمد سہرالوی

مزار دادا میاں سوجا شریف
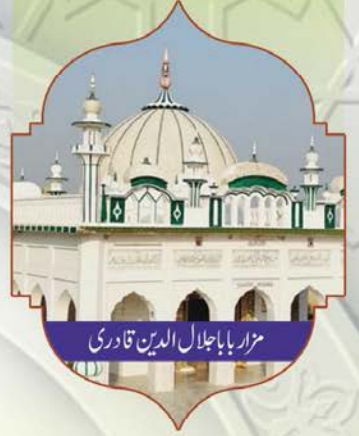
مزار بابا جلال الدین قادری

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

رَمضانُ المُبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 95 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمضانُ المبارَک 1438ھ تا 1444ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے جنگِ بُوَیْب: یہ جنگ رمضان 13ھ میں حضرت مُثنّیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی کمانڈ میں دریائے فرات کے کنارے بُوَیْب، نزد کوفہ کے مقام پر ہوئی، مشرکین کا سردار مہران ہمدانی مارا گیا اور مسلمانوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی، اس میں مسلمانوں کے کئی سردار شہید ہوئے۔[1]

1 حضرت مسعود بن حارثہ شیبانی رضی اللہ عنہ مشہور مجاہد و فاتحِ فارس حضرت مُثنّیٰ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے بھی ان کا شمار اہلِ عرب کے بہادر لوگوں میں ہوتا تھا، یہ حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اپنے بھائی کے ساتھ حیرہ، عراق میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ پھر یہ بابل میں چلے گئے اور اپنے بھائی کے ساتھ شاملِ جہاد ہوئے، آپ کی شہادت رمضان 13ھ میں ہونے والی جنگِ بُوَیب میں ہوئی۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

2 حضرت سیّد عقیل شاہ سمرقندی قوقانی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت شعبان 659ھ کو سمرقند کے سادات گھرانے میں ہوئی اور وصال 16 رمضان 711ھ کو جائے پیدائش میں ہوا، یہیں مزار مرجعِ عام ہے۔ آپ عالم باعمل، ولیِّ باکمال اور مرشدِ دوراں تھے، آپ نے ازبکستان کے شہر قوقان (Kokand) میں خانقاہ قائم فرمائی، عوام و حکمران مستفیض ہوئے۔[3]

3 حضرت قطبِ عالم گیلانی المعروف دادا میاں رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 1327ھ میں آستانہ عالیہ سوجا شریف، راجستھان، ہند میں ہوئی۔ آپ مستجابُ الدعوات، عالی مرتبت اور اس آستانے کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کا وصال 17 رمضان 1382ھ کو ہوا۔[4]

4 بابا جی سرکار پیر خلیفہ جلال الدین قادری رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش بیرم پور (Birampur) ضلع ہوشیار پور، مشرقی پنجاب ہند میں ہوئی اور آپ نے چک 297 جے بی، جھنگ روڈ تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ دارُ السّلام میں 21 رمضان 1391ھ میں وصال فرمایا، یہیں مزار ہے۔ آپ سلسلہ قادریہ قلندریہ کے شیخِ طریقت، محبِ صحابہ و اہلِ بیت اور عاشقِ غوثِ اعظم تھے۔[5]

علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

5 ادیبُ العصر شیخ ابو بکر محمد بن عباس خوارزمی طَبَرخَزی

* رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور مفسر امام ابنِ جریر طبری کے بھانجے تھے۔ انہیں 20ہزار اشعار زبانی یاد تھے۔ آپ کافی عرصہ حلب شام میں رہے پھر نیشاپور آ گئے۔ دیوانِ ابو بکر خوارزمی اور رسائلِ خوارزمی آپ کی یادگار کتب ہیں۔ آپ کا وصال رمضان 383ھ میں نیشاپور ایران میں ہوا۔[6]

6 حضرت شیخ سیّد محمد شریف سنوسی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1262ھ کو اور وفات 1313ھ یا 1314ھ کو جغبوب، صوبہ برقہ، لیبیا میں ہوئی، یہیں والدِ گرامی شیخ کبیر محمد بن علی سنوسی کے پہلو میں تدفین ہوئی۔ آپ عالمِ دین، تحریک سنوسی کے مشیر، شعبہ تعلیم و تربیت اور مدرسہ کے سربراہ اور بہترین مدرس تھے، ان کے کُتب خانے میں آٹھ ہزار کتابیں تھیں، آپ کا عرس 27رمضان کو منایا جاتا ہے۔[7]

7 قاضی میاں محمد چشتی سبھرالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1230ھ کو موضع سبھرال، وادی سون سکیسر ضلع خوشاب کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 25رمضان 1329ھ کو فرمایا۔ مزار شریف آستانہ عالیہ محمدیہ سیالویہ سبھرال شریف میں ہے۔ آپ علامہ محمد علی مکھڈوی کے شاگرد، جیّد عالمِ دین، مرید و خلیفہ شمسُ العارفین سیالوی اور استاذُ العلماء تھے۔[8]

8 شیخُ القراء حضرت مولانا ابوالفیض غلام محمد خان قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1373ھ کو لنگر، تحصیل جنڈ ضلع اٹک میں ہوئی اور 5رمضان 1419ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضل جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام فیصل آباد، بہترین قاری، پُراثر واعظ، صاحبِ تصنیف، درسِ نظامی و درجہ حفظ و قراءت کے استاذ، سلسلہ قادریہ میں بیعت اور اپنے بڑے بھائی مفتی ریاضُ الدّین رضوی کے خلیفہ تھے۔[9]

9 ملک الشعراء خواجہ اکبر وارثی میرٹھی رحمۃُ اللہِ علیہ موضع بجولی ضلع میرٹھ، ہند میں پیدا ہوئے، عربی، فارسی اور اُردو پر عبور تھا۔ آپ بلند پائے کے شاعر تھے۔ حاجی وارث علی شاہ دیوہ شریف سے بیعت کی اور خلافت شبیہِ غوثِ اعظم شاہ علی حسین اشرفی سے حاصل ہوئی۔ آپ کے تقریباً 12 دیوان میں سے میلادِ اکبر کو بے پناہ شہرت حاصل ہوئی۔ آپ کے شاگردوں میں حفیظ جالندھری مشہور ہیں۔ آپ کا انتقال 6رمضان 1372ء کو کراچی میں ہوا۔ تدفین میوہ شاہ قبرستان میں ہوئی۔[10]

10 استاذُ العلماء حضرت علّامہ فتح محمد محدث بہاولنگری رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت وٹو خاندان میں 1304ھ کو موضع حبیب کے ضلع بہاولنگر کے زمین دار گھرانے میں ہوئی اور وصال 29 رمضان 1389ھ کو ہوا، تدفین جامع مسجد فاروقِ اعظم، فیصل کالونی بہاولنگر سٹی سے جانبِ مشرق کی گئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، جامعِ معقول و منقول، مدرسِ درسِ نظامی، صاحبِ تصنیف، سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے شیخِ طریقت، عربی، فارسی اور پنجابی کے شاعر تھے۔ آپ نے 55سال سے زائد عرصہ تدریس فرمائی، کئی اکابر علمائے اہلِ سنّت آپ کے شاگرد تھے۔[11]

11 استاذُ العلماء علّامہ غلام محمد تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش اندازاً 1355ھ میں موضع سنجر سیداں نزد تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہوئی اور 6رمضان 1435ھ کو وصال فرمایا۔ آپ استاذُ الکل علّامہ عطا محمد بندیالوی کے قابل ترین شاگردوں میں سے تھے، منطق و فلسفہ آپ کے خاص میدان تھے، تدریس میں میلانِ طبعی تھا، اسباق سے پہلے ضرور تیاری کیا کرتے تھے۔ اکابر علمائے اہلِ سنّت آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ نے کئی مدارس میں مدرس، صدرُ المدرس اور شیخُ الحدیث کے عہدے پر فائز رہ کر تقریباً 65سالوں میں 30 سے زائد علوم پر 100 سے زائد کتب پڑھائی ہیں۔[12]

(1) البدایۃ والنہایۃ، 5/96- تاریخ طبری، 3/158 تا 165- 8/166 تا 171 (2) اعلام للزرکلی، 7/217- تاریخ طبری، 3/158 تا 165 (3) تذکرہ مشائخ قادریہ فاضلیہ، ص102 تا 104 (4) تذکرہ سادات لونی شریف وسوجا شریف، ص506، 573 (5) ماہِ ولایت پیر جلال الدین قادری، ص86 تا 96 (6) سیر اعلام النبلاء، 12/536 (7) تذکرہ سنوسی مشائخ، ص91 (8) فوز المقال، 1/380 تا 385 (9) تذکرہ علمائے اہلسنت ضلع اٹک، ص477 تا 479 (10) انوار علمائے اہلسنت سندھ، ص100 تا 104- حیات مخدوم الاولیاء، ص312 (11) تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص371، 372 (12) قرۃ عیون الاقیال فی تذکرہ فضلا البندیال، ص255۔

فلسطین (Palestine) کی تاریخی و مذہبی حیثیت

(قسط:02)

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

5 نابُلس یہ آبادی کے لحاظ سے فلسطین کا سب سے بڑا شہر اور ایک اہم مقام ہے، یہ فلسطینی یونیورسٹیوں کا بڑا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ شمالی مغربی کنارے کا مرکز ہے، اس کے اور بھی نام ہیں جیسے جبل النار، دِمَشق صغریٰ، علما کا مسکن اور فلسطین کی بے تاج ملکہ۔

نابلس عہدِ فاروقِ اعظم میں فتح ہوا۔ قَیْسارِیہ فتح ہونے کی خبر سن کر اطراف کے شہر و دیہات رَمْلہ، عکاء، عَسْقَلان، غَزّہ، نابُلس، طَبَرِیّہ، بیروت، جَبَلَہ اور لَاذِقِیّہ وغیرہ کے لوگ بھی سیّدُنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ادائے جزیہ کی شرط پر صلح کرلی یوں یہ تمام علاقے بھی ایک ساتھ فتح ہوگئے۔[1]

نابلس کی ایک بستی کا نام سَیْلُون ہے، جہاں مسجد سکینہ ہے، کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی جائے قیام تھی، یہیں سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی انہیں لے کر گئے اور کنوئیں میں ڈالا، کنواں سِنْجِل نامی بستی کے پاس تھا، لوگوں نے اس کنوئیں کو زیارت گاہ بنالیا۔[2]

اکثر اہلِ علم کے مطابق آسمان سے مائدہ یعنی دستر خوان یہیں نازل ہوا تھا۔[3] نابلس بڑا مردم خیز علاقہ رہا ہے، یہاں سے عالَمِ اسلام کی بڑی بڑی شخصیات کا ظہور ہوا جیسے عارف باللہ امام عبد الغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ جن کے علمی و تحقیقی کارناموں کی دنیا معترف ہے۔

6 رملہ رملہ فلسطین کا ایک شاندار قصبہ ہے، اپنی بناوٹ کے لحاظ سے خوبصورت ہے، ماحول وفضا خوشگوار ہے، یہ کئی چھوٹے چھوٹے دیہاتوں پر مشتمل ہے، ایک اچھا تجارتی شہر ہے، اس کے گھر کشادہ، مسجدیں خوبصورت اور گلیاں چوڑی و وسیع ہیں اور یہ پہاڑوں اور سمندر کے قریب واقع ہے۔[4] رملہ کا شمار قدیم شہروں میں ہوتا ہے، رملہ بھی عہدِ فاروقِ اعظم میں فتح ہوا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔

ابن رسلان کے نام سے مشہور بزرگ حضرت احمد بن حسین بن حسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ جن کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے[5] آپ کی ولادت بھی رملہ میں ہوئی۔[6] اپنے زمانے کے شیخ حنفیہ، صاحبِ فتاویٰ خیریہ (اَلْفَتَاوٰی الْخَیْرِیَةُ لِنَفْعِ الْبَرِیَّة) امام، فقیہ، محدث، مفسر علامہ خیرُ الدین احمد بن علی حنفی رملی (وفات:1081ھ) بھی اسی شہر سے تعلق رکھتے تھے۔[7]

7 عسقلان فلسطین کے اطراف میں شام کا مشہور ساحلی شہر جسے حسن وخوبی کی وجہ سے "عروس الشام یعنی شام کی دلہن" کہا جاتا تھا، اب یہ فلسطین کا ایک رہائشی علاقہ ہے، یہ شہر حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوا، اس کے بعد 548 ہجری میں فرنگیوں نے اس پر قبضہ کرلیا۔[8] اس شہر کی فضیلت میں ایک حدیث پاک بھی آئی ہے، رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عسقلان دو دولہنوں میں سے ایک ہے، روزِ قیامت اس میں سے 70 ہزار ایسے اٹھیں گے جن پر حساب نہیں۔[9] کثیر تعداد میں حضرات صحابۂ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم یہاں تشریف لائے اور بہت سارے محدثین کرام نے یہاں درسِ حدیث دیا۔ حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی علیہ الرَّحمہ نے 583 ہجری میں اسے صلیبیوں کے قبضے سے آزاد کروایا۔[10]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں۔۔۔

---

(1) فتوح الشام، 2/32 (2) آثار البلاد واخبار العباد، ص205 (3) معجم البلدان، 3/107 (4) احسن التقاسیم فی معرفۃ الاقالیم، ص164 ماخوذاً (5) شرح زرقانی علی المواہب، 9/66 (6) معجم المؤلفین، 1/128 (7) معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ، 2/951 (8) آثار البلاد واخبار العباد، ص222 (9) مسند احمد، 21/65، حدیث: 13356 (10) معجم البلدان، 3/327۔

* فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

تعارف ماہنامہ فیضانِ مدینہ

نورِ رمضان
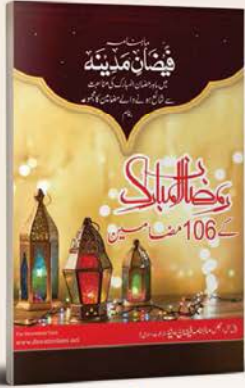
”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی دیگر خوبیوں کے ساتھ ساتھ ایک اہم خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اہم ایام اور ایونٹس کی رعایت کرتے ہوئے بھی مضامین شامل کئے جاتے ہیں جیسا کہ ربیع الاول میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر زیادہ مضامین شامل کئے جاتے ہیں تو محرم الحرام میں ایصالِ ثواب، فضائلِ اہلِ بیت وغیرہ کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح رمضان المبارک کے شمارے میں رمضان المبارک کی مناسبت سے کئی اہم مضامین شامل ہوتے ہیں اور الحمدللہ یہ سلسلہ سات سال سے جاری ہے۔ گذشتہ شماروں میں رمضان المبارک سے متعلق بہت سے اہم مضامین شامل ہوئے ہیں۔ ان مضامین کی اہمیت کے پیشِ نظر ان کا مختصر کیٹلاگ ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔ آپ بھی ان مضامین کا مطالعہ کیجئے، پڑھ کر دوسروں کو بیان کیجئے اور ممکن ہو تو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کیجئے۔ یہ تمام مضامین اس کیو آر کوڈ کے ذریعے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کرسکتے ہیں۔

فضائل و معلوماتِ قرآن

- قرآن پاک کے بارے میں عقائد و معلومات
- قرآن میں غور کیجئے
- قرآن کیوں نازل ہوا؟
- قرآن پڑھنا سیکھئے
- تلاوت میں رونے والوں کے واقعات
- قرآن پڑھانے کے فضائل
- آؤ قرآن پڑھائیں
- قرآن پاک کے 40نام
- قرآنِ پاک میں مذکور پیشے

نیکیاں کمانے کا مہینا

- رمضان المبارک میں رسولُ اللہ کا انداز
- رمضان لوٹنے کا نہیں لُٹانے کا مہینا ہے
- نیکیاں کمانے کا مہینا
- افطار کروایئے ثواب کمایئے
- فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں
- تجارتی مصروفیات یادِ الٰہی سے غافل نہ کردیں
- روزے کی قبولیت کے ذرائع

رمضان المبارک کے فضائل و مسائل

- استقبالِ رمضان / احساسِ رمضان
- رمضان کی تیاری کرلیجئے
- رمضان المبارک کی 5 منفرد خصوصیات
- رمضان کی قدر کیجئے
- جنت سجائی جاتی ہے
- اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط
- روزہ، پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ
- روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنایئے
- روزہ اور جھوٹی باتیں
- رمضان المبارک اور مہنگائی
- مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ
- شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر
- رمضان المبارک اور شرعی احکام

معتکف اور آدابِ مسجد

- اعتکاف کے لئے سفر
- معتکفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب
- اعتکاف اور دعوتِ اسلامی

زکوٰۃ اور صدقات وخیرات

- آگ کے کنگن
- صدقہ وخیرات

غزوات

- غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول
- فتحِ مکہ اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حلم
- فتحِ مکہ کے اسباب ونتائج

روزہ اور میڈیکل مع غذائیں اور احتیاطیں

- روزہ اور صحت
- روزہ اور میڈیکل سائنس
- شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے
- سحری وافطاری کی غذائیں اور احتیاطیں
- کھجور کے فوائد

بچّوں کا رمضان

- بچّے رمضان کیسے گزاریں؟
- عمر کا پہلا روزہ
- کتنی عیدی ملی؟

تذکرۂ صالحین وصالحات

افریقہ میں دینی کاموں کی دھومیں (قسط:01)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

5 جولائی 2023ء بروز بدھ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے سلسلے میں بیرونِ ملک سفر پر روانہ ہونا تھا اور عام طور پر روانگی والا دن مصروف ہی گزرتا ہے کہ جس جگہ جانا ہے وہاں کس چیز کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس کا فیصلہ سفر کا مقام دیکھ کر ہوتا ہے لہٰذا صرف ضروری سامان کی فہرست تیار کرنا اور پھر اسے پیک کرنا اور جانے سے پہلے ایک مرتبہ پھر اپنے تمام کاغذات وغیرہ چیک کرنا کہ کہیں عین وقت پر کوئی پریشانی نہ ہو جائے۔ ان سب کے ساتھ ساتھ دوپہر کو مرکزی مجلسِ شوریٰ کے زوم وڈیو لنک پر مدنی مشورہ میں شرکت نے اس دن کو اور بھی زیادہ مصروف بنا دیا تھا۔

سفر سے پہلے کچھ دعائیں وغیرہ بھی پڑھنی چاہئیں۔ آپ بھی سفر پر روانہ ہونے سے پہلے سفر کی دعائیں وغیرہ پڑھنے کی عادت بنالیں ◉ چلتے وقت یہ دُعا پڑھئے: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ وَالْوَلَدِ اس دعا کی برکت سے اِن شآءَ اللہ واپسی تک مال و اہل و عِیال محفوظ رہیں گے ◉ لباسِ سفر پہن کر اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو گھر میں چار رکعت نَفْل اَلْحَمْد و قُل سے پڑھ کر باہَر نکلیں۔ وہ رکعتیں اِن شآءَ اللہ واپسی تک اَہْل و مال کی نگہبانی کریں گی ◉ گھر سے نکلتے وقت اٰیَةُ الْکُرْسی اور قُلْ یٰۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تک تَبَّتْ کے سِوا پانچ سُورَتیں، سب بِسْمِ اللہ کے ساتھ پڑھئے، آخِر میں بھی بِسْمِ اللہ شریف پڑھئے۔ اِن شآءَ اللہ راستے بھر آرام رہے گا۔ (رفیق الحرمین، ص39)

یہ بھی یاد رکھیں کہ جب سفر کیا جائے تو دنیا سے رُخصت ہونے کا سفر (یعنی موت کو) بھی پیشِ نظر رکھا جائے، کہ کبھی نہ کبھی میرا دنیا سے سفر ہو ہی جائے گا۔ ان سب باتوں کے علاوہ ایسے مناسب وقت پر گھر سے نکلے کہ اگر راستے میں گاڑی پنکچر ہو جائے یا کوئی اور مسئلہ ہو جائے تو آپ وقت پر ایئر پورٹ پہنچ سکیں۔ ان تمام باتوں کا خیال کرتے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں وقت پر ایئر پورٹ پہنچ گیا، ضروری معاملات سے فارغ ہو کر انتظار گاہ یعنی لاؤنج میں بیٹھ گیا اور اپنے کچھ ضروری کام نمٹانے لگا، آپ بھی کوشش کیا کریں کہ ایئر پورٹ وقت پر آئیں بلکہ وقت سے پہلے ہی آئیں کہ بعض اوقات راستے میں ٹریفک کا رش ہوتا ہے یا پھر ایئر پورٹ پر لمبی قطار کا سامنا ہو سکتا ہے اس صورتِ حال میں کچھ بھول جانے، حادثہ ہو جانے یا فلائٹ بھی مِس ہونے کا ڈر لگا رہے گا، وقت پر ایئر پورٹ پہنچ کر بورڈنگ اور امیگریشن سے فارغ ہو کر آپ اپنے اہم کام بآسانی نمٹا سکتے ہیں۔

جوہانسبرگ (Johannesburg) میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی ہم 7 جولائی جمعہ کے دن صبح تقریباً 8 بجے کے آس پاس ساؤتھ افریقہ (South Africa) کے دارُ الخلافہ جوہانسبرگ پہنچے، فجر تو ہم نے جہاز میں ہی ادا کرلی تھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ایئر پورٹ کے معاملات

سے جلد ہی فارغ ہوگئے۔ یہاں جامع مسجد فیضانِ عطّار میں جمعہ کی جماعت تقریباً 1 بجے تھی لہٰذا جہاں رہائش کا بندوبست کیا گیا تھا وہاں ساڑھے دس بجے پہنچ کر مختصر آرام کیا، نمازِ جمعہ کے بعد پہلے سے طے شُدہ جدول کے مطابق ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچے اور فیضانِ مدینہ جوہانسبرگ کے متعلق مشورہ ہوا، اسی دوران ہم لنچ بھی کرتے جارہے تھے۔ دورانِ مشورہ ایک بات یہ بھی سامنے آئی کہ ایک رہائشی ہوٹل فروخت ہورہا ہے، اگر دعوتِ اسلامی وہ ہوٹل خرید لے تو وہاں دارُ المدینہ سمیت کئی دینی کام ہوسکتے ہیں۔ مشورے سے فارغ ہو کر اگرچہ تھکاوٹ کے باعث دل آرام کی طرف مائل تھا مگر خیر میں تاخیر کیسی! کے مصداق یہ کام زیادہ اہم تھا اس لئے ہم سیدھے اس جگہ کو دیکھنے چلے گئے۔ اس دوران چند اراکینِ شوریٰ اور اہم ذمہ داران بھی ساتھ تھے۔ وہ جگہ واقعی اچھی اور بہترین تھی، لہٰذا سب نے اس کے خریدنے پر اتفاق کیا لیکن یہ طے پایا کہ ابھی اس پر تعمیراتی کام شروع نہ کیا جائے لہٰذا وہاں کے اسلامی بھائی کی ذمہ داری لگادی گئی کہ اسے خریدنے کی کوشش شروع کردیں۔

اس کے بعد نمازِ عشاء سے پہلے تک کچھ آرام سمیت مختلف مصروفیات رہیں، نمازِ عشاء کے بعد فیضانِ مدینہ جوہانسبرگ میں اہم ذمہ داران کے ساتھ پاور پوائنٹ بریفنگ تھی جس میں سوال جواب کے ساتھ ساتھ اہداف کا سلسلہ بھی ہوا۔

تربیتی اجتماع 8 اور 9 جولائی بروز ہفتہ و اتوار کو ساؤتھ افریقہ جوہانسبرگ فیضانِ مدینہ میں ذمہ داران کا تربیتی اجتماع تھا، جس میں ظاہری، باطنی اصلاح اور دینی کاموں کے حوالے سے کئی مبلغین کے بیانات ہوئے، یہ تربیتی اجتماع اس اعتبار سے بھی کافی Fruitful (نتیجہ خیز) رہا، سوال جواب کا سیشن بھی ہوا اور آخر میں بہت سارے مدنی قافلوں کی ترکیب بنی جن میں 12 ماہ کے مدنی قافلے بھی شامل تھے، تربیتی اجتماع کا اختتام اتوار کو نمازِ عصر پر ہوا۔ حاجی عبدُ الحبیب اور حاجی اطہر پہلے سے وہاں موجود تھے۔

غیر مسلموں کا قبولِ اسلام 9 جولائی کی تمام مصروفیات سے فارغ ہو کر رات لوڈیم میں ہی آرام کیا اور 10 جولائی پیر کے دن صبح جلد ہی افریقی ملک بوٹسوانا (Botswana) کے دارالحکومت گیبرون (Gaborone) روانہ ہوگئے اور تقریباً 5 گھنٹے میں بارڈر پر پہنچے۔ وہاں کچھ غیر مسلم بھی بوٹسوانا جارہے تھے۔ اللہ کا کرم ہوا کہ ہماری انفرادی کوشش سے دو غیر مسلم کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے۔

”زبان کی احتیاطیں“ کے موضوع پر بیان بوٹسوانا پہنچ کر مغرب کے بعد کچھ دیر آرام کیا اور پھر عشاء کے بعد بیان کے لئے پہنچے، بیان کا موضوع تھا ”زبان کی احتیاطیں“ جسے وہاں کے عاشقانِ رسول نے کافی پسند کیا، ان کا کہنا تھا کہ اس بیان کی ہمیں سخت حاجت تھی، ہمیں بیان سُن کر اندازہ ہوا کہ واقعی زبان کس قدر فتنے برپا کرتی ہے۔ بہرحال رات کھانے کے دوران وہاں کے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی مشورہ ہوا جس میں یہ بات بھی طے ہوئی کہ یہاں دینی کاموں کے لئے مبلغین بھیجے جائیں گے۔

پولک وانے (Polokwane) میں سنتوں بھرا اجتماع 11 جولائی بروز منگل صبح نمازِ فجر ادا کر کے ناشتہ کیا اور پھر ساؤتھ افریقہ کے شہر پولک وانے کی طرف سفر شروع ہوا۔ یہ تقریباً 5 سے 6 سو کلو میٹر کا کافی طویل سفر تھا۔ مغرب کے وقت ہم وہاں پہنچے، چونکہ نمازِ عشاء کے بعد سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونا تھا اس لئے نمازِ مغرب ادا کرنے کے بعد کھانا کھالیا، عشاء کے بعد اجتماع میں ”قبر و آخرت کی فکر“ کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت پائی یہ اس شہر کا سب سے بڑا اجتماع تھا، ہال (Hall) تقریباً بھر گیا تھا۔

سوویٹو (Soweto) میں مدنی مرکز کی تعمیر کا سنگ بنیاد اجتماع سے فارغ ہو کر ہم رات ہی کو واپس لوڈیم روانہ ہوگئے کیونکہ اگلے دن 12 جولائی بروز بدھ وہاں بھی اجتماع تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! لوڈیم کے اجتماع میں بھی شرکت کی سعادت پائی اور اللہ پاک

کے فضل و کرم سے اسی دن دوپہر کو جوہانسبرگ کے مضافتی علاقے سوویٹو (Soweto) میں تقریباً ساڑھے 6 ہزار گز پر محیط مدنی مرکز کی تعمیر کا سنگِ بنیاد بھی رکھا۔

صوفی نگر ڈربن (Durban) میں حضرت صوفی غلام محمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری 13 جولائی جمعرات کو صوفی نگر ڈربن (Durban) کا سفر تھا اور وہاں سے ہمیں PMB یعنی پیٹر ماریٹزبرگ (Pietermaritzburg) پہنچ کر سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونا تھا۔ جمعرات کی دوپہر ہم ڈربن پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ سے سیدھے حضرت صوفی غلام محمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے اور فاتحہ خوانی کی، صاحبِ مزار وہ عظیم ہستی ہیں جنہوں نے ساؤتھ افریقہ میں مساجد بنانے کی تحریک چلائی تھی، پھر وہاں سے PMB پہنچے، مسلسل سفر کی وجہ سے تھک کر چُور ہو چکے تھے لہٰذا پہلے تو کھانا کھا کر کچھ دیر آرام کیا اور اس کے بعد اجتماع میں شریک ہوئے۔ اجتماع وہاں کی بڑی مسجد میں ہوا جس میں شرکاء کی بڑی تعداد تھی۔

ملاوی (Malawi) کے لئے روانگی اگلے دن مشرقی افریقی ملک ملاوی کی فلائٹ تھی لہٰذا 14 جولائی جمعہ کی صبح ہم ڈربن سے جوہانسبرگ اور وہاں سے ملاوی کے لئے روانہ ہوگئے۔ شام تک ہم ملاوی کے شہر بیلنٹائر (Blantyre) پہنچ گئے جہاں اسلامی بھائیوں نے کافی محبت دی، یہیں پر ہم نے عصر کی نماز ادا کی، رات میں سنتوں بھرا بیان ہوا، اس کے بعد کھانے کے دوران کافی مشاورت بھی ہوئی اور یوں اس دن کی مصروفیات سے فارغ ہوئے۔

جامعۃ المدینہ، مسجد اور مدنی مرکز کے لئے خریدی گئی جگہ کا دورہ 15 جولائی ہفتے کو جامعۃ المدینہ، مسجد اور مدنی مرکز کے لئے خریدی گئی جگہ کا دورہ کیا، دورہ بڑا شاندار رہا جگہ دیکھ کر اور پلاننگ جان کر دل باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ ہوگیا۔ ماشآءَ اللہ

243 افراد کا قبولِ اسلام اب وہاں سے تقریباً ڈھائی گھنٹے کا سفر کرنا تھا جس کا اختتام ایک گاؤں (Kota) پر ہونا تھا، جہاں کئی نو مسلموں کے علاوہ غیر مسلموں کی بھی تعداد جمع تھی، مدنی جلوس کی شکل میں ہم وہاں پہنچے، پھر جب نیکی کی دعوت کا سلسلہ ہوا اور غیر مسلموں کو ایمان لانے کی دعوت دی گئی تو اللہ پاک کے فضل و کرم سے تقریباً 243 افراد ایمان لے آئے، یہ منظر دیدنی تھا، آنکھیں اشک بار تھیں، اللہ اکبر اور یارسولَ اللہ کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔

اس کے بعد ہم گاؤں سے واپس بیلنٹائر کے لئے روانہ ہوئے، عصر اور مغرب کی نمازیں راستے میں ہی ادا کیں اور کھانا بھی کھایا جس کا لطف اللہ کی رحمت سے اس خوشی کے موقع پر دوبالا ہوگیا۔ بیلنٹائر میں چونکہ مدنی مذاکرہ دیکھنے کا بھی اہتمام تھا لہٰذا وہاں پہنچ کر مدنی مذاکرے میں شرکت کی پھر رات کچھ مزید مدنی مشورے کرنے کے بعد آرام کی ترکیب بنائی۔

1138 مسلمان ہوئے اگلے دن 16 جولائی بروز اتوار ایک بڑے اجتماع کا انتظام کیا گیا تھا، یہ اجتماع صبح 8 سے دوپہر تقریباً ڈھائی بجے تک جاری رہا، اس اجتماع میں شریک ہونے والے ہزاروں مسلمانوں میں بہت سے نیو مسلم بھی تھے ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد غیر مسلموں کی بھی تھی، اجتماع کی سب سے خاص اور خوشی والی بات یہ رہی کہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے 11 سو 38 مسلمان ہوئے، یہ دعوتِ اسلامی کا ایک تاریخی واقعہ بھی تھا اور نمایاں کارنامہ بھی۔ اس وقت کا منظر ایسا تھا جو بس بیان سے باہر ہے۔

اسلامی بہنوں میں آن لائن بیان 16 جولائی اتوار کے اجتماع کے بعد اسلامی بہنوں میں آن لائن بیان تھا اور پھر رات کو وہاں کی مسجد میں سنتوں بھرا بیان رکھا گیا تھا جس سے فارغ ہو کر رات مدنی مشورہ بھی ہوا جس میں نیو مسلم کے لئے مختلف مقامات پر مساجد و مدنی مراکز بنانے کا طے ہوا اور اَلحمدُ لِلّٰہ! اس کے اسپانسر بھی تیار ہوئے۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

دودھ Milk (قسط 01)

مولانا احمد رضا عطاری مدنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن مشروبات کو پیا ہے ان میں سے ایک دودھ بھی ہے۔ دودھ ہر عمر کے افراد کے لئے ایک صحت بخش غذا اور بے مثال مشروب ہے۔ قدیم عربی میں دودھ کو "لَبَنٌ" جبکہ جدید عربی میں اسے "حَلِیبٌ" کہتے ہیں۔ آج کل عربی میں لَبَن سے دہی مراد لیا جاتا ہے جبکہ قراٰنِ کریم میں دو جگہ دودھ کا ذکر لفظِ لَبَن سے وارد ہے۔

پہلی آیت جنتی نعمتوں کے ذکر کے وقت ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗۚ﴾ ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے۔[1]

تفسیر ❁ جنتی دودھ کا ذائقہ اس لئے نہیں بدلے گا کیونکہ وہ جانوروں کے تھنوں سے نہیں نکالا جائے گا، بلکہ اللہ پاک جنت میں دودھ کی نہریں پیدا فرمائے گا اور وہ نہریں اسی صورت پر رہیں گی جس پر اللہ پاک نے انہیں پیدا فرمایا ہے۔[2]

❁ جنت کا دودھ دنیاوی دودھ کی طرح زیادہ عرصے تک رکھنے کی وجہ سے کھٹا نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کا ذائقہ بدلے گا، البتہ جنتی کی خواہش کے مطابق اس کا ذائقہ تبدیل ہو جائے گا۔[3]

دوسری آیت قراٰنِ کریم میں دوسرے مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةًؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ(۶۶)﴾ ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لیے مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے۔[4]

تفسیر کفار یہ کہتے تھے کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اَجزا مُنتَشر ہو گئے اور خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذَرّوں سے اُن کو کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اِس آیتِ کریمہ میں غور کرنے سے وہ شُبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ اللہ پاک کی یہ شان ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس میں قرب و جوار کی چیزوں کی آمیزش کا شائبہ بھی نہیں آتا، اُس حکیمِ بَرحَق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر مُجتَمع (یعنی جمع) فرمادے۔[5]

اس آیت کے تحت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ دودھ پیدا ہونے سے متعلق فرماتے ہیں: جگر اور تھن کے درمیان بہت سی رگیں ہوتی ہیں اور ان رگوں میں خون تھن کی طرف بہتا ہے، تو اللہ پاک اس تھن میں خون کی شکل کو دودھ کی شکل سے بدل دیتا ہے اس طرح دودھ بنتا ہے۔[6]

احادیثِ طیبہ میں دودھ سے متعلق جو روایات ملتی ہیں وہ دو طرح کی ہیں۔ ایک وہ جن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ سیرتِ مصطفےٰ المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

دودھ پینے کا ذکر ہے جبکہ دوسری وہ جن میں صرف دودھ کا ذکر ہے۔ یہاں پہلی قسم کی روایات پیش کی جارہی ہیں۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دودھ پیا

1 حضرت اُمّ الفضل بنتِ حارث رضی اللہُ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عرفہ کے دن کچھ لوگوں نے ان کے پاس حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے روزے کے متعلق گفتگو کی بعض نے کہا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم روزہ دار ہیں اور بعض نے کہا کہ روزہ دار نہیں تو اُمُّ الفضل نے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جبکہ آپ عرفات میں اپنے اونٹ پر قیام فرما تھے تو آپ نے پی لیا۔(7)

2 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دودھ پیا، پھر (پانی سے) کلی فرمائی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔(8)

3 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شراب تھی۔ مجھ سے کہا گیا: ان میں سے جس برتن سے آپ چاہیں پی لیں! تو میں نے دودھ اختیار کیا، اسے پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ نے فطرت کو پالیا ہے، اگر شراب اختیار کرتے تو آپ کی اُمّت گمراہ ہو جاتی۔(9)

4 حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے اپنی خالہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ انہوں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی طرف کھانے کی دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ دودھ اور پنیر بھی پیش کیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دودھ پی لیا اور پنیر کھا لیا۔(10)

5 حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تو خدمتِ اقدس میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا تو مجھ سے فرمایا: اہلِ صفہ کو میرے پاس بُلا لاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: پیالہ اٹھاؤ اور ان کو پلاتے جاؤ۔ جب سب نے پی لیا تو پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھو اور پیو۔ میں برابر پیتا رہا یہاں تک میرا پیٹ بھر گیا، پھر میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو دیا تو آپ نے اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور بِسْمِ اللہ پڑھ کر باقی دودھ پی لیا۔(11)

6 ایک دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ کی سیدھی طرف آپ کے چچا حضرت عباس کے چھوٹے بیٹے عبد اللہ بیٹھے تھے جبکہ دوسری طرف بڑی عمر کے صحابہ تھے۔ اسی دوران ایک شخص آپ کے لئے دودھ کا پیالہ لے آیا، آپ نے اس سے تھوڑا پیا باقی صحابہ میں تقسیم کرنا چاہا۔ اب دائیں جانب چھوٹا بچّہ اور بائیں جانب بڑی عمر کے صحابہ تھے اور پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عادت تھی کہ ہر شان والا کام سیدھی طرف سے شروع کیا کرتے تھے اس لئے عبد اللہ بن عباس سے فرمانے لگے: بچّے! اگر اجازت دو تو بڑوں کو دے دوں؟ عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما نے عرض کی: آپ کے بچے ہوئے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا۔ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے وہ دودھ آپ کو دے دیا۔(12)

7 حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے لئے بکری کا دودھ دوہا گیا اور حضرت انس کے گھر میں جو کنواں تھا، اس کا پانی اس میں ملایا گیا پھر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے نوش فرمایا۔ آپ کی بائیں جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ اور داہنی طرف ایک اعرابی تھے، حضرت عمر رضی اللہُ عنہ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم یہ پیالہ اعرابی کو نہ دے دیں اس لئے آپ نے عرض کی، یارسول اللہ! ابو بکر رضی اللہُ عنہ کو دیجئے، تو آپ نے وہ پیالہ سیدھی جانب بیٹھے ہوئے اعرابی کو دے دیا اور ارشاد فرمایا: داہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو۔(13)

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

---

(1) پ26، محمد:15 (2) تفسیر طبری، محمد، تحت الآیۃ:15، 21/201 (3) روح البیان، 8/506- تفسیر قرطبی، محمد، تحت الآیۃ:15، 8/170 (4) پ14، النحل:66 (5) خزائن العرفان، النحل، تحت الآیۃ:66، ص510، 511 (6) تفسیرِ کبیر، النحل، تحت الآیۃ:66، 7/232 (7) بخاری، 1/555، حدیث:1661 (8) بخاری، 1/94، حدیث:211 (9) بخاری، 2/437، حدیث:3394 (10) دیکھیے: بخاری، 3/529، حدیث:5402 (11) بخاری، 4/234، حدیث:6452 ملخصاً (12) بخاری، 2/95، حدیث:2351 ملخصاً (13) بخاری، 2/95، حدیث:2352 ملتقطاً۔

حضرت اسحاق علیہ السّلام کا قراٰنی تذکرہ

قاسم مدنی
(ناظم ومدرس جامعۃُ المدینہ شیر انوالہ گیٹ اقصٰی مسجد لاہور)

اللہ پاک نے مخلوق کی ہدایت وراہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے لئے بھیجا ان کو نبی کہتے ہیں انبیائے کرام علیہمُ السّلام وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ پاک کی طرف سے وحی آتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر ہمارے پیارے، آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک اللہ تعالی نے کئی انبیائے کرام بھیجے، جن میں سے بعض کا ذِکر قراٰنِ مجید میں بھی آیا، انہی میں سے ایک نبی حضرت اسحاق علیہ السّلام بھی ہیں۔ آیئے! ان کا مختصر قراٰنی تذکرہ پڑھتے ہیں:

ولادت کی بشارت: حضرت اسحاق علیہ السّلام کی پیدائش کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ پاک نے قراٰن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَۙ-وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ(۷۱)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اس کی بی بی کھڑی تھی وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اُسے اسحٰق کی خوشخبری دی اور اسحٰق کے پیچھے یعقوب کی۔ (پ12، ھود:71)

قراٰن مجید کی اس آیتِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہُ عنہا کو حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہما السّلام کی خوشخبری دی گئی اور اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: حضرت سارہ کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اولاد کی خوشی عورتوں کو مَردوں سے زیادہ ہوتی ہے اور نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام موجود تھے۔ اس بشارت کے ضمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ کی عمر اتنی دراز ہوگی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گی۔ (خزائن العرفان، ص413)

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعا: حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اولاد ہونے کی دُعا کی تھی جو اللہ پاک نے قبول فرمائی تو آپ علیہ السّلام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یہ کلمات عرض کئے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَؕ-اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ(۳۹)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل واسحٰق دیئے بیشک میرا رب دعا سننے والا ہے۔

(پ13، ابراہیم:39)

تذکرۂ نبوت: اللہ کریم نے اپنے پیارے نبی حضرت اسحاق علیہ السّلام کی نبوت کا تذکرہ قراٰنِ مجید میں یوں فرمایا: ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَؕ-وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا(۴۹)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: ہم نے اسے اسحٰق اور یعقوب عطا کیے اور ہر ایک کو غیب کی خبریں

بتانے والا کیا۔(پ16، مریم:49)مذکورہ آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے فرزند حضرت اسحاق اور حضرت اسحاق کے فرزند حضرت یعقوب علیہما السّلام کو بھی منصبِ نبوت عطا فرمایا تھا۔

آپ کی ذریت اور نبوت: اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب کی نعمت سے نوازا اور آپ علیہ السّلام کی ذُرِّیّت میں نبوت اور کتاب کو رکھا، چنانچہ اللہ پاک سورۃُ العنکبوت میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَاۚ وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۲۷)﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور ہم نے اسے اسحٰق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے اور ہم نے اس کی اولاد میں نبوّت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب اسے عطا فرمایا اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) ہمارے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوگا۔(پ20، العنکبوت:27)

مذکورہ آیتِ کریمہ سے واضح ہے کہ اللہ کریم نے نبوت و کتاب کو حضرت ابرہیم علیہ السّلام کی ذریت میں رکھ دیا اور حضرت اسحاق علیہ السّلام آپ ہی کے فرزند ہیں۔ اسی طرح بعد میں جو انبیائے کرام تشریف لائے تو ان میں سے بھی بہت سے انبیائے کرام حضرت اسحاق علیہ السّلام ہی کی اولاد سے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے فیضان سے بہرہ ور فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

والدہ کی فرماں برداری احادیث کی روشنی میں

محمد عدیل عطّاری
(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

دنیا میں والدہ ایک ایسا رشتہ ہے جس کا کوئی نِعمَ البدل نہیں ہے، والدہ سے زیادہ اولاد سے محبت کرنے والا کوئی اور نہیں، والدہ کے قدموں میں جنت رکھی گئی ہے، والدہ اپنے بچوں کے لئے جیتی ہے اور بچے اس کی سب سے بڑی دولت ہوتے ہیں۔

آیئے! والدہ کی اطاعت و فرماں برداری اور عظمت کے بارے میں 5 احادیثِ مبارکہ پڑھتے ہیں:

(1) **حُسنِ سلوک کا حق دار:** ایک شخص رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے حُسنِ سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تیرا والد۔(بخاری،4/93، حدیث:5971)

(2) **جنّت میں داخلے کی ضمانت:** حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنّت میں داخل ہوا تو میں نے سنا کہ وہاں کوئی شخص قراٰنِ مجید کی قراءت کررہا ہے، جب میں نے پوچھا کہ قراءت کرنے والا کون ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا کہ آپ کے صحابی حارثہ بن نعمان رضی اللہُ عنہ ہیں، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اے میرے صحابیو! دیکھ لو یہ ہے نیکوکاری اور ایسا ہوتا ہے اچھے سلوک کا بدلہ، حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہُ عنہ سب لوگوں سے زیادہ بہترین سلوک اپنی ماں کے ساتھ کرتے تھے۔(جنتی زیور، ص556)

(3) **ماں کی نافرمانی کرنا حرام:** ہم اپنی تیز زبان اس ماں کے سامنے نہ چلائیں جس نے ہمیں حرف حرف بولنا سکھایا ہے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور بدسلوکی کو حرام کردیا ہے۔

(بخاری،2/111، حدیث:2408)

(4) **ماں کے قدموں تلے جنت:** حضرت جاہمہ رضی اللہُ عنہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور آپ کے پاس مشورہ لینے کیلئے حاضر ہوا ہوں، آپ علیہ السّلام نے (ان سے) پوچھا: کیا تمہاری ماں موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: اسی کی خدمت میں لگے رہو، کیونکہ جنت ان کے دونوں قدموں کے نیچے ہے۔(نسائی، ص504، حدیث:3101)

5 **ماں کا حق:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ماں کا حق ادا کرتے رہو، اللہ پاک کی قسم! اگر تم اپنا گوشت کاٹ کر اسے دے ڈالو جب بھی اس کا چوتھائی حق ادا نہ ہوگا۔

(درۃ الناصحین، ص241)

پیارے اسلامی بھائیو! ماں کی شان و عظمت کے کیا کہنے! کہ ایک ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ پاک نے صَفا مَروہ کی سعی کو حج کا رُکن بنا دیا۔ لہٰذا ہمیں ماں سے محبت اور ان کی اطاعت و فرماں برداری کرتے رہنا چاہئے۔ اللہ پاک ہمیں اپنی والدہ کی اطاعت و فرماں برداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتَمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسلمانوں کے حقوق

کلیم اللہ چشتی عطّاری

(جامعۃُ المدینہ سادھو کی لاہور)

اسلام نے معاشرے میں مؤمن کی شان کو واضح کرنے کے لئے حقوق مقرر کئے ہیں تاکہ ان حقوق پر عمل پیرا ہو کر مسلمان ایک دوسرے سے محبت کریں، ان میں اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت بڑھے، کہیں بھی بداَمنی نظر نہ آئے، ان کے دلوں سے کینہ و نفرت نکل جائے اور ان میں حقیقی بھائی چارا کی فضا قائم ہو جائے۔ آیئے! ان میں سے چند حقوق کا مطالعہ کرتے ہیں:

1 **معاف کرنا:** حقوقُ العباد میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان بھائی کی غلطی و خطا سے درگزر کیا جائے اگر کوئی بُرا فعل یا قول سنے تو معاف کر دیا جائے۔ جیسا کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان بھائی کی لغزش کو معاف کیا، تو اللہ پاک اسے قیامت کے دن معاف فرمادے گا۔

(شعب الایمان، 6/314، حدیث: 8310)

2 **حُسنِ اَخلاق:** ہمیں چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آئیں اور ان کے ساتھ گالی گلوچ سے پرہیز کریں۔

3 **حاجت روائی کرنا:** مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرنے کا عظیم ثواب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ پاک اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے سایہ فرماتا ہے وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، 4/163، حدیث: 5337)

4 **عیادت کرنا:** ہمیں مسلمان بھائیوں کی عیادت بھی کرنی چاہئے، عیادت کرنے سے مریض کا دل خوش اور اسے سکون بھی حاصل ہوتا ہے، اس کی فضیلت کے حوالے سے حضور علیہ السّلام نے فرمایا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی وہ ہمیشہ خُرْفَۂ جنّت میں رہے گا۔ آپ سے پوچھا گیا: یارسولَ اللہ! خرفۂ جنت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جنت کا باغ۔

(مسلم، ص1066، حدیث: 6554)

5 **چھ متفرق حقوق:** رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک ایمان والے کے دوسرے ایمان والے پر چھ حقوق ہیں: (۱) جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۲) مر جائے تو جنازے میں شریک ہو (۳) بلائے تو اس کی دعوت قبول کرے (۴) جب ملے تو سلام کرے (۵) چھینکے تو اس کا جواب دے (۶) اس کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرے۔

(مشکاۃ، 2/164، حدیث: 4643)

اس کے علاوہ اور بھی مسلمانوں کے بہت سارے حقوق ہیں مثلاً کمزوروں کی مدد کرنا، غریبوں اور محتاجوں کی حاجت روائی، مظلوم کی داد رسی، ناراض مسلمانوں کی صلح کروانا، غیبت نہ کرنا، عیوب کی پردہ پوشی کرنا، نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے حقوق کی پاسداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول ہونے والے 156 مضامین کے مؤلفین

کراچی: حافظ محمد حنین قادری، حدیر فرجاد، عبدالرحمٰن، محمد بختیار، عریض ارشد، معید۔**لاہور:** سید بلال رضا، سید عبدالنبی، محمد انس، محمد اسامہ، عدیل رمضان، علی زین، محمد ثقلین امین، عدیل شفیق، علی رضا، جنید، محمد ثاقب نعیم، محمد آفتاب اعجاز، حافظ محمد اسامہ، محمد احمد، اشتیاق احمد، حافظ محمد خضر، شہاب الدین، ضیاء المصطفیٰ، قاسم چوہدری، قمر شہزاد، تنویر احمد، احمد رضا عدنان، احمد رضا، ارسلان حسن، افتخار احمد، امان اللہ، آصف علی، حاجی محمد فیضان، حافظ عبدالرحمٰن عطّاری، حافظ محمد اسد، حافظ محمد انس، حافظ محمد حمزہ، حافظ محمد زین، حسن فرید، حمزہ بنارس، خرم شہزاد، ذیشان علی، ساجد، صفی الرحمٰن، ضمیر احمد، ظہور احمد، ظہیر احمد، عبدالحفیظ، عبدالشکور، عبدالحنان، عبدالمنان، عبیدالرحمٰن، علی حسن، محمد اسجد، محمد اسد جاوید، اسد اشفاق، محمد اکرام طفیل، محمد امیر حمزہ، محمد انس ارشد، اویس، بلال اکرم، بلال اسلم، محمد تنویر، محمد سرور خان قادری، محمد شاہ زیب سلیم، محمد شعبان عبدالغفور، شعیب عرفان، محمد عاطف، محمد عامر، محمد عثمان سعید، محمد عثمان شمس، محمد عرفان رضا، محمد عمر ریاض، محمد عمر فاروق، محمد فخر الحبیب نظامی، محمد مبین، محمد محسن سرفراز، محمد محسن عطّاری، محمد مسعود احمد، محمد ہارون، وقاص جمیل، ولید، محمد یاسر رضا، معین رضوی، وارث علی، ابو ثوبان عبدالرحمٰن، محمد جمیل، عبدالرحیم، کاشف، انیس، حافظ محمد حماس، حافظ محمد راحیل، حمن الیاس، دانش قادری، ذوالفقار یوسف، ذوالقرنین، راشد علی، زین العابدین، سلمان، صبیح اسد، عباس علی، عبدالحفیظ، عبدالرحمٰن امجد، عبدالعلی مدنی، عبدالکریم، عظمت فرید، فیضان مصطفیٰ، قاری احمد رضا، کلیم اللہ چشتی، گل محمد، مبشر عبدالرزاق، محمد بلال منظور، محمد بن سجاد، محمد حسان، محمد دانش ارشاد، محمد رضا، محمد روحان طاہر، محمد سلطان، محمد ضیاء اللہ، محمد عاقب، محمد عبداللہ، محمد کاشف، محمد مبشر حسین، محمد مبین طاہر، مجاہد رضا عطّاری، محمد مدثر رضوی، محمد ناصر، وقاص، مدثر علی، مزمل حسن خان، معین رمضان، وسیم اکرم، وقاص علی عبدالغفور۔
ملتان: محمد فہیم عزیز، فہد ریاض۔**نارووال:** سید عمر گیلانی، محمد عادل۔ **متفرق شہر:** سید بلال (کامرہ اٹک)، محمد عمران (تلہ گنگ)، احمد فرید مدنی (خانپور)، عتیق الرحمٰن (راولپنڈی)، محمد محسن رضا (قصور)، محمد لیاقت علی قادری رضوی (گجرات)، گل شیر علی (میرپور خاص)، سجاد علی (ڈیرہ اللہ یار بلوچستان)۔

تحریری مقابلہ (بوائز اینڈ گرلز) برائے جون 2024ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے — مقابلہ نمبر: 52

01 حضرت ایوب علیہ السّلام کی قرآنی صفات

02 غصے کی مذمت احادیث کی روشنی میں

03 حرمِ مکہ کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے — مقابلہ نمبر: 24

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بہادری

02 تلخ کلامی

03 معمر وضعیف لوگوں کے 5 حقوق

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 مارچ 2024ء
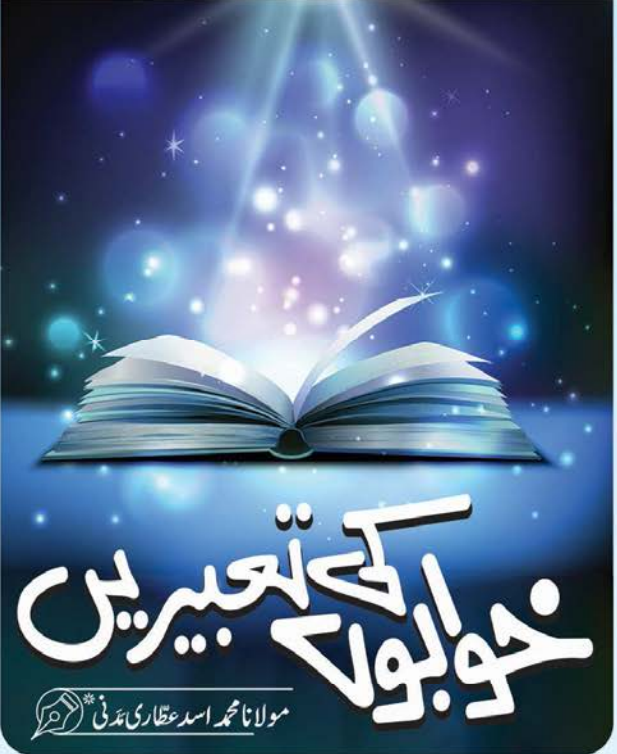
قارئین کی طرف سے موصول ہونے والے چند منتخب خوابوں کی تعبیریں

خواب ایک شخص جیل میں قید ہے اور گھر والی نے خواب میں دیکھا کہ وہ جیل سے رہا ہو کر گھر آیا ہے، دو بار ایسا خواب دیکھا ہے، دوسری بار وائٹ سوٹ پہنا ہوتا ہے، اس خواب کی تعبیر بتادیں۔

تعبیر: اللہ پاک انہیں رہائی عطا فرمائے۔ جب کسی کا قریبی آزمائش میں ہو تو اس کے چھٹکارے کا خیال دل میں رہتا ہے۔ اور بعض اوقات وہی خیال خواب کی شکل میں بھی نظر آجاتا ہے۔ اللہ پاک کی ذات سے اچھی امید رکھیں اور دعا بھی کرتی رہیں۔

خواب میرے ابو کو وفات پائے 5 سال ہو گئے، ابو جی میری بہن کے خواب میں آئے ہیں اور میری بہن کو کہہ رہے ہیں کہ میں عمرہ کرنے جارہا ہوں، میرے ساتھ کچھ اور بھی لوگ ہیں۔ براہِ مہربانی اس خواب کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: مردے کو اچھی حالت میں دیکھنا اچھا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے ابو عافیت میں ہوں گے البتہ ان کے لئے دُعا اور ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔

خواب کسی قریبی رشتہ دار کی کچھ عرصہ قبل ہی وفات ہوئی ہے، ان کی زوجہ ابھی عدت میں ہیں، پہلے کچھ مرتبہ ان کو یا کسی اور کو وہ خواب میں دِکھے تو اچھی حالت میں تھے لیکن اس کے بعد دوسے تین بار ان کی زوجہ نے دیکھا کہ ایک بار ان کے سر میں درد تھا، ایک بار دیکھا کہ وہ ٹرین میں ہیں اور ان کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچ گیا لیکن ان کو کچھ چوٹیں آئی ہیں اسی طرح ایک بار اور ایسے ہی دیکھا۔ اور ایک بار دیکھا کہ انہوں نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: فوت شدہ کو احرام کی حالت میں دیکھنا بہت مبارک ہے، البتہ دردِ سر ہونا اچھا نہیں۔ یہ خواب اس مردے کی اچھی بُری کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ اللہ پاک سے حُسنِ ظن رکھیں کہ وہ اگر تکلیف میں تھے تو اب عافیت میں ہوں گے۔ البتہ ان کے لئے دُعائے مغفرت ضرور کریں اور ایصالِ ثواب بھی کرتی رہیں۔

خواب میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں اور میرے ساتھ گھر کا ایک فرد گاڑی پر سفر کر رہے ہیں، ایک مقام پر ڈرائیور نے ڈرائیونگ اپنے کنڈیکٹر کو دی، اس کے تھوڑی دیر بعد گاڑی ان سے اُلٹ گئی، لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سب بچ گئے۔ اس کی تعبیر بتادیں۔

تعبیر: ایسا خواب دیکھنے کے بعد ضروری نہیں کہ حادثہ پیش آئے۔ بعض اوقات ایسے خواب شیطان کے عمل کی وجہ سے بھی نظر آجاتے ہیں۔ البتہ احتیاط ضرور کرنی چاہئے۔ کسی سفر پر روانہ ہوں تو سفر کے تقاضے پورے کریں، سفر کی دُعا پڑھیں اور سفر سے پہلے راہِ خدا میں صدقہ کریں اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم حادثات سے حفاظت ہو گی۔

خواب میں نے خواب دیکھا کہ میرے دادا جن کے انتقال کو 2 سال ہو گئے ہیں، کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی (مَعاذَ اللہ) موت آگئی ہے، اور اللہ کو کس نے بنایا؟ میں نے کہا کہ ایسے نہیں بولو، کتنی غلط بات کر رہے ہو، یہ حرام و کفر ہے۔ اس کی تعبیر بتادیجئے۔

تعبیر: یقیناً یہ جملے زندگی میں کہے جائیں تو کفر ہی ہیں۔ البتہ خواب میں کسی کے بارے میں دیکھنا الگ بات ہے۔ جس مسلمان کا انتقال اسلام پر ہوا تو اسے مسلمان سمجھنا ضروری ہے اور اس طرح کے خواب کی بنیاد پر کسی فوت شدہ مسلمان کے بارے میں بدگمانی کرنا جائز نہیں۔ یاد رہے! بعض اوقات شیطان بھی خواب میں آکر بدگمانیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا اس خواب کی طرف زیادہ توجہ نہ کریں البتہ اپنے فوت شدہ دادا کے بارے میں مغفرت کی دُعا اور ایصالِ ثواب ضرور کریں۔

خواب خواب میں بدبودار پانی دیکھنا کیسا ہے؟

تعبیر: بُرا ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں عافیت کی دُعا کریں۔

* نگرانِ مجلس مدنی چینل

خواب میری امی کے انتقال کو تقریباً 3 سال ہو چکے ہیں، رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ہماری فیملی کے بچے پانی میں گر رہے ہیں اور امی ان کو ایسے بچا رہی ہیں جیسے کوئی پرندہ اپنے بچوں کو بچاتا ہے، اس کے بعد امی فوت ہو گئیں اور میں بہت روئی اور اتنا روئی کہ جب جاگی تو آنکھوں میں آنسو تھے اور میرے رونے کی آواز میرے بچوں نے بھی سنی کہ آپ سوتے ہوئے رو رہی تھیں۔ اس کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: اللہ پاک آپ کی والدہ کی مغفرت فرمائے۔ قریبی رشتہ داروں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اس طرح کے خواب نظر آنا ایک معمول کی بات ہے۔ چونکہ والدہ سے بچوں کا ایک گہرا تعلق ہوتا ہے اس لئے بھی وہ خواب میں نظر آتے ہیں۔ البتہ اپنی والدہ کے لئے دُعا اور ایصالِ ثواب کی کثرت کرتی رہیں۔

خواب میں نے خواب میں رنگ برنگے طوطے اڑتے ہوئے دیکھے ہیں، برائے مہربانی اس کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: خواب میں طوطے کا دیکھنا کئی طرح سے ہے، کبھی یہ لڑکے اور کبھی یہ عورت کی علامت ہوتا ہے۔ خواب دیکھنے والے کی کیفیت اور حالت کے مختلف ہونے سے طوطے کا دیکھنا مختلف ہو سکتا ہے۔

خواب خواب میں آسمان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لکھا ہوا دیکھنا کیسا ہے؟

تعبیر: اچھا ہے، اللہ سے محبت کی علامت ہے۔ خواب دیکھنے والے کو چاہئے کہ کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرے کہ اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

خواب میں نے آج تقریباً 4 بجے کے بعد خواب دیکھا کہ میں چارپائی پر اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھی ہوں، وہ مجھ سے کہتا ہے کہ تمہیں بہت اچھا تحفہ ملنے والا ہے، میں نے کہا کون سا؟ کہتا ہے ابھی چاہتی ہو؟ تو میں نے کہا جی۔ میرے بھائی نے کہا ٹھیک ہے، میں کلمہ پڑھنے لگ جاتی ہوں، ابھی آدھا کلمہ پڑھا تھا کہ میں اٹھ گئی اور مجھے ایسا لگا جیسے میں مرنے والی ہوں۔

تعبیر: اس طرح کے خواب نظر آنے سے پریشان نہیں ہونا چاہئے، مختلف خیالات ایسے خواب کا باعث ہوتے ہیں، اپنی تسلی کے لئے اللہ پاک کی راہ میں کچھ صدقہ کر دیں اور درازیِ عمر بالخیر کی دعا کریں۔

خواب اگر شوہر کو خواب آئے کہ اس کی بیوی کے پیچھے چڑیل بھاگ رہی ہے اور شوہر بیوی کو اس سے بچا رہا ہے۔ اور ایسے ہی خواب کا اُلٹ خواب بیوی کو آئے تو اس کی کیا تعبیر ہو گی؟

تعبیر: فضول خواب ہے اس کی طرف توجہ نہ فرمائیں، کبھی اس طرح کے خواب اپنے ہی پریشان خیالات کی وجہ سے نظر آجاتے ہیں۔ پریشان نہ ہوں، اللہ پاک کی بارگاہ میں عافیت کی دُعا کریں۔

خواب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں قبرستان گیا، وہاں ایک قبر کھلی اور اس میں سے ایک بابا نکلے جو مُردہ تھے، لیکن اُن کی آنکھیں کُھلی ہوئی تھیں، پھر وہ بات کرنے لگے تو میں اُن کے پاس گیا اور میں نے اُن سے کہا کہ آپ میرے لئے دُعا کریں گے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ میں نے کہا میرے گھر والے حج و عمرہ کریں، انہوں نے دعا کی۔ پھر انہوں نے کہا اور۔ میں نے کہا میں عالم بن جاؤں تو انہوں نے دعا کر دی۔ اس کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: بابا سے آپ کی مراد کیا ہے واضح نہیں۔ البتہ حج کرنا اور عالمِ دین بننا یقیناً بہت اعلیٰ اور فضیلت والے کام ہیں، ان کے لئے اسباب اختیار کریں اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتے رہیں۔

خواب میں نے خواب میں حضرت بہاءُ الدّین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار دیکھا، اس کے ہر طرف پانی ہی پانی تھا جیسے سیلاب آیا ہوا ہو، لیکن لوگ اس میں خوشی خوشی گھوم رہے تھے جیسے میلا لگا ہوا ہو، اس کی تعبیر بتا دیجئے۔

تعبیر: اچھا خواب ہے، بُزرگوں کی برکت ملنے کی علامت ہے۔

خواب میں نے اس ہفتے تین بار یہ خواب دیکھا کہ میری شادی ہو رہی ہے، اس کی تعبیر کیا ہو گی بتا دیجئے۔

تعبیر: جس کی شادی نہ ہوئی ہو اس کے لئے عنقریب نکاح کرنے کی خبر ہے۔ اور اکثر شادی شدہ کے لئے کوئی خوشی کی بات پہنچنے کی علامت ہے۔

کیا آپ اپنے خواب کی تعبیر جاننا چاہتے ہیں؟

خواب کی تفصیلات اردو میں میسج کی صورت میں لکھ کر اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔ 923012619734+ آڈیو میسج ہر گز نہ بھیجیں۔ خوابوں کی تعبیر واٹس ایپ میسج پر نہیں بتائی جاتی بلکہ ممکنہ صورت میں ماہنامہ میں شائع کی جاتی ہے۔ شکریہ

آپ کے تاثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تاثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تاثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 حافظ محمد حمزہ رضوی (السعید ریسرچ اکیڈمی، گوجرانوالہ): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک سال ہوگیا ہے، درسِ قراٰن، درسِ حدیث، جدید مسائل، طلبہ میں تحریر کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ”نئے لکھاری“ کے نام سے سلسلے کا اضافہ، عورتوں اور بچوں کے لئے مختص مضامین وغیرہ کا حسین امتزاج اس ماہنامہ کو دیگر رسائل و جرائد سے ممتاز بناتا ہے۔ یہ ماہنامہ کالجز، یونیورسٹیز اور دیگر اداروں سے منسلک افراد اور عوام تک پیغامِ رضا پہنچانے اور عقائد و اعمال کی اصلاح کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، مختصر وقت میں شاندار کامیابی اور مقبولیت اس کے لئے کی جانے والی انتھک محنتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

2 ماسٹر محمد صدیق برکت (ایم فل اسکالر، گورنمنٹ ہائی اسکول بلند پور میلسی ضلع وہاڑی): میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے ہر ماہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ پڑھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، اس کے تمام مضامین بہت اچھے ہوتے ہیں، میرا مشورہ ہے کہ اس میں ہر ماہ ایک مضمون ”روزمرہ کی سنّتیں“ کے نام سے شامل کیا جائے تاکہ ہم سنّت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرسکیں۔

متفرق تاثرات و تجاویز

3 ویسے تو ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر مضمون موتی کی طرح علم کی لڑی میں پرویا ہوا ہوتا ہے لیکن اس میں مجھے مفتی محمد قاسم عطّاری صاحب کا مضمون ”آخر دُرست کیا ہے؟“ بہت اچھا لگتا ہے۔ (اسد رضا اعظمی، متعلم درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم ولیکا، سائٹ ایریا، کراچی) 4 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ شروع سے ہمارے گھر تشریف لارہا ہے، کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ہم چار بہن بھائی ہیں اور سب کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے پہلے میں پڑھوں، سارے ہی ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں، اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (محمد صدیق، فیصل آباد) 5 مَا شَآءَ الله ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ اپنی بہاریں لُٹا رہا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بچے بڑے سب اس سے مستفید ہو رہے ہیں، اس میں صحابہ و صحابیات کا تذکرہ، مدنی مذاکرے کے سوال جواب اور احکامِ تجارت کے ذریعے لوگوں کی بہت اچھی راہنمائی کی جارہی ہے، اس میں بچوں کی اصلاح کے لئے بھی ایمان افروز اور بہت پیارے پیارے مضمون شامل کئے جاتے ہیں۔ (بنتِ محمد اشرف، جڑانوالہ، پنجاب) 6 ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ ایک بہت اچھا میگزین ہے، دسمبر 2023ء کے ماہنامہ میں ”امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کا جذبۂ اصلاح“ مضمون بہت اچھا لگا، مجلس سے ہر ماہ اس طرح کا مضمون شامل کرنے کی گزارش ہے۔ (بنتِ منور عطاریہ، میاں چنوں، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

نماز نور ہے

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرُ الْمُؤْمِنِ یعنی نماز مؤمن کا نور ہے۔

(ابن ماجہ، 4/473، حدیث:4210)

نماز قبر اور قیامت کے اندھیرے میں نور یعنی روشنی ہوگی۔ جیسے اندھیرے میں روشنی درست راستے کی راہنمائی کرتی ہے ایسے ہی نماز سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرتی اور برائی سے بچاتی ہے۔(مرقاۃ،2/8، تحت الحدیث:281)

نماز دین کا ستون ہے، نماز مسلمانوں کی ایک اہم عبادت ہے، نماز تمام مخلوقات کی عبادات کا مجموعہ ہے، مسلمانوں پر ایک دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں، اس فرض کی ادائیگی میں بہت ساری برکتیں اور رحمتیں بھی ہیں، نماز پڑھنے والے کو نمازی کہتے ہیں۔

نماز پڑھنے والے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے، نماز سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں، نمازی اللہ پاک کی رحمت میں ہوتا ہے، نمازی کے چہرے پر تازگی ہوتی ہے، نماز اللہ کے عذاب سے بچاتی اور جنت میں لے جانے کا سبب بنتی ہے۔

اچھے بچو! رمضان کا مبارک مہینا جاری ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھ جاتا ہے تو آپ کو بھی چاہئے کہ اس مبارک مہینے میں روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کی بھی پابندی کرتے رہیں اور اس مہینے کے بعد بھی نماز کا معمول بنائیں، کیسے بھی حالات ہوں، آپ کسی بھی کام میں مصروف ہوں جب نماز کا وقت آجائے تو نماز کی تیاری شروع کر دیں۔

اللہ پاک ہمیں نمازوں کی پابندی کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

حروف ملائیے!

اسلامی سال کا نواں مہینا "رمضان المبارک" ہے، اس مہینے کو اللہ پاک نے بہت برکتوں والا بنایا ہے۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں اللہ کا پاک کلام قراٰنِ مجید نازل ہوا۔ قراٰن مجید اللہ پاک کی وہ عظیم کتاب ہے جس کا صرف ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ملتی ہیں۔(ترمذی، 4/417، حدیث:2919) تلاوتِ قراٰن کرنے والوں پر اطمینان وسکون نازل ہوتا ہے، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک ان کا ذکر فرشتوں کے سامنے فرماتا ہے۔(مسلم، ص1110، حدیث:6853)

پیارے بچو! قراٰنِ پاک کے بہت سارے نام ہیں۔ آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر قراٰن کے پانچ نام تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں "فرقان" تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام یہ ہیں: 1 ذِکر 2 تنزیل 3 شفاء 4 ہادی 5 نور۔

ر	و	ز	ی	ن	ہ	ہ	ز	ق
ل	م	ا	د	س	ق	ا	ف	ع
ع	ب	ع	ا	ف	ی	د	ز	ث
ب	ر	ک	ت	ن	ز	ی	ل	ز
خ	ق	ف	ر	ق	ا	ن	چ	ف
ش	م	غ	ف	ر	ت	س	ل	ر
ف	ح	ل	د	ن	ز	ی	د	ح
ا	ق	ع	ا	و	ف	ہ	ا	م
ء	ع	ث	م	ر	م	ذ	ک	ر
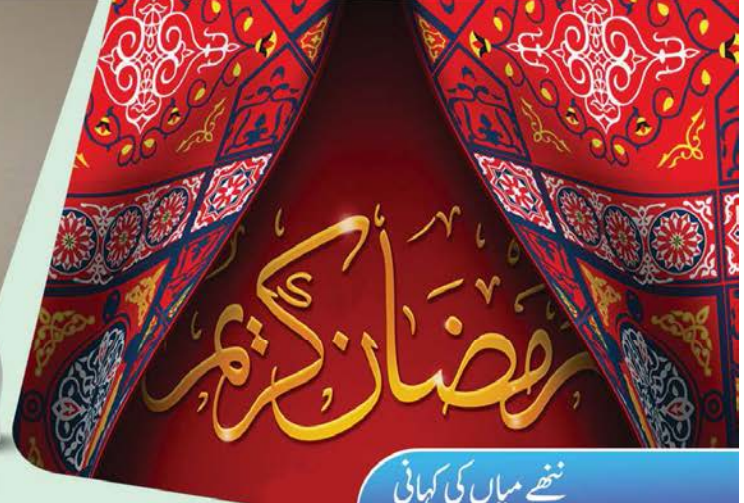
نھے میاں کی کہانی

معزز مہمان کو خوش آمدید

مولانا ابو عبدالہادی عطاری مدنی*

آج اتوار چھٹی کا دن تھا، ننھے میاں نمازِ فجر پڑھ کر دیر تک سوتے رہے، آنکھ کھلی تو ایسا لگا کہ گھر میں شور ہو رہا ہے اور باتیں کرنے کی ہلکی ہلکی آوازیں بھی آرہی ہیں، پریشان ہو کر باہر نکلے تو دیکھا کہ امی جان صوفہ ہٹا کر اس کے پیچھے سے صفائی کر رہی ہیں، ننھے میاں نے غور سے دیکھا تو اور بھی سامان اپنی جگہ سے ہٹا ہوا نظر آیا، اب ننھے میاں کی سمجھ میں آیا کہ جس شور کی وجہ سے ان کی آنکھ کھلی تھی وہ سامان ادھر سے ادھر کرنے کا شور تھا۔ ننھے میاں ناشتے سے فارغ ہو کر سیدھے دادی جان کے کمرے کی جانب بڑھے۔

دادی جان! یہ آج صبح صبح گھر میں کیا ہو رہا ہے؟

دادی جان: بھئی! صفائی ہو رہی ہے جو اچھی بات ہے۔

ننھے میاں: دادی جان! صفائی تو روزانہ ہوتی ہے پھر آج اتنی زیادہ کیوں ہو رہی ہے، کیا گھر میں کوئی دعوت ہے اور مہمان آنے والے ہیں؟

دادی جان: جی ہاں! ایسا ہی ہے گھر میں ایک مہمان آنے والا ہے ان کے ویلکم کی تیاری ہو رہی ہے۔

ننھے میاں: وہ کون ہیں؟ مجھے تو کسی نے کچھ نہیں بتایا۔

دادی جان: بس! ننھے میاں کچھ مہمان خاص ہوتے ہیں، ہمیں خود خیال رکھنا پڑتا ہے کہ وہ مہمان ہمارے گھر کب آئے گا۔

ننھے میاں: دادی اب تو بتادیں وہ مہمان کون ہے؟ مجھے بے چینی ہو رہی ہے۔

دادی جان: پیارے ننھے میاں! وہ پیارا مہمان **"رمضان کا بابرکت مہینا ہے"** جو دو یا تین دن بعد ہمارے پاس آنے والا ہے، رمضانُ المبارک کا نام سنتے ہی ننھے میاں خوشی سے اچھل پڑے اور کہنے لگے: آہا! اب تو خوب مزہ آئے گا، سحری اور افطاری کے وقت گھر میں کیسی رونق لگی ہو گی، مزے مزے کے کھانے ملیں گے، لیکن دادی یہ تو بتائیے! رمضان آرہا ہے تو ہم اپنے گھر میں صفائی کیوں کر رہے ہیں؟

دادی جان: مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: **اُس مہینے کو خوش آمدید جو ہمیں پاک کرنے والا ہے۔** (فیضانِ رمضان، ص35) جب یہ مہینا ہمیں پاک و صاف کرنے والا ہے تو ہم اس کے آنے سے پہلے اپنے گھر کو صاف ستھرا کر لیتے ہیں تاکہ اس پیارے مہینے میں زیادہ توجہ کے ساتھ عبادت اور تلاوت کریں اور خوش دلی کے ساتھ روزے رکھیں۔ اور یہ دیکھو میرے ہاتھ میں کون سی کتاب ہے؟ یہ ہمارے پیر و مرشد امیرِ اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب کی کتاب **"فیضانِ رمضان"** ہے، اس میں ابھی ابھی ایک حدیثِ پاک پڑھ رہی تھی، آپ کو بھی سنا دیتی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

ہوں، ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رمضان آگیا برکت والا مہینا ہے، اللہ پاک نے اس کے روزے تم پر فرض کئے، اِس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کئے جاتے ہیں، اور اس میں مردود شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں، اِس میں ایک رات ہے، ہزار مہینوں سے بہتر، جو اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (نسائی، ص355، حدیث: 2103-فیضانِ رمضان، ص56) ایک دوسری جگہ یہ حدیث پاک لکھی ہے: بے شک جنت سال کے شروع سے اگلے سال تک رمضان کے لئے سجائی جاتی ہے۔ (شعب الایمان، 3/312، حدیث:3633-فیضانِ رمضان، ص31) ننھے میاں حیرت سے پوچھنے لگے: کیا جنت بھی سجائی جاتی ہے؟

دادی جان: جی ہاں ننھے میاں! ایسا ہی ہے عید الفطر کا چاند نظر آتے ہی، اگلے رمضان کے لئے جنت کی سجاوٹ شروع ہو جاتی ہے اور سال بھر تک فرشتے اسے سجاتے رہتے ہیں جنت خود سجی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے، پھر سجانے والے فرشتے ہوں، تو کیسی سجائی جاتی ہو گی؟ اس کی سجاوٹ کے بارے میں تو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ دادی کی بات ختم ہوئی تو ننھے میاں کہنے لگے: ٹھیک ہے دادی! تو پھر میں ابھی امی کے ساتھ مل کر ان کی مدد کرتا ہوں تاکہ ہم اتنے پیارے مہمان کو خوب اچھی طرح سے ویلکم کہیں، دادی نے پیار سے ننھے میاں کو سینے سے لگایا اور کہا: جاؤ بیٹا! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ ننھے میاں جاتے جاتے اپنی پیاری آواز میں یہ پڑھنے لگے:

مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمضان ہے
کِھل اٹھے مرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے
آگیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد کہ دِن تیس کا مہمان ہے
یا الٰہی تو مدینے میں کبھی رمضاں دکھا
مدتوں سے دل میں یہ عطار کے ارمان ہے

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 نماز پڑھنے والے سے اللہ پاک خوش ہوتا ہے۔ 2 تلاوتِ قراٰن کرنے والوں پر اطمینان وسکون نازِل ہوتا ہے۔ 3 کسی کی نقل اُتارنا بُری بات ہے۔ 4 مرحبا صد مرحبا پھر آمدِ رَمضان ہے۔ 5 میرا دل حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے بھر گیا۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین، تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کب ہوئی تھی؟

سوال 02: رمضان المبارک کو خوش آمدید کہنے والے صحابی کا نام بتایئے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2024ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) فیصل (راولپنڈی) (2) بنتِ عبدالرزاق (کراچی) (3) رب نواز عطّاری (بصیر پور)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) اہلِ مدین کی طرف حضرت شعیب علیہ السّلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا (2) اسلام میں سب سے پہلے محمد نام حضرت محمد بن حاطب جُمَحی رضی اللہ عنہ کا رکھا گیا۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ محمد ناظم (حیدر آباد) ❁ محمد معروف (میانوالی) ❁ محمد اشرف عطّاری (بدین) ❁ بنتِ محمد تنویر (گجرات) ❁ بنتِ اسلام الدین (سکھر) ❁ بنتِ سعید احمد (ملتان) ❁ بنتِ ظہیر احمد (ظفر وال) ❁ بنتِ غلام رسول (ٹوبہ) ❁ بنتِ غلام محمد (گجرات) ❁ بنتِ اسرار (بورے والا) ❁ بنتِ بشیر احمد (میانوالی) ❁ رمضان جاوید (گوجرانوالہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ جنوری 2024ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) بنتِ شاہد مدنی (لسبیلہ بلوچستان) (2) عبدالرحمٰن (شورکوٹ) (3) محمد سفیان (جہلم)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) بابرکت کرتا، ص 54 (2) اذان کی فضیلت و اہمیت، ص 53 (3) حروف ملایئے، ص 53 (4) بچوں کو بہادر بنائیں، ص 55 (5) ہوم ورک، ص 58۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ سلیمان رضا (میانوالی) ❁ بنتِ شکیل (کراچی) ❁ بنتِ ساجد (اسلام آباد) ❁ اُمِّ فاطمہ (لاہور) ❁ اُمِّ عمارہ (خوشاب) ❁ محمد مشتاق (کراچی) ❁ بنتِ گلزار (کامونکی) ❁ میلاد رضا (حافظ آباد) ❁ بنتِ محمد حفیظ (سیالکوٹ) ❁ محمد محسن رضا (فیصل آباد) ❁ عرفان رضوان (لاہور) ❁ بنتِ یوسف (علی پور چٹھہ)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2024ء)

نام مع ولدیت:.................... عمر:...... مکمل پتا:....................

موبائل/واٹس ایپ نمبر:.................... (1) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.................... صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2024ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 مارچ 2024ء)

جواب 1:.................... جواب 2:....................

نام:.................... ولدیت:.................... موبائل / واٹس ایپ نمبر:....................

مکمل پتا:....................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مئی 2024ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

مبارک ہاتھ کی برکت سے اسلام مل گیا

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

پیارے بچو! سب سے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے جہاں مختلف حصوں مثلاً آپ کے اخلاق، نرمی، دُعاؤں، پیاری صورت، معاف کرنے کی عادت، دین قبول کرنے کی دعوت و نصیحت وغیرہ سے لوگوں کو ہدایت ملتی وہیں آپ کے معجزے بھی لوگوں کی راہنمائی کا ذریعہ بنتے ہیں، جیسا کہ غزوۂ حنین سے واپسی پر ایک جگہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کے لئے قیام کیا تو وہاں ایک معجزہ ظاہر ہوا، آیئے سنتے ہیں:

آپ کو پتا ہے ناں ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نماز کتنی پسند تھی، سفر ہو یا گھر کسی بھی حالت میں نماز چھوڑنا گوارا نہ تھا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پورا قافلہ نماز کے لئے روکا، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مؤذن نے اذان دی۔ ہوا یوں کہ پاس ہی کچھ لڑکے تھے انہوں نے اذان سنی تو مذاق میں اس کی نقل اتارنے لگے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک بھی ان کی آواز پہنچ گئی، آپ نے سب لڑکوں کو بلایا اور پوچھا کہ تم میں سے سب سے بلند آواز میں ابھی اذان کس نے دی تھی، سبھی نے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے روک کر بقیہ سب لڑکوں کو بھیج دیا، پھر اسے اپنے سامنے کھڑا کر کے اذان دینے کا کہا اور اسے خود ہی اذان کے کلمات بتاتے رہے، اس لڑکے کا کہنا ہے کہ پہلے تو مجھے حضورِ اکرم اور اذان سے زیادہ ناپسند کچھ نہ تھا مگر جب اذان کے بعد آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے دعا دی اور ایک تھیلی بھی جس میں کچھ چاندی تھی اور پھر اپنا مبارک ہاتھ میری پیشانی اور سینے وغیرہ پر پھیرا تو میرے دل میں جو ناپسندیدگی تھی غائب ہو گئی اور میرا دل حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے بھر گیا، پھر میں نے مکہ میں اذان کی اجازت چاہی تو اجازت عطا فرمادی۔ (دیکھئے: ابن ماجہ، 1/392، حدیث:708- مسند امام احمد، 24/97، حدیث:15380)

بچو! یہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا معجزہ تھا کہ سینے وغیرہ پر ہاتھ پھیر کر فوراً ساری نفرت کو محبت میں بدل دیا۔ اس واقعہ سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

- ہر حال میں نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔
- بڑوں کا ادب اور ان کی اچھی باتوں پر عمل کرنا چاہئے۔
- بُرا انسان اچھوں کی صحبت کی وجہ سے اچھا بن جاتا ہے۔
- کسی کی اصلاح کرنی ہو تو سختی نہیں کرنی چاہئے، نرمی سے اصلاح کی بات بہت جلد اثر کرتی ہے۔
- کسی کے اندر اچھی خصوصیت و صلاحیت ہو تو حوصلہ افزائی کرنی چاہئے۔
- جس کی جو قابلیت ہو اس سے وہ کام لے لینا چاہئے۔
- مذاق میں کسی کی نقل اُتارنا بُری بات ہے، البتہ اچھوں کی طرح بننے کے لئے ان کی نقل کرنا اچھی بات ہے جیسے اچھی تلاوت کرنے یا دل جمعی سے نماز پڑھنے والے کی طرح اچھی تلاوت کرنا اور خشوع و خضوع سے نماز پڑھنا اچھی نقل ہے۔
- اذان، نماز، اقامت، خطبہ وغیرہ اسلام کی علامت یعنی شعائرِ اسلام ہیں، ان کا ہرگز ہرگز مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

رمضان کی بہاریں اور مسلمان خواتین

اُمِّ میلاد عطاریہ*

اسلامی سال کا نواں مہینا اپنی مثال آپ ہے۔ جو ہر مسلمان کی زندگی پر مختلف پہلوؤں سے اثر انداز ہوتا ہے۔ یوں تو اللہ پاک کی رحمتیں سارا سال ہم گنہگاروں پر رہتی ہیں لیکن اس ماہ میں جو رحمتوں اور برکتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے وہ سب مہینوں سے جدا ہے۔ یہ اہم مہینا ماہِ رمضان ہے جس کی آمد سے جہاں ایمان کو پختگی، روح کو تازگی اور جسم کو صحت ملتی ہے وہیں روزمرّہ کے معمولات بھی بدل جاتے ہیں۔ اسلامی تاریخوں سے بالکل نابلد رہنے والوں کو بھی اس کی آمد کا علم ہو جاتا ہے۔ مسلمان گھرانوں کی روٹین بدل جاتی ہے۔ شام و سحر کے انداز بدل جاتے ہیں۔ عبادات کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے۔ مسجدوں کے ساتھ ساتھ گھروں سے بھی تلاوتِ قراٰن کی آوازیں ایمان کو فرحت بخشتی ہیں۔ تراویح، صدقہ و خیرات، دعا و اذکار اور دیگر اعمالِ صالحہ کا اہتمام ہونے لگتا ہے۔ مرد اور خواتین سب ہی اپنے اپنے طور پر اس ماہِ مبارک کا استقبال کرتے اور توشۂ آخرت جمع کرنے میں لگ جاتے ہیں۔ لیکن یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض گھرانوں میں خواتین اس ماہِ مبارک میں بھی عبادت کے لئے اتنی ایکٹیو (Active) نہیں ہوتیں بلکہ ان کی توجہ دوسرے گھریلو کاموں کی طرف اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ رمضان میں سحری اور افطار کی تیاریوں کو ہی وہ اپنے لئے کافی سمجھتی ہیں اور اسی میں مشغول رہتی ہیں۔

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سحر و افطار کے وقت دستر خوان کی رونقوں کو بڑھانے کے جذبے کے ساتھ ساتھ دیگر عبادات کی طرف بھی رغبت کرنی چاہئے۔ خواتین پر انواع و اقسام کے کھانے بنانے کی ایک دُھن سوار ہو جاتی ہے۔ محنت، توجہ اور لگن سے دستر خوان کو اسپیشل بنانے کے لئے جتنا وقت دیا جاتا ہے اس سے کہیں زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس ماہ میں ثوابِ آخرت دلانے والے کاموں میں لگ کر اپنے نامۂ اعمال کو سنوارا جائے۔

اسی طرح گھر کے دیگر افراد کو بھی خیال کرنا چاہئے جو سحری یا افطاری میں من پسند چیز نہ ملنے یا تاخیر ہو جانے پر خواتین کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں۔

خواتین و حضرات! سبھی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس ماہ کی آمد کا

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

مقصد قرآنِ مجید میں یوں بیان کیا گیا ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۱۸۳) ﴾ ترجَمۂ کنزُ العرفان: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔(1)

پیاری اسلامی بہنو! روزے کا مقصد تقویٰ وپرہیزگاری کا حصول ہے۔ روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور اسے کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور بُرے کاموں سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رُکتا ہے۔ اگر ہم یہ مقصد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہیں تو پھر اس ماہِ مبارک کی آمد کے فیضان کی کیسے مستحق بن سکیں گی۔

بعض اوقات گھر کے کاموں میں مصروفیت کے عذر کی وجہ سے نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرنے اور انہیں قضا کرنے کے سنگین گناہ کو بھی خواتین معمولی سمجھتی ہیں۔ کاموں کی افراتفری میں کبھی نماز کو مکروہ وقت میں ادا کرتی ہیں۔ حالانکہ تاریخِ اسلام کی بزرگ خواتین کی سیرت دیکھی جائے تو معاملہ بالکل برعکس نظر آتا ہے، چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رمضانُ المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں اور رمضان تو رمضان اس کے علاوہ بھی اکثر روزے رکھا کرتیں۔(2) لہٰذا رمضان شریف میں معمولات کو اس طرح ترتیب دینا چاہئے کہ نماز اور دیگر عبادات کو بحسن وخوبی بجالانے کے ساتھ ساتھ سحر اور افطار کے بابرکت لمحات میں ہم بھی اپنے پیارے ربِّ کریم کی بارگاہ میں دعائیں مانگتی رہیں۔ یہ بہت قیمتی لمحات ہوتے ہیں اور روزہ دار کی افطار کے وقت مانگی گئی دعا رد نہیں ہوتی۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک روزہ دار کے لئے اِفطار کے وقت ایک ایسی دُعا ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔(3)

بوقتِ افطار دعا کرنے والے کی دعا کی قبولیت کی بشارت ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں اور اللہ پاک فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مَدد فرماؤں گا اگرچہ کچھ دیر بعد۔(4)

خواتین چاہیں تو گھریلو مصروفیات میں سے اپنے لئے وقت نکال سکتی ہیں یہ ناممکن یا اتنا مشکل کام نہیں ہے دراصل ہمیں اس بات کا احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ اس مہینے کے ایام اور لمحات کس قدر بابرکت ہیں اور یہ کتنا بڑا اللہ پاک کا انعام ہیں جسے ہم کچن کے غیر ضروری کاموں میں الجھ کر غفلت کی نذر کر دیتی ہیں۔

آج کل تو یہ بھی ذہن بنتا جارہا ہے کہ گھریلو کام کاج کی زیادتی کی وجہ سے خواتین فرض روزہ چھوڑ دیتی ہیں اور حاملہ خاتون کے بارے میں تو کئی لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید اسے روزہ معاف ہے جب کہ ایسا نہیں ہے صحیح مسئلہ یہ ہے کہ "حاملہ کے لئے اس وقت روزہ چھوڑنا جائز ہے جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لئے فقط اتنا جائز ہوگا کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرنا ہوگی۔"(5)

اللہ پاک ہمیں اس ماہ کی قدر عطا فرمائے۔ نیک بیبیوں کی سیرت اور عبادات کی رغبت میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ نصیب فرمائے جو نہ صرف فرض بلکہ نفل روزوں کا بھی کثرت سے اہتمام کرتی تھیں۔ گھریلو کام کاج میں بھی کمی نہ آنے دیتیں اور اولاد کی تربیت میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑتی تھیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ2، البقرۃ: 183 (2) موطا امام مالک، 1/121، رقم: 260، سیرت مصطفیٰ، ص660 (3) ابنِ ماجہ، 2/350، حدیث: 1753 (4) ابنِ ماجہ، 2/349، حدیث: 1752 (5) ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رمضان المبارک 1441ھ، ص46۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی*

اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے استحاضہ والی عورت کو خون نہ آئے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن کو استحاضے کا مرض ہے، انہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی وجہ سے اور رکوع و سجود میں جھکنے کی وجہ سے خون آتا ہے جبکہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے کی صورت میں خون نہیں آتا، تو اس صورت میں اس اسلامی بہن کے لیے کیا حکمِ شرعی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہر وہ طریقہ کار جس سے معذورِ شرعی کا عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے اس کا اختیار کرنا معذور پر واجب ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ان پر لازم ہے کہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھیں۔ اور اس طرح کرنے سے وہ معذورِ شرعی کے حکم سے نکل جائیں گی۔

اس مسئلے کی فقہی توجیہ یہ ہے کہ جس طرح بلاعذرِ شرعی بغیر قیام اور رکوع و سجود کے نماز جائز نہیں ہوتی اسی طرح بلاعذرِ شرعی بغیر وضو کے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں، لیکن شریعت مطہرہ نے بحالتِ اختیار بعض صورتوں میں سجدہ اور قیام ترک کرنے کی رخصت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ نفل نماز پڑھنے والے کو بیٹھ کر یا سواری پر اشارے سے نماز پڑھنے کی رخصت دی گئی، جبکہ بحالتِ اختیار بے وضو نماز پڑھنے کی کسی صورت میں بھی رخصت عطا نہیں فرمائی تو اس سے معلوم ہوا کہ قیام اور سجدوں کا ترک کرنا بے وضو نماز پڑھنے سے خفیف اور کمتر حکم رکھتا ہے، اور فقہِ اسلامی کا اصول ہے کہ جب کوئی شخص دو آزمائشوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کو حکم ہے کہ ان میں سے کمتر کو اختیار کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

ہاتھی دانت سے بنے زیور پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ خواتین کے لیے ہاتھی دانت سے بنے زیورات کا استعمال کرنا عند الشرع کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خواتین کے لیے ہاتھی دانت سے بنے زیورات کا استعمال کرنا عندالشرع جائز ہے۔ احادیثِ مبارکہ سے نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا ہاتھی دانت کی کنگھی استعمال کرنا ثابت ہے، اسی طرح کثیر کتب احادیث میں یہ روایت موجود ہے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو اپنی شہزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لیے ہاتھی دانت کے کنگن خرید کر لانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

نیز اس کی فقہی توجیہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے مردار اشیاء کو حرام و نجس فرمایا ہے، اور بلا شبہ مردہ وہ ہی چیز کہلاتی ہے جس میں پہلے حیات ہو اور چونکہ جانوروں کے وہ اجزاء جن میں خون نہیں ہوتا (مثلاً: دانت، ہڈی، سینگ وغیرہ) ان میں حیات نہیں ہوتی لہٰذا ان پر مردار کا اطلاق بھی نہیں ہو سکتا۔ مزید یہ کہ مردار اشیاء کو بھی شریعتِ مطہرہ نے ان میں موجود بہنے والے خون اور ناپاک رطوبتوں کے سبب نجس قرار دیا نہ کہ خود ان کی ذوات کی وجہ سے، جبکہ دانت اور ہڈی وغیرہ جیسے اجزاء میں یہ چیزیں نہیں پائی جاتیں لہٰذا ان کا حکم مردہ اجزاء والا نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

* شیخ الحدیث و مفتی دار الافتاء اہلِ سنّت، لاہور

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

چکواوا ملاوی میں "Welcome to Islam" کا انعقاد

پروگرام میں شریک 54 غیر مسلموں نے اسلام قبول کر لیا

افریقی ملک ملاوی کے ضلع چکواوا (Chikwawa) میں 16 دسمبر 2023ء کو شعبہ فیضانِ اسلام (دعوتِ اسلامی) کے تحت "Welcome to Islam" پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مفتی عبد النبی حمیدی عطاری مدظلہ العالی، رکنِ شوریٰ حاجی محمد اطہر عطاری اور نگرانِ ملاوی مشاورت مولانا عثمان عطاری مدنی نے بیانات کئے۔ دورانِ بیان حاضرین کو "اسلام کی اہمیت و افادیت" اور اس کی خوبیاں بتائی گئیں جبکہ رکنِ شوریٰ نے حاضرین کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس پروگرام کی بدولت کئی افراد نے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا جس پر رکنِ شوریٰ اور مفتی عبد النبی حمیدی صاحب نے کم و بیش 54 غیر مسلموں کو کلمۂ طیبہ پڑھا کر دامنِ اسلام سے وابستہ کیا۔ دعوتِ اسلامی کی جانب سے ان تمام نو مسلمز کی اسلامی تربیت کا اہتمام کیا جارہا ہے۔

تعلیمی میدان میں دعوتِ اسلامی کی اہم کامیابی

دارُالمدینہ انٹر نیشنل یونیورسٹی کا پہلا کیمپس اسلام آباد میں قائم کر دیا گیا

دعوتِ اسلامی نے تعلیمی میدان میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے ایک اور سنگِ میل عبور کر لیا ہے۔ 31 دسمبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے عاشقانِ رسول کو خوشخبری سناتے ہوئے بتایا کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن (H.E.C) حکومتِ پاکستان کی جانب سے اجازت ملنے کے بعد دعوتِ اسلامی نے دارُالحکومت اسلام آباد میں دارُالمدینہ انٹر نیشنل یونیورسٹی کا پہلا کیمپس قائم کر دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دارُالمدینہ انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام آباد کیمپس چار ڈیپارٹمنٹس پر مشتمل ہے: ❁ ڈیپارٹمنٹ آف عربک (Department of Arabic) ❁ ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اسٹڈیز (Department of Islamic Studies) ❁ ڈیپارٹمنٹ آف مینجمنٹ سائنسز (Department of Management Sciences) ❁ ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن (Department of Education) دارالمدینہ انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی میں باقاعدہ داخلوں کا آغاز جلد ہی شروع ہو گا۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (دسمبر 2023ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ یا آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، نومبر اور دسمبر 2023ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی ملاحظہ کیجئے: (1) قبر کی ہولناکیاں: 27لاکھ 44ہزار 407 (2) شانِ غوثِ اعظم: 28لاکھ 17ہزار 442 (3) ماں کا پچھتاوا: 25لاکھ 76ہزار 526 (4) امیرِ اہلِ سنّت سے ملازمت کے بارے میں 15 سوال جواب: 31لاکھ 93ہزار 239۔

شعبہ پیغاماتِ عطار کی کارکردگی (دسمبر 2023ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے دسمبر 2023ء میں نجی پیغامات

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 3044 پیغامات جاری فرمائے جن میں 544 تعزیت کے، 2300 عیادت کے جبکہ 200 دیگر پیغامات تھے۔

دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی مزید جھلکیاں

❁ 9 دسمبر 2023ء کو حیدر آباد چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں اجتماع منعقد ہوا جس میں رکنِ مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان وماہرِ امورِ تجارت مفتی علی اصغر عطاری مدنی نے خصوصی بیان کرتے ہوئے کہا کہ تاجر برادری شرعی تجارت کے طریقۂ کار کو اپنائے، قراٰنِ مجید میں وراثت کی تقسیم کے پیرامیٹر مقرر ہیں، اسلام فساد نہیں چاہتا، امن کا درس دیتا ہے، فنانس کے معاملات میں شرعی طریقے پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ مفتی صاحب نے بیان میں تجارت، صنعت، وراثت، سرمایہ کاری اور سود سے متعلق تفصیلی گفتگو کی ❁ 17 دسمبر 2023ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے شعبہ پروفیشنلز فورم کے تحت Meetup ہوا جس میں انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس، آئی ٹی پروفیشنلز، ای کامرس اور دیگر شعبہ جات سے وابستہ پروفیشنلز حضرات شریک ہوئے۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا ❁ 4 دسمبر کو بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ میں شعبۂ تعلیم دعوتِ اسلامی کے تحت سالانہ "سیرتُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کانفرنس" کا اہتمام ہوا جس میں گوجرانوالہ بورڈ آفس کے 700 سے زائد ملازمین نے شرکت کی۔ کانفرنس میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن عبدالوہاب عطاری نے خصوصی بیان کیا ❁ 19 دسمبر 2023ء کو شعبہ مدرسۃُ المدینہ بالغان کے زیرِ اہتمام کراچی کے علاقے بڑا بورڈ پاک کالونی میں قائم نورانی مسجد میں تقسیمِ اسناد اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطاری نے "قراٰنِ پاک کی فضیلت" کے موضوع پر بیان کیا اور ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں میں اسناد تقسیم کرتے ہوئے انہیں تحائف دیئے ❁ عربی زبان کے عالمی دن کے موقع پر 18 دسمبر 2023ء کو S.E.P,FGRF کے تحت کراچی میں ایک عظیم الشان پروگرام منعقد ہوا جس میں عربی زبان کی اہمیت و ضرورت کو اُجاگر کیا گیا۔ پروگرام میں S.E.P کے تحت ہونے والے مختلف لینگویجز اور آئی ٹی کورسز کے ٹیچرز، اسٹوڈنٹس، مختلف جامعۃُ المدینہ کے طلبہ وعلمائے کرام شریک ہوئے۔ اختتام پر معزز مہمانوں کو عربی کتب تحفے میں پیش کی گئیں ❁ 10 دسمبر 2023ء کو فورڈزبرگ جوہانسبرگ ساؤتھ افریقہ کے مقامی کمیونٹی سینٹر میں مجلس جامعۃُ المدینہ بوائز انٹر نیشنل افیئرز کے زیرِ اہتمام "Graduation Ceremony" کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونعت کے بعد نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان کیا جبکہ مفتی عبد النبی حمیدی عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے طلبہ کو بخاری شریف کی آخری حدیثِ پاک کا درس دیا۔ پروگرام کے آخر میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری سمیت علمائے کرام نے درسِ نظامی مکمل کرنے والے 16 مدنی علمائے کرام کی دستار بندی کی ❁ جامعۃُ المدینہ UK سے عالم کورس مکمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے 30 دسمبر 2023ء کو Majestic Conference & Banqueting Birmingham میں "Graduation Ceremony" کا انعقاد کیا گیا جس میں مفتی شمسُ الہدیٰ مصباحی مُدَّظِلُّہُ العالی سمیت کئی علمائے کرام، بزنس کمیونٹی اور ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی بھی موجود تھے۔ تقریب میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا جس کے بعد 18 مدنی علمائے کرام کی دستار بندی کی گئی ❁ جامعۃُ المدینہ کنزُالایمان ممباسہ کینیا میں 8 دسمبر کو "Graduation Ceremony" منعقد کی گئی جس میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطاری مدنی نے سنتوں بھرا بیان کیا۔ اس کے بعد جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ بوائز کی مختلف کلاسز میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اسٹوڈنٹس کے درمیان تحائف تقسیم کئے گئے اور قراٰنِ پاک حفظ وناظرہ مکمل کرنے والے اسٹوڈنٹس کو اسناد دی گئیں ❁ 9 دسمبر 2023ء کو یورپی ملک نیدرلینڈ کے شہر Rotterdam میں مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کا افتتاح کر دیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری نے سنتوں بھرا بیان کیا۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے

news.dawateislami.net

رمضانُ المبارک کے اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی رمضانُ المبارک 471ھ	یومِ ولادت حضور غوثُ الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیعُ الآخر 1438 تا 1445ھ اور کتاب "غوثِ پاک کے حالات"
3 رمضانُ المبارک 11ھ	یومِ وصال خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ اور کتاب "شانِ خاتونِ جنّت"
10 رمضانُ المبارک 10 سنِ نبوی	یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1440ھ اور رسالہ "فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ"
15 رمضانُ المبارک 3ھ	یومِ ولادت نواسۂ رسول حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، ربیعُ الاول 1441ھ اور رسالہ "امام حسن کی 30 حکایات"
17 رمضانُ المبارک 2ھ	یومِ بدر و شہدائے بدر	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438، 1439ھ اور کتاب "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 209"
17 رمضانُ المبارک 57 یا 58ھ	یومِ وصال اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1440ھ اور کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ"
20 رمضانُ المبارک 8ھ	فتحِ مکہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1440ھ، مئی 2021ء اور کتاب "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 411"
21 رمضانُ المبارک 40ھ	یومِ شہادت مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 تا 1444ھ اور رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا"
22 رمضانُ المبارک 1326ھ	یومِ وصال برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438 اور 1439ھ
رمضانُ المبارک 2ھ	یومِ وصال شہزادیِ رسول، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور کتاب "سیرتِ مصطفٰی، صفحہ 694"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

رمضان المبارک کی مناسبت سے ان کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے۔

Monthly Magazine
Faizan-e-Madina
March 2024

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مارچ 2023ء

فروغِ علم میں دعوتِ اسلامی کا سفر

علمِ دین کی بڑی اہمیت ہے۔ علم دین کی طلب میں نکلنے والا اللہ کی راہ میں ہوتا ہے، علمِ دین سیکھ کر لوگوں کو سکھانے والا جنت میں داخِل ہوگا، علم حاصل کرنا اللہ پاک کی رضا کا سبب، بخشش ونجات کا ذریعہ اور جنّت میں داخلے کا ضامن ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! آپ کی دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں علمِ دین کو پھیلانے میں مصروفِ عمل ہے۔ جنوری 2024ء تک دعوتِ اسلامی کے تعلیمی اداروں اور مدرسۃُ المدینہ بالغان وبالغات کی تعداد 75 ہزار سے زائد ہے جن کے سالانہ اخراجات اربوں روپے ہیں، تعلیمی اداروں اور شعبہ جات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں:

جامعۃ المدینہ (بوائز، گرلز، ملک وبیرون ملک)	
جامعات المدینہ (بوائز، گرلز)	1500
طلبہ وطالبات کی کل تعداد تقریباً	1لاکھ24ہزار
درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس مکمل کرنے والے	31ہزار211

مدرسۃ المدینہ (بوائز، گرلز، ملک وبیرون ملک)	
تعداد مدارس المدینہ	12699
طلبہ وطالبات کی کل تعداد تقریباً	3لاکھ73ہزار729
ناظرہ وحفظ مکمل کرنے والے	5لاکھ110

فیضان آن لائن اکیڈمی (بوائز، گرلز)	
فیضان آن لائن اکیڈمی کی برانچز کی تعداد	49
طلبہ وطالبات کی کل تعداد تقریباً	23ہزار200

مدرسۃ المدینہ (بالغان وبالغات ملک وبیرون ملک)	
تعداد مدرسۃ المدینہ	61ہزار706
شرکا کی کل تعداد تقریباً	3لاکھ75ہزار619

شارٹ مدنی کورس	
2023ء میں مدنی کورسز	25ہزار439
شرکائے کورسز	5لاکھ91ہزار112

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر عطیات (Donations) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام:MCB اکاؤنٹ ٹائٹل:DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ:MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ:0037

اکاؤنٹ نمبر:(صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر:(صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ)0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764